

انارکلیہ

تاریخ پرانی اور نئی ایوان پرانی اور نئی ہمد عمارتوں کے

باب ستائیس دہے

تصنیف سید احمد خان منصف درج اول تمام شاہجہان آباد

فی ثلثہ ہجری مطابق ۱۲۵۲ء عیسوی

جس کتاب پر کہ مصنف کی مہر نونہ کتابت رکھی ہے

ایں باب پہ تمام کاریروں نے طبع سلطان درج سلطان واقع قلعہ

بقابل طبع در آمد

فی ثلثہ ہجری و ۱۲۵۲ء

عیسوی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 انقش و کار در دیوار شکرست . تا زید دست صنادید محمد را
 سبحان الله تعالیٰ اپنی رحمت سے اس نادر آدمی کو کیا کیوں تمنا
 ہیں کہ دی بنی بنی میں عقل دی بنی بنی ہر ایک کو دیکھ
 سن سنا کر سوچ سمجھ کر کرتا ہے اور اسی بات کا لہجہ ہے کہ لوگ شکر
 ریحانی ہیں پھر اسی پروردگار کا شکر کراہے کہتا ہے اور اس
 تعریف بیان کرنی سی آدمی کو نکر فارغ رہے کہتا ہے سی احسان
 صاحب کا یہ سی کہ ہمارے ہاں ہے لی بنی بنی و شکوہ مری سی نکال
 سہ رستہ رہنما یا اوستے نرا احسان پر ہے کہ سب سے سمجھی
 بند و تکی ہاں ہے لی النبی بنی کو بھیجا کہ بسے رحمت سے یہ کہتے کار

کبیر الہی سطح کہ ہماری پیمبر خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فی ہم کھڑا ہو
 حال پر رحمت کی ہی اوس سی ہزار در ہزار لاکھ در لاکھ کروڑ در کروڑ
 تو ان پر اور انکی اہل اصحاب پر رحمت کر آئین انا بعد سید احمد خان
 سید محمد مفتی خان ہوا اور پوتا جواد الدولہ جواد علی خان ہوا اور نوہرہ نواز
 دیرالولہ امین الملک خواجہ فرید الدین احمد خان ہوا تھیں صلیح حسن کا عرض
 کرتا ہی کہ ۶۳۲ھ ہجری مطابق ۱۲۳۰ھ عیسوی میں ایک کتاب ضلع ہلی کی کتاب
 حاملین لکھ کر چھاپی تھی اوس زمانہ میں سب سے بڑا شہر شہر انیس صاحب
 صاحب کلکٹر محترمت شاہجہان آباد ولایت اٹک تھا مگر تشریف فرما ہوئے
 اور اوس کتاب کو لیا کر روپ شیا گسٹو شیشی بینش کیا ممبران سوسٹی
 اوس کتاب کو نہایت پسند کیا اور میں جناب عالی کرنل سکس صاحب
 شریک محکمہ عالیہ کو رشتہ دار نے صاحب مدد و معاون فرمایا کہ اگر ان
 کتاب کا انگریز میں تراجم ہو تو بہت فہرہری جبکہ صاحب موصوف ولایت
 ہو کر ہر دہمیں تشریف لائی تو انہوں نے اس خاکسار کی شرکت میں اس کتاب
 تراجم کرنا شروع کیا اس وقت یہ بات خیال میں آئی کہ اگر اسے نوکریا
 بہت اچھی طرحی مرتب کیا ہوگی اور جو خرابیاں کہ پہلی کتاب میں تھیں
 میں بہت بہت کی جاوےں بہت اچھی بات ہی الحمد للہ کہ خدا تعالیٰ
 فی اوس ہرزو کو پورا کیا اور طرح کہ دل چاہتا تھا اوسط حیرتہ کتاب ہے

۱ پہلی کتاب ہے یہ کتاب بیت ما تو من اچی ہی
اس کتاب کا پہلا باب مین مختصر سند و ستانی آبادی و پرانی اور
ملکہ ریو کا ذکر ہی پہلی کتاب مین تھا !

۲ پہلی کتاب کے دوسرے باب مین جے ف شاہجان آباد کی قلعہ کا ذکر
اس کتاب کے دوسرے باب مین اوشلہ کا ہی پہلی کتاب ہے بہر بیان اور
ملکہ ریو کے ابتدائی آبادی سی جنگ جس قلعہ رنی و ہر لونی کا ذکر ہی

۳ پہلی کتاب کے پہلی اور تیسرے باب مین سہ رطاب تھے وہ اس کتاب کے
تیسری باب مین انکشی مین بلکہ سنی پرانی سکھاناکا اور حال و وقت و پڑاؤ

۴ پہلی کتاب مین دو قصے ہی انکشی کہ بعضی پرانی مکانات کا پہلی
حال دریافت نہواتا دوسرے یہ کہ پہلی کتاب مین بعضی حکم بیان
کچھ غلطی ہو گئی ہی اس کتاب مین دو نو نقص و برکی گئی

۵ پہلی کتاب مین چار کتاب کا بیان متفرق اور غیر منظم تھا اپنی دفعہ کتاب کا
حال بہ ترتیب ان بنا انتظام ہی لکھا گیا

۶ پہلی کتاب مین جو حال بیان کیا گیا تھا اس کی شہید اس کے کیا
جو حال لکھا گیا ہی اکثر اس کی شہید لئی نام و سہل تا یہ چکا جی حال
لکھا گیا حاشیہ پر مندرج ہے

۷ بڑی عمدہ بات اس سال کی کتاب مین ہے کہ سہ قند کتبہ مرا جی رتو پر

[illegible]

اور قدردانی سی چاہیہ ہوئی اور ہر شخص و روز و نزدیک لی لئی اسکا
عام ہوا

فہرست ابواب کتاب

پہلا باب دہلی کی علامہ اربوئی مختصر حالات میں
دوسرا باب دہلی میں سحر کی غی اور شہر و غی آباد ہوئی سحر میں
تیسرا باب بادشاہوں اور شہر و غی منفرد بنائی ہوئی عمارتوں کی حالت
خاتمہ اردو زبان کی کھنٹی اور مروج ہوئی سحر میں
نیمہ کتبہ بات کائنات کہہ میں



خطوط طبع انہی واقع دہلی ہمام شریف

نشاۃ النجری و شاہ امیر



دلی کی عملداریوں کی مختصر حالات میں
 حدیث انظر بومی کو وائز و تکریم کہ کس کشود و کشا بحکمت این
 ۱ اگرچہ ہندو زمانہ کی ابتدا کو بی انتہا اور آفریں عالم کو بی سرو پایاں
 اور اسی سبب سے اونکی نزدیک ہر ایک دیس کی لسلہ حکومت ہی ابتدا ہے
 مگر یہ بات ہرگز قابل قبول کی نہیں کیونکہ معتبر دلیو نشی ت ہی بسطح
 طہ فائلی و رملک آباد ہوئی اسطرح ہندوستان ہی بسا
 ۲ کتاب تعدش سی تابت ہی کہ دو ہزار تین سو اسی سال قبل
 حضرت مسیح کی تمام عالم میں طوفان آیا اور حضرت نوح مع تمام انبی خاندان
 کشتی میں مٹی اور کوئی جاندار سوائے اونکی کشتی میں ہی عالم زمین نہیں رہا
 اگر

۳ اگرچہ آپ کے ہندو پس واقعہ کا انکار کرتی ہیں مگر ہماری نزدیک خود اپنے
 قانون سے اس واقعہ کا ہونا ثابت ہی کیونکہ اونکی کتابوں میں مذکور ہے
 کہ مجھ اور تار کی وقت میں تمام عالم میں طوفان آیا اور اس وقت کی تو تار
 خدا کی حکم موجب کشتی بنائی اور اس میں مٹی اور جن بن ہنرون کو صمد طوفان
 اس کو بچانا تھا وہ سب اکی حکم کی کشتی میں بٹھائی گئیں

۴ یہ بیان اوپر واقعہ بالکل کتاب مقدس کی مطابق ہی اور اس
 طوفان کا کتاب مقدس میں ذکر ہی وہی طوفان کا یہ حال ہی الہندو مت میں
 یہ رواج تھا کہ جملہ مطالب کو اشعار میں بیان کرتی تھی اور کنایات اور استعار
 کی پیروی میں ادا کرتی تھی اور اسی سبب سے مناسبات لفظی اور تبارکی
 کا انکو بہت خیال تھا تھا اور نیز خدایا کہ شعر کا دستور ہی سابعہ کو اس میں
 تھا اس سبب سے صحیح صحیح مطلب اہونی میں کہ یہ سرف ہو گیا ہی اور نہ
 پانی کی مناسبت سے مجھ اور تار کا ذکر کر دیا ہی رنہ غور کرنی کی بعد بخوبی ثابت
 کہ یہ طوفان ہی حضرت نوح کا طوفان ہے

۵ اس دلیل سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ یہ چاروں جگہ جو ہندو مت میں
 چاروں کی چاروں انمیش عالم کی بعد کی ہیں اور چار ہزار چار برس قبل
 حضرت مسیح کے اندر

۶ کتاب مقدس سے ثابت ہے کہ بعد پیدائش فلج نبی و ہرارد و سوتیا پیدائش باب اور سن

سال قبل حضرت مسیح زمین منقسم ہوئی اور انسان اطراف عالم میں منتشر ہو
اور زبانوں کی تبدیل شروع ہوئی اور سیم کی اولاد نطفہ پڑا اور یورپ کے

ہمارے آباد ہوئی اور اونہیں سی قومیں میں پھیل گئیں
تاریخ ابوالفدا ۷۱۰ معتبر تاریخ کی کتابوں سے ثابت ہے کہ سیم کی اولاد میں سے لوگ ہندو
آئی اور ہندوستان کو انہوں نے آباد کیا

پیدائش بنائیں ۸ سیم کی اولاد میں سے ہند جو کہ کتاب مقدس میں ہڈورام بن قطن
ابن فلج ابن عیر ابن صالح ابن ارفلہ ابن سیم ہی تھنا دو ہزار سال قبل حضرت
سیح اول ہندوستان میں آیا جس کے نام سے اب تک ہندوستان کا ملک ہوتا ہے
تاریخ خشتہ بعضی کتابوں میں یہودیہ کو حام کی اولاد میں لکھا گیا ہے

۹ ہند کی اولاد جبکہ سب اختلاف السنہ کی اپنی اصلی حالات سے بھر گئے
تو انہیں سے ایک نے یہ خیال بنایا کہ ہم سورج کی اولاد ہیں اور دوسرے نے
کہا کہ ہم چاند کی اولاد ہیں یا شاعرون نے سببِ بالغہ کی اونکی باپ دادا کو
چاند اور سورج بنادیا اور انہوں نے سچ سمجھا خانہ اونہوں نے اپنی کرہ
نامہ میں چاند اور سورج کو بھائی اصلی باپ کی داخل کر گرائی تین سو چوبیس
اور چند مہینے ملے کیا

تاریخ خشتہ ۱۰ ہند کے چار مٹی ہوئی پورب سنک وکمن نروال اور نروال کی
مٹی ہوئی ہیرچ وکنا پچ مال راج اور وکمن کی بھی تین مٹی ہوئی مٹ

کہہ تمکسب طبع ملک کی بی اولاد ہوئی جسی بنگالہ بسا اور یورپ کی بی اولاد
 ہوئی جو چند رہنی کی لقب سی شہر تھی اور راجہ دھیا من سہلی پہل انہوں نے
 راجہ باندہ ہارفتہ رفتہ تمام ملک راجہ ارون پرستہ ہو کر ہر ایک خطہ کا جدا
 راجہ قرار پایا اور اسی زمانہ میں قنوج اور ہٹنا پور کا راجہ قائم ہوا اور
 جرجو دین ہٹنا پور کا راجہ ہوا

۱۱ چند روز بعد راجہ جرجو دین اور راجہ جدشتر میں لگیا ہوا اور راجہ جدشتر
 مخالفت کر کر اندر پٹن میں شہر باجواب دلی کی نام سی شہر ہی
 درست کرنی سامان لڑائی کی تہا سیر کی قریب کو چہتر لڑائی ہوئے
 جو مہا بھارت شہر ہے اور راجہ جدشتر نے فتح پائی اس سبب دلی
 پہلا راجہ راجہ جدشتر شمار میں آیا ہے

راجا ولی خلافت التواریخ
 سلسلہ الملوک مہا بھارت
 بہا کوت

۱۲ فارسی تاریخوں اور ہندی پوتھیوں سی معلوم ہوتا ہے یہ لڑائی تین ہزار
 ایک سو اسی برس قبل ولادت حضرت مسیح واقع ہوئی مگر یہ بات یقینی
 غلط ہے کیونکہ یہ بات طوفان سی ہیات سو تہتر برس قبل ہوتی ہے
 ۱۳ جو درپانوں سی ثابت ہے کہ مہا بھارت کی لڑائی اکیر اسی برس قبل
 مسیحوس راجہ سندھ لکھنوی ہوئی تھی اور عقبتہ کتب سی ثابت ہے کہ راجہ
 چار سو برس قبل حضرت مسیح سندھ میں ہوا اس حساب سے صاف ہے
 کہ مہا بھارت کی لڑائی اکیر چار سو پچاس برس تخمیناً قبل حضرت مسیح ہوئے

وراوی زمانہ میں ارجہ بدشتر نشین ہوا اور اوسنے اندرت شہر بابا
 م ۱۱ اب ہم راجہ بدشتر کو دلی کا پیدا راجت رار دیکر ایک مختصر فہرست
 اجاؤن اور بادشاہوں کی آج تک گذری مہن ہاں باب میں درج کرتے
 ہیں اور جو زمانہ بڑھی کہ مہنی انی پہلی کتاب سلسلہ الملوک میں فارسی تاریخوں میں
 لکھا تھا اس فہرست میں سی کم کرتی مہن تاکہ مدت
 زمانہ کی صحیح ہو جاوے

فہرست فرمانروایان الملک اندرت و دہلی از ابتدا راجہ شہرت ع لہجہ

نمبر	نام فرمانروا	نام پدر	تاریخ سلطنت	تاریخ وفات	حالات
۱	راجہ جہشتر	راجہ پانڈ	۱۲۵۰	ہستیا پور سال ۳۶	بعد وفات کرشن اوتار کے راجہ شہرت ع لہجہ نے ریاست چوڑ کر کوہ ہانگل میں چلی برف میں ڈال کر کھل دیا
۲	راجہ بھرت	ابھین بن راجہ ارن بن راجہ	۱۲۱۲	ہستیا پور سال ۳۲	راجہ جہشتر کی اجازت سے سندھ پڑھا اور ساپ کی کاشی سی مرگیا
۳	راجہ نیمبھ	راجہ بھرت	۱۳۸۲	ہستیا پور سال ۳۴	
۴	راجہ شانک	راجہ نیمبھ	۱۳۴۸	ہستیا پور سال ۳۳	
۵	راجہ سندر	راجہ شہ	۱۳۱۰	ہستیا پور سال ۳۲	
۶	اشو می دھج	راجہ اوم	۱۲۱۳	ہستیا پور سال ۳۶	
۷	اسین کرشن	راجہ مہاجی	۱۲۴۰	ہستیا پور سال ۳۵	

لبر	نام فامروا	نام پدر	قبل خدمت میکمال	بعد خدمت دارا	تجربہ سلطنت	حالات
۸	عرفی شین راجہ دستا	اسین کرشن	۱۲۱۲	۳۵ سال اول شین بعد کبیر کونوی می بعد احمد	۳۵ سال	گنگا کی چڑھاوی بہت سارے راجے لیا اسبب سے اس راجہ کی سبھی دکن میں کوئی خدیجی کی کنارہ شہر سبانا چاہا اور پھر آخرت میں خلا آیا
۹	راجہ جگر عرفی اوگر سبن	دشت دن	۱۱۴۴	اندپ	۲۶ سال	.
۱۰	راجہ خیرتہ عرفی سورسین	اوگر سبن	۱۱۴۱	اندپ	۲۶ سال	.
۱۱	کیرتہ	سورسین	۱۱۰۵	اندپ	۳۲ سال	.
۱۲	برشت مان عرفی رہمی	کیرتہ	۱۰۴۳	اندپ	۳۱ سال	.
۱۳	سوسین عرفی راجہ برہیل	رہمی	۱۰۴۲	اندپ	۲۴ سال	.
۱۴	راجہ سوتہ عرفی مکھیاں	راجہ برہیل	۱۰۱۵	اندپ	۲۸ سال	.
۱۵	راجہ خچک شو عرفی زہر دلو	راجہ مکھیاں	۹۸۴	اندپ	۲۳ سال	.

لمبر	نام مندرزا	نام پدر	تاریخ ولادت	تاریخ شہادت	حالات
۱۶	عرف سکنی نل سورج رتہ	نیر دیو	۹۶۴	۹۶۴	۱۸ سال
۱۷	عرف رتہ راجہ	سورج رتہ	۹۶۶	۹۶۶	۲۶ سال
۱۸	راجہ سونی	بھوپت	۹۲۰	۹۲۰	۲۵ سال اس راجہ نے سونی پت شہر بنایا
۱۹	راجہ میدا	راجہ سونی	۸۹۵	۸۹۵	۲۳ سال اسی راجہ کا نام دہاوا بھی مسم جانئے ہیں سکی بنائی ہوئی لوہی کی لاٹھ ہے
۲۰	نرب انجی عرف شرون پتر	سیدھا	۸۷۲	۸۷۲	۲۵ سال
۲۱	دوڑنہ عرف بیسکم	شرون پتر	۸۳۷	۸۳۷	۱۹ سال
۲۲	راجہ تپی عرف بدارتہ	راجہ بیسکم	۸۲۸	۸۲۸	۲۱ سال
	نیر ہرنہ عرف راجہ دسوان	راجہ ہرنہ	۸۰۷	۸۰۷	۲۰ سال

لبر	نام و شمار	نام پدر	قبل خدمت پیش خدمت	بعد خدمت دہ خدمت	حالت
۲۴	سودا س عرفت زبیل	راجہ دون	۷۸۷	انت ۲۰ سال	
۲۵	شتاب عرفت دہر	اونی پال	۷۶۷	انت ۲۳ سال	
۲۶	دردمن عرفت دندیان	راجہ اہی	۷۴۴	انت ۱۱ سال	
۲۷	بہنی شڑ عرفت دریل رای	ڈنڈیان	۷۲۶	انت ۱۹ سال	
۲۸	ڈنڈیانی عرفت پال	دریل رای	۷۰۷	انت ۱۶ سال	اسی راجہ نے پانی پت شہر بسایا
۲۹	راجہ بہنی عرفت کیم پال	دش پال	۶۹۱	انت ۲۶ سال	
۳۰	کشی مک عرفت کیمین	کیم پال	۶۶۵	انت ۲۲ سال	سرو وزیر فی اسی راجہ کو مارا اور کدی پڑھا
۳۱	راجہ براؤ		۶۴۳	انت سال	
۳۲	سوج سین	سرو	۶۳۶	انت ۱۹ سال	

بهر	نام مندرزا	نام پدر	تاریخ تولد قبل از اسلام	تاریخ وفات بعد از اسلام	حالات
۲۲	راجه بیه ساه	سوحین	۶۱۷	۶۱۷	۱۲ سال
۲۳	راجه انک ساه یار بستین	میرسا	۵۹۳	۵۹۳	۲۲ سال
۲۵	راجه هریت یا نیر سال	راجه انک ساه	۵۷۱	۵۷۱	۱۶ سال
۳۶	راجه دیر	راجه هریت	۵۵۵	۵۵۵	۱۲ سال
۳۷	راجه دی پال	راجه دیر	۵۲۵	۵۲۵	۱۳ سال
۳۸	راجه برت	راجه دی پال	۵۲۳	۵۲۳	۱۹ سال
۳۹	راجه سنخی	راجه برت	۵۰۳	۵۰۳	۱۶ سال
۴۰	راجه امروژ	راجه سنخی	۴۸۷	۴۸۷	۱۳ سال
۴۱	امین پال	راجه امروژ	۴۷۲	۴۷۲	۱۲ سال

نمبر	نام و نامزد	نام پدر	تاریخ پیدائش	تاریخ وفات	حالات
۴۲	راجہ سہوے	راجہ مین	۴۶۲	انت سال	.
۴۳	راجہ پارتہ	راجہ سہوے	۴۴۰	انت سال	.
۴۴	راجہ بدعل	راجہ پداس	۴۲۸	انت سال	سیڑہ وزیر فی اس اجدہ کو مارا اور ایک پتی برمشا
۴۵	راجہ بیہاہ		۴۱۳	انت سال	
۴۶	مراسکہ	بیراہہ	۳۹۶	انت سال	.
۴۷	شترکن	مراسکہ	۳۸۲	انت سال	.
۴۸	مہی پادین	شترکن	۳۷۱	انت سال	.
۴۹	مہابل	مہی پ	۳۵۹	انت سال	.
۵۰	سروپ	مہابل	۳۴۰	انت سال	شاید اس اجدہ کو قوت میں اجدہ دلوو لیے قہج کی نام سی اندر پت میں غمرب

لمبر	نام مندرزا	نام پدر	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	حالات
۵۱	بهرتین	سرویش	۲۲۶۰	دہلی سال ۱۲	
۵۲	راجہ سکھون	راجہ بہمن	۲۱۲	دہلی سال ۸	
۵۳	راجہ جیت مل	راجہ سکھون	۲۰۶	دہلی سال ۱۴	
۵۴	راجہ ہال سنگھ	راجہ جیت مل	۲۹۲	دہلی سال ۱۹	
۵۵	راجہ کلنی	راجہ ہال سنگھ	۲۷۳	دہلی سال ۱۹	
۵۶	راجہ شرمو	راجہ کلنی	۲۵۳	دہلی سال ۶	
۵۷	راجہ جیون جات	راجہ شرمو	۲۴۸	دہلی سال ۱۳	
۵۸	راجہ بخت	راجہ جیون جات	۲۳۵	دہلی سال ۱۱	
۵۹	راجہ بھین	راجہ بخت	۲۲۷	دہلی سال ۱۴	

ممبر	نام مسلمانزاد	نام پدر	تقریباً سن	بیسٹ سال	حالات
۶۰	راجہ اودت	راجہ سیرین	۲۱۰	دہلی ۱۳ سال ۲۱۹	دہرانی دہر زبیری اس راجہ کو مارا اور لایا گیا
۶۱	راجہ دہرانی کو	.	۱۹۷	دہلی ۱۹ سال	.
۶۲	راجہ سین دج	راجہ ہرنی کو	۱۷۸	دہلی ۲ سال	
۶۳	مہی گٹھ	سین دج	۱۰۲	دہلی ۱۹ سال	
۶۴	مہاجوڑ	مہی گٹھ	۱۳۴	دہلی ۲۲ سال	
۶۵	بیسٹہا	مہاجوڑ	۱۱۲	دہلی ۱۳ سال	
۶۶	جیون راج	بیرنابہ	۹۹	دہلی ۲۱ سال	
۶۷	اودی سین	جیون راج	۷۸	دہلی ۱۴ سال	
۶۸	راجہ اندھک	اودی سین	۶۱	دہلی ۲۰ سال	

لبر	نام مندرزا	نام پدر	قبل خضر مجموعہ	سلطنت دارال	سلطنت مدت	عالات
۶۹	راجہ راجپال	راجہ جگ راجہ اتند	۲۹	دہلی	۱۲ سال ۱۷۳	راجہ بھونٹ کمار کے راجہ فی دلی کو فتح کیا
۷۰	راجہ بھونٹ گوجے	.	۲۴	دہلی	۱۲ سال	بکر راجت کی ٹرائی مین مارا گیا
۷۱	راجہ بکر راجت والی اونچین	سین راجہ کنہہر بکر راجت	۱۱	اوپر	۹۲ سال	بکر ہید راجہ سا باہن کی ٹرائی مین مارا گیا دلی مین سندھ پال جو کی سندھ پریشیا
۷۲	راجہ سندھ پال جو کے	.	۱۳	دہلی	۲۴ سال	
۷۳	راجہ چند پال	سندھ پال	۳	دہلی	۲۷ سال	
۷۴	فی پال	چند پال	۶	دہلی	۲۱ سال	
۷۵	دیس پال	فی پال	۲	دہلی	۱۲ سال	
۷۶	سکپان	دیس پال	۲۱	دہلی	۱۹ سال	
۷۷	مکونہ پال	سکپان	۲۱	دہلی	۱۱ سال	

لبر	نام مسد مزوا	نام پدر	سال جلوس	سلطت دارا	سلطت	حالات
۷۸	کبہ پال	کونڈ پال	۲۵۹ سنہ ۱۱۷۱	دہلی	۲۲ سال	
۷۹	ہر چند پال	کبہ پال	۲۸۰ سنہ ۱۲۲۲	دہلی	۱۳ سال	
۸۰	مہی پال	امرت پال بر چند پال	۲۹۲ سنہ ۱۲۲۶	دہلی	۱۰ سال	
۸۱	بر پال	مہی پال	۲۹۰ سنہ ۱۲۲۶	دہلی	۱۲ سال	
۸۲	مدن پال	بر پال	۲۹۲ سنہ ۱۲۲۶	دہلی	۱۸ سال	
۸۳	کرم پال	مدن پال	۲۹۳ سنہ ۱۲۲۷	دہلی	۱۵ سال	
۸۴	بکرم پال یا کرم پال	کرم پال	۳۵۵ سنہ ۱۲۹۸	دہلی	۱۲ سال ۲۲۲	راجہ ملوک چند بہیراج کی راجہ فی زکریا
۸۵	ملوک چند		۳۹۶ سنہ ۱۳۱۰	دہلی	سال	
۸۶	بکرم چند	ملوک چند	۳۹۹ سنہ ۱۳۱۲	دہلی	۱۳ سال	

نمبر	نام مندر ماہر و	نام پدر	سال جلوس	سلطنت دارالسلطنت	حالات
۸۷	کاخچند	مکرم چند	۳۸۲ مستمع ۳۲۵ ع	دہلی	اکیال
۸۸	رام چند	کاخچند	۳۸۳ مستمع ۳۲۶ ع	دہلی	سال
۸۹	دھیر چند	رام چند	۳۹۳ مستمع ۳۳۵ ع	دہلی	سال
۹۰	کلیان چند	دھیر چند	۳۹۹ مستمع ۳۴۲ ع	دہلی	سال
۹۱	بہیم چند	کلیان چند	۴۰۵ مستمع ۳۴۸ ع	دہلی	سال
۹۲	بہر چند	بہیم چند	۴۱۴ مستمع ۳۵۷ ع	دہلی	سال
۹۳	کوجہ چند	بہر چند	۴۲۸ مستمع ۳۷۱ ع	دہلی	سال
۹۴	رانی چم دیو	زوجہ کوجہ چند	۴۵۱ مستمع ۳۹۴ ع	دہلی	اکیال
۹۵	بہر پریم		۴۵۵ مستمع ۳۹۸ ع	دہلی	سال

رانی مری تو لو کون فی کار پر نفی گو گدی پشی

لبر	نام مندرجہ	نام پدر	سال جلوس	بیت دارا	بیت درست	حالات
۹۶	کونبد پریم	بر پریم	۵۶ سنہ ۲۰۳ عیسوی	دہلی	۲۰ سال	
۹۷	کوپال پریم	کونبد پریم	۵۶ سنہ ۲۰۳ عیسوی	دہلی	۱۶ سال	
۹۸	مہاپاتر	کوپال پریم	۵۶ سنہ ۲۰۳ عیسوی	دہلی	۷ سال	راجہ ریاست جوڑ کر نضر موکا ہندو راجہ دہی سین بنگالہ کی راجہ فیلی قصبہ گری
۹۹	دہی سین		۵۶ سنہ ۲۰۳ عیسوی	دہلی	۱۸ سال	
۱۰۰	بلاول سین	دہی سین	۵۶ سنہ ۲۰۳ عیسوی	دہلی	۱۲ سال	
۱۰۱	کنور سین	بلاول سین	۵۶ سنہ ۲۰۳ عیسوی	دہلی	۱۵ سال	
۱۰۲	مادھو سین	کنور سین	۵۶ سنہ ۲۰۳ عیسوی	دہلی	۱۵ سال	
۱۰۳	سور سین	مادھو سین	۵۶ سنہ ۲۰۳ عیسوی	دہلی	۶ سال	

لبر	نام مندرزا	نام پدر	سال جدوس	سلطنت دارا	سلطنت	حالات
۱۳	بهیم سین	سورین	۵۶۹ سمت ۱۲ عیوی	دہلی	سال	
۱۰۵	کان سین	بهیم سین	۵۷۲ سمت ۱۴ عیوی	دہلی	سال	
۱۰۶	ہرین	کان سین	۵۷۹ سمت ۲۲ عیوی	دہلی	سال	
۱۰۷	کھن سین	ہرین	۵۸۸ سمت ۳۱ عیوی	دہلی	سال	
۱۰۸	نراین سین	کھن سین	۵۹۷ سمت ۳۳ عیوی	دہلی	سال	
۱۰۹	دامو درین	نراین سین	۶۱۷ سمت ۶۰ عیوی	دہلی	سال ۱۲۵	مارہ آدمیون فی امیکو پین جس حکومت کی آخر کو ارکان یاست فی راجہ دینک کوہنہ راجہ سی زش کر دلی میں ملانیا
۱۱۰	راجہ دینک کوہنہ		۶۲۸ سمت ۷۱ عیوی	دہلی	سال	
۱۱۱	زن دینک	دینک	۶۳۵ سمت ۷۸ عیوی	دہلی	سال	

لبر	نام سردار و نوا	نام پدر	سال جلوس	سلطنت دارا	سلطنت مدت	حالات
۱۱۳	راج سنگه	رن سنگه	۱۵۹ سمت ۶۰۲ عیسوی	دہلی	۹ سال	
۱۱۳	شیر سنگه	راج سنگه	۶۲۰ سمت ۶۱۱ عیسوی	دہلی	۵ سال	
۱۱۳	ہر سنگه	شیر سنگه	۶۱۳ سمت ۶۰۶ عیسوی	دہلی	۱۳ سال	
۱۱۵	جیون سنگه	ہر سنگه	۶۲۶ سمت ۶۱۹ عیسوی	دہلی	۷ سال ۱۰۵	جہاد میں نے اکیسویں برس حکومت کی آخر کو انکی پال تنورنی دلی پر فتح پائی
۱۱۶	انکی پال تنور	اوکرین	۶۳۳ سمت ۶۲۶ عیسوی	دہلی	۱۸ سال	
۱۱۷	باب دیو	انکی پال	۶۵۱ سمت ۶۴۴ عیسوی	دہلی	۱۹ سال ۱۸ یوم	
۱۱۸	کنک پال	باب دیو	۶۷۰ سمت ۶۶۳ عیسوی	دہلی	۲۱ سال ۲۸ یوم	
۱۱۹	پرنتی پال	کنک پال	۶۹۲ سمت ۶۸۵ عیسوی	دہلی	۱۹ سال ۴۱ یوم	

لبر	نام مندرزا	نام پدر	سال جلوس	سلطنت دارا	سلطنت مدرست	حالات
۱۲۰	جیدو	پرہیال	۸۱۱ ۶۵۵۴ شعبہ ۱۳۴	دہلی	۲۱ سال ۴ شہر ۲۸ یوم	
۱۲۱	ہیال	جیدو	۸۲۲ ۶۵۵۵ شعبہ ۱۵۹	دہلی	۱۲ سال ۴ شہر ۹ یوم	
۱۲۲	اودی راج	ہریال	۸۲۶ ۶۵۵۹ شعبہ ۱۶۲	دہلی	۲۶ سال ۴ شہر ۱۱ یوم	
۱۲۳	بجھراج	اودی راج	۸۶۲ ۶۸۱۶ شعبہ ۱۷۲	دہلی	۲۱ سال ۲ شہر ۱۳ یوم	
۱۲۴	انکیال	بجھراج	۸۹۲ ۶۸۲۶ شعبہ ۲۲۲	دہلی	۲۲ سال ۲ شہر ۱۶ یوم	
۱۲۵	رکھہ پال	انکیال	۹۱۶ ۶۸۵۹ شعبہ ۲۳۵	دہلی	۲۱ سال ۴ شہر ۵ یوم	
۱۲۶	نیکپال	رکھہ پال	۹۲۸ ۶۸۸۱ شعبہ ۲۶۵	دہلی	۲ سال ۲۳ یوم	
۱۲۷	کوپال	نیکپال	۹۳۰ ۶۸۸۳ شعبہ ۲۶۵	دہلی	۱۸ سال ۲ شہر ۱۵ یوم	

لبر	نام مشہور	نام پدر	سال جلوس	سلطنت دارا	سلطنت موت	حالات
۱۲۸	سلکین	کوپال	۹۵۸ سمت ۶۹۰۱ شعبہ ۱۰ یوم	دہلی	۲۵ سال ۲ شہر ۱۰ یوم	
۱۲۹	جیپال	سلکین	۹۸۳ سمت ۶۹۲۶ شعبہ ۱۳ یوم	دہلی	۱۶ سال ۴ شہر ۱۳ یوم	
۱۳۰	کنورپال	جیپال	۱۰۰۲ سمت ۶۹۳۳ شعبہ ۱۱ یوم	دہلی	۲۹ سال ۹ شہر ۱۱ یوم	
۱۳۱	اسکیپال	کنورپال	۱۰۲۹ سمت ۶۹۴۲ شعبہ ۱۸ یوم	دہلی	۲۹ سال ۶ شہر ۱۸ یوم	
۱۳۲	بجی پال	اسکیپال	۱۰۵۹ سمت ۶۱۰۰۲ شعبہ ۶ یوم	دہلی	۲۴ سال یک شہر ۶ یوم	
۱۳۳	مہی پال	بجی پال	۱۰۸۳ سمت ۶۱۰۲۶ شعبہ ۱۳ یوم	دہلی	۲۵ سال ۲ شہر ۱۳ یوم	
۱۳۴	اکرپال	مہی پال	۱۱۰۸ سمت ۶۱۰۵۱ شعبہ ۱۵ یوم	دہلی	۲۱ سال ۲ شہر ۱۵ یوم	
۱۳۵	پرتھی راج	اکرپال	۱۱۲۹ سمت ۶۱۰۴۲ شعبہ ۱۹ یوم	دہلی	۲۲ سال ۲ شہر ۱۹ یوم	نیل دیوان چارو دیو سس مہینی اتیس دن حکومت کرکے بیکہ جو بان نے فستے

لبر	نام مندرجہ	نام پدر	سال جلوس	سلطنت وازرا	سلطنت مدت	حالات
۱۳۶	بیلدو	انیدو	۱۱۵۲ سمت ۱۰۹۵ شماره ۲۹۵	دہلی	سال یک شمار تہ یوم	
۱۳۷	امرکنکو	بیلدو	۱۱۵۸ سمت ۱۱۰۱ شماره ۲۹۹	دہلی	سال ۲ شمار ۵ یوم	
۱۳۸	کھڑال	امرکنکو	۱۱۶۳ سمت ۱۱۰۶ شماره ۳۰۵	دہلی	سال یک شمار ۱۰ یوم	
۱۳۹	سمیر	کھڑال	۱۱۸۳ سمت ۱۱۲۶ شماره ۳۵۰	دہلی	سال ۴ شمار ۲ یوم	
۱۴۰	جاہرا	سمیر	۱۱۹۰ سمت ۱۱۳۳ شماره ۳۵۸	دہلی	سال ۴ شمار ۸ یوم	
۱۴۱	ناک دیو	جاہرا	۱۱۹۵ سمت ۱۱۳۸ شماره ۳۶۳	دہلی	سال یک شمار ۵ یوم	
۱۴۲	پرنٹی راج عرف رای پتورا	ناک دیو	۱۱۹۸ سمت ۱۱۴۱ شماره ۳۶۶	جہسہ دہلی	سال ۴ شمار ۱ یوم	غیاث الدین محمد بن سام سلطان شاہ الدین کا بہای شاہکین سلطان شاہ الدین فی ہندوستان کی فتح خود آگ اور اسکو بذاتہ تسلط عظیم تھا اسکا سلطان شاہ الدین ہی فتح کی تا سی ولی کی بادشاہیوں کو مار لیا جاتا ہے

لبر	نام مازوا	نام پدر	قوم	سال ولادت	سال حویر	محل ولادت	سلطنت قمری	سال وفات
۱۳۳	شهاب الدین الملقب بایوب سلطان مغربیہ محمد	سبا والدین سام	عوزی		۵۸۷ سنہ ۱۱۹۱ سنہ عدویہ ۱۲۴۲ سنہ بکرمات	محل فخر موضع تران عوف مادریہ کناریہ سیر	غزنی سال ۱۰	سوم سنان ۶۰۲ سنہ ۱۲۰۵ سنہ عیویہ
۱۳۴	سلطان قطب الدین	غلام سلطان شباب الدین	ترک		روز شنبہ سید محمد ۶۰۲ سنہ ۱۲۰۵ سنہ	لاہور	دہلی قلعہ چندہ راہ پتورا	۶۰۷ سنہ ۱۲۱۰ سنہ
۱۳۵	آرام شاہ	قطب الدین	ترک		۶۰۷ سنہ ۱۲۱۰ سنہ	لاہور	دہلی قلعہ چندہ پتورا	
۱۳۶	سلطان شمس الدین التمش غلام داماد قطب الدین	ایلم خان	ترک		۶۰۷ سنہ ۱۲۱۰ سنہ عیویہ	پشید واقع قلعہ پتورا	دہلی سال ۲۶	شعبان ۶۳۲ سنہ ۱۲۳۵ سنہ
۱۳۷	رکن الدین فیروز شاہ	شمس الدین التمش	ترک		روز شنبہ ماہ شعبان ۶۳۲ سنہ ۱۲۳۵ سنہ	قلعہ راہ پتورا	دہلی ماہ ۶ ۲۸ یوم	۶۳۵ سنہ ۱۲۳۷ سنہ عیویہ
۱۳۸	رضیہ سلطان سکھ	شمس الدین التمش	ترک		۶۳۲ سنہ ۱۲۳۷ سنہ عیویہ	قلعہ راہ پتورا	دہلی سال ۲ ۶ یوم	یکم ربیع الاول ۶۳۸ سنہ ۱۲۴۰ سنہ

مرحمت	مدفن	حالات
عقین پانی میں کی منقرہ		لاہور سے غنیمت جاتی ہوئی بہت کی مقام میں کہکروں فی مارڈالا اور غور کی سلطنت اور بہت سی سلطان محمود مہار اور جو کہ قطب الدین ایبک سلطان الدین کی طرف سے ہندوستان کا سینہ لارہتا اور اپنے بہت قوت ہم ہنگامی تھی اس واسطی سلطان محمود نے ہندو کی بادشاہ قطب الدین ایبک کو بخشدی اور خطا را دی اور پھر بادشاہی بھیج دیا اور قطب الدین لاہور بہت اوسکے استقبال کو کیا
لاہور		لاہور میں وقت چوکان باز کی کہوڑی پسی گر کر مر گیا امیر نے اوسکی بیوی کو تخت پر بٹھایا
		ہرے علی علی سید لاہور اور دہلی فی اس بادشاہ کی حرکتوں سے ناراض ہو کر اپنے سلطان شمس الدین تمش کو جو بدو کا حکم تھا دلی میں ملا لیا اور آرام شاہی لڑائی اور آرام شاہی تخت پانی اور سلطان شمس الدین تمش تخت پر بٹھایا
ملکہ تھورا عقین فوقہ		پیار ہو کر مر گیا
ملکہ		ملک نزار الدین جاکم مانکی تمش کو بخشدی ف وانیہ اور اوسکی سچی مر سلطان کو تخت پر بٹھایا بادشاہ جیسے دلی میں آکر کلو کھری میدان میں لڑائی ہوئی اوسی لڑائی میں پا کر گیا اور تدمین مر گیا
شاہجہان امداد مخلد خاندان کدز		جبکہ ملک التونیہ تمش کی حاکم ہی لڑائی ہو رہی تھی اس وقت امر فی مخالفت کر کر سلطان ضیہ کو قلعہ تہنہ زمین تید کیا اور دہلی میں بہرام شاہ کو تخت پر بٹھایا بعد اوسکے سلطان ضیہ نے ملک التونیہ نکاح کر لیا اور بہرام شاہ سے دو دفعہ لڑی آخر کو ماری گئی

لمبیز	نام مندرزا	نام پدر	قوم	سال ولادت	سال حکومت	محل حکومت	سلطنت دارا	سلطنت	سال وفات
۱۲۹	میرالدین بہرام شاہ	شمس الدین	ترک	.	روشنی مستقیم ۶۳۴ ۱۲۳۹ عیسوی	دہلی	۲۰ سال یکماہ ۱۰ یوم	۲۰ سال روشنی ۶۳۹ ۱۲۴۴ عیسوی	
۱۵۰	سلطان علا الدین مسعود شاہ	رکن الدین قیر و شاہ	ترک	.	۶۳۹ ۱۲۴۴ عیسوی	دہلی	۲۰ سال یکماہ یک یوم	۶۳۲ ۱۲۴۹ عیسوی	
۱۵۱	سلطان ناصر الدین محمود شاہ	شمس الدین	ترک	.	۶۳۳ ۱۲۴۰ عیسوی	دہلی	۲۰ سال چند ماہ	۶۳۳ ۱۲۴۰ عیسوی	باز و جماد الاول ۶۳۳ ۱۲۴۰ عیسوی
۱۵۲	الغ خان ملقب بسلطان بلبن غیاث الدین	غلام شمس الدین شمس	ترک	۶۴۰ ۱۲۴۷ عیسوی	۶۳۵ ۱۲۴۲ عیسوی	دہلی	۲۱ سال چند ماہ	۶۳۶ ۱۲۴۳ عیسوی	
۱۵۳	میرالدین کبکاد کیوزم الملک سلطان شمس الدین	ناصر الدین نیرا خان بن غیاث الدین	ترک	۶۴۶ ۱۲۵۳ عیسوی	۶۴۱ ۱۲۴۸ عیسوی	دہلی	۲ سال چند ماہ	۶۴۱ ۱۲۴۸ عیسوی	جمادی الثانی ۶۴۱ ۱۲۴۸ عیسوی

عمرت	مدفن	حالات
	ملکپور	نظام الملک منہب الدین اور امرا نے مخالفت کر کر بادشاہ کو دہلی میں محصور کیا اور بنین مہینہ تک ہر روز لڑائی رہی آخر کار بادشاہ کو پکڑ کر مار ڈالا اور ملک منہب الدین علیہ السلام تخت پر بیٹھا کیا مگر اور امرا اوسکی بادشاہت پر راضی نہ ہوئی اور علاؤ الدین کو جو قصہ سفید میں بتا بادشاہ کیا
		اس بادشاہ کے ظلم سے امرا ناراض ہوئی اور سلطان ناصر الدین کو ہرنج سی بلا کر بادشاہ کیا اور ۲۶ محرم ۶۲۲ ہجری مطابق ۱۲۲۶ء عیسوی علاؤ الدین کو قید کر لیا کہ اسے زمانہ میں قید میں کر لیا
	دہلی	چار ہو کر مر گیا اور جو کہ کوئی وارث نہ تھا امرا نے الخ خان کو بادشاہ کر لیا
	دہلی	بیار ہو کر مر گیا اور ملک فخر الدین کو توال اور اور امرا نے اس میں صلاح کر کر منہب الدین کو بادشاہ کیا
سال		بادشاہ کو فالج ہو گیا اس سبب سے امرا نے کیو مرث اوسکی بیٹی کو تخت پر بیٹھا یا مگر امرا غلبہ میں مخالفت کی اور کیو مرث کو بہادر پور میں پکڑ لی گئی اور بادشاہ کو لاٹون سی مارا اور ملک جلال الدین علی تخت پر بیٹھا تیرہ مہینوں کے بعد کوٹن میں جو سلاطین غریبہ کی غلامی میں سی تھے سو برس تک بادشاہی کی بعد کے سلطنت خاندان غلامی میں چلی گئی

نمبر	نام مندرزا	نام پدر	قوم	سال ولادت	سال جلوس	محل جلوس	سلطان دارا	سلطان	سال وفات
۱۵۴	جلال الدین فیروز خیلجی	بیرش	خلجی	۶۱۲۲۱ هـ ۱۲۹۰	۶۱۲۹۰ هـ ۱۲۹۰	کمالو	دہلی	۱ سال خندہ	۶۱۲۹۰ هـ ۱۲۹۰
۱۵۵	رکن الدین ابرہیم شاہ	جلال الدین فیروز شاہ	خلجی	۶۱۲۹۰ هـ ۱۲۹۰	۶۱۲۹۰ هـ ۱۲۹۰	کوشک	دہلی	۳ ماہ	۶۱۲۹۰ هـ ۱۲۹۰
۱۵۶	سلطان علا الدین	شہاب الدین مسعود	خلجی	۶۱۲۹۰ هـ ۱۲۹۰	۶۱۲۹۰ هـ ۱۲۹۰	پتورا	دہلی	۱۹ سال خندہ	۶۱۳۱۰ هـ ۱۲۹۸
۱۵۷	شہاب الدین عمر	علا الدین سلطان	خلجی	۶۱۳۰۹ هـ ۱۲۹۸	۶۱۳۱۰ هـ ۱۲۹۸	قلعہ علا	دہلی	۳ ماہ خندہ	۶۱۳۱۰ هـ ۱۲۹۸
۱۵۸	قطب الدین مبارک شاہ	علا الدین سلطان	خلجی	۶۱۳۱۴ هـ ۱۲۹۸	۶۱۳۱۴ هـ ۱۲۹۸	قلعہ علا	دہلی	۱ سال سکھ	۶۱۳۲۱ هـ ۱۳۰۹
۱۵۹	حسن خان بہ سلطان ناصر الدین حسہ خان		بروہ	۶۱۳۲۱ هـ ۱۳۰۹	۶۱۳۲۱ هـ ۱۳۰۹	قلعہ علا	دہلی	۳ ماہ خندہ	۶۱۳۲۱ هـ ۱۳۰۹

علاء الدین غازی بادشاہ کو گڑھ لکھنؤ میں آیا اور چٹ شاہ شہسوار کی بیٹی کو تخت پر بٹھایا

سلطان علاء الدین سی لکھنؤ گیا اور سلطان علاء الدین دہلی کی تخت پر بیٹھ گیا

سپاہیوں کو مرگیا اور انہیں باہم صلح کر کر شاہ الدین کو تخت پر بٹھایا

قلعہ را
شہور
عسکری
الاسلام

سہارن پور خان فی کیتھ برہمنی ملک نے ارسلان سلطان کو مرگیا اور آپ سلطان ہوا اور چند روز
بعد بادشاہ کو لکھنؤ لایا گیا اور کوٹوالیہ کے قلعہ میں مقیم کیا اور آپ بادشاہ ہوا

جہانگیر نے بھارت میں شاہی بادشاہ کو قلعہ ترستون میں لایا اور شاہی تخت پر بٹھایا

غازی الملک تغلق دہلی کے حاکم فیض خان پر فوج کشی کی اور شاہ خان حوض علی کے
کنارہ پر نکلا اور اس وقت میں لڑائی ہوئی اور شاہ خان ہلاک کر تپ میں چھپا آخر کار
پکڑا جا کر مارا گیا اور تغلق بادشاہ ہوا

لبن	نام مندرزا	نام پدر	قوم	سال ولادت	سال جلوس	محل جلوس	نقطه دارا	سلطنت	سال وفات
۱۹۰	غیاث الدین تغلق شاه	ملک تغلق	ترک	۰	۶۱۳۲۱ ۶۱۳۲۱	غریبان قلعه	دلی قلعه	۲۴ سال	ربیع الاول ۶۱۳۲۲
۱۹۱	سلطان محمد عادل تغلق شاه	غیاث الدین تغلق شاه	ترک	۰	۶۱۳۲۲ ۶۱۳۲۲	ربیع الاول	دلی قلعه	۲۴ سال	مهرم ۶۱۳۲۳
۱۹۲	فیروز شاه	سالار رب	ترک	۶۹۹ ۱۲۹۰	۶۱۳۵۱ ۶۱۳۵۱	بست بیوم	سبوان	۳۸ سال	سیر دوم ۶۱۳۵۸
	غیاث الدین محمد تغلق شاه				۶۱۳۵۱ ۶۱۳۵۱				
	شاهزاده فتح خان	فیروز شاه			۶۱۳۵۹ ۶۱۳۵۹				
	ناصر الدین محمد شاه	فیروز شاه			۶۱۳۵۹ ۶۱۳۵۹				
۱۹۳	سلطان غیاث الدین تغلق شاه پانی	شاهزاده فتح خان	ترک	۰	۶۱۳۵۹ ۶۱۳۵۹	بست بیوم	دلی	۵۸ سال	ربیع دوم ۶۱۳۶۱
۱۹۴	ابوبکر شاه	ظفر خان	ترک	۰	۶۱۳۵۹ ۶۱۳۵۹	صفیر	دلی	۵۸ سال	تمزگی ۶۱۳۵۹

لیہ	نام شہزادہ	نام پدر	قوم	سال ولادت	سال جلوس	محل جلوس	سلطنت دارا	سلطنت قمریہ	سال وفات
۱۹۵	ناصر الدین محمد شاہ	فیروز شاہ	ترک	روز دوشنبہ سوم جمادی الاول ۱۳۹۹ھ	نور دوم رمضان ۱۳۹۲ھ	فیروز آباد	دہلی	۲ سال ۵۹۶ھ	ہفتہ دوم ربیع الاول ۱۳۹۳ھ
۱۹۶	علاء الدین سکندر شاہ	ناصر الدین محمد شاہ	ترک	.	نور دوم ربیع الاول ۱۳۹۲ھ	فیروز آباد	دہلی	یک ماہ چند یوم	ربیع الثانی ۱۳۹۳ھ
۱۹۷	ناصر الدین محمود شاہ	ناصر الدین محمد شاہ	ترک	.	جمادی الاول ۱۳۹۲ھ	فیروز آباد	دہلی	۱۹ سال ۱ ماہ چند یوم	دفعہ ۱۱۵ھ
	ناصر الدین نصر شاہ	شاہزادہ مستحکم بن فیروز شاہ			۱۳۹۲ھ	فیروز آباد			۱۳۹۳ھ
	اقبال خان عرف		پٹن	.	۱۳۹۴ھ	کونک			
	امیر تیمور	اسیر طراغ	چغتائی	۱۳۹۴ھ	جمادی الاول ۱۳۹۱ھ	شہر فیروز آباد	مرقد	۱۰۶ سال ۱۵ یوم	شہر جلال آباد
۱۹۸	دولت خان	.	لوہ	.	محرم ۱۱۹۴ھ	کونک	دہلی	یک سال دو ماہ چند یوم	۱۱۹۴ھ
۱۹۹	خضر خان	ملک سلیمان	سید	.	باز دوم ربیع الاول ۱۱۹۴ھ	کونک	دہلی	۲ سال دو یوم	ہفتہ دوم جمادی الاول ۱۱۹۴ھ

تاریخ	مدفن	حالات
۱۱ سال	حوض میں	پیار ہو کر جالسید میں مر گیا ہمایون خان سکندر اسکا بیٹا بادشاہ ہوا
۱۱ سال	حوض میں	پیار ہو کر مر گیا بعد کے پندرہ روز تک مر میں گفتگو رہی کہ کو بادشاہ کرین محمود کو تخت پر بیٹھا
۱۱ سال	حوض میں	اس بادشاہ کی سلطنت میں نہایت زلزلہ ہوا سعادتمند خان فی نصرت شاہ کو فیروز آباد میں تخت پر بیٹھا دیا ہوا اور پھر قال خان فیروز آباد پر قابض ہو گیا اور کہیں بادشاہ بہاک کیا اور کہیں بہر کیا اور اسی میان میں سید تیمور زہبی لہین آیا آخر کو یہ بادشاہ پیار ہو کر کیتل سی مرتب کرنی وقت مر گیا امراتہ دولت خان کو بادشاہ کیا
۱۱ سال	سمرقند	خضر خان فی دلی پرتوج کشی کی اور دولت خان کو شکسیر میں محصور ہوا آخر کار خضر خان کی پاس چلا آیا اور لوہے فیروز آباد میں قید کیا اور وہیں مر گیا
۱۱ سال	بجوبے	انٹا وہ میں پیار ہو کر دہلین آیا اور مر گیا اور اسکا بیٹا تخت پر بیٹھا

لبر	نام مندرزا	نام پدر	قوم	سال ولادت	سال جلوس	محل جلوس	سلطنت دارا	سلطنت قمری	سال وفات
۱۴۰	میرالدین الوافق بہارک شاہ	خضر خان	سید	۰	بقیمہ جمادی الثانی الاول ۱۲۳۳ھ ۱۲۳۴ھ	کونڈ سیر	دہلی	۱۳ سال یکام چند روز	نیم رجب ۱۳۳۳ھ ۱۳۳۴ھ
۱۴۱	سلطان محمد شاہ	فرید خان بن خضر خان	سید	۰	نیم رجب ۱۲۳۴ھ ۱۲۳۵ھ	کونڈ سیر	دہلی	۱۴ سال چند ماہ	۸۲۹ھ ۱۳۴۵ھ
۱۴۲	سلطان علاء الدین عالم شاہ	محمد شاہ	سید	۰	۱۲۴۵ھ ۱۲۴۶ھ	کونڈ سیر	دہلی	۶ سال چند ماہ	۸۸۳ھ ۱۳۵۸ھ
۱۴۳	سلطان بلبل لودی	ملک کالا لودی	لودی	۰	بقیمہ الاول ۱۲۵۵ھ ۱۲۵۶ھ	کونڈ سیر	دہلی	۳۸ سال ۱ ماہ ۷ روز	۱۱۹۳ھ ۱۳۸۸ھ
۱۴۴	سلطان سکندر	سلطان بلبل لودی	لودی	۰	۱۲۹۴ھ ۱۳۱۸ھ	کونڈ سیر	دہلی	۲۸ سال ۱۱ ماہ ۱۱ روز	۱۲۹۴ھ ۱۳۱۸ھ
۱۴۵	سلطان ہریم	سلطان سکندر لودی	لودی	۰	ذیقعد ۱۲۲۳ھ ۱۵۱۴ھ	اکرہ	اکرہ	۱ سال چند ماہ	بہشت رجب ۱۳۲۳ھ ۱۵۲۵ھ
۱۴۶	ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ	عمر شہزاد چغتائی	چغتائی	۱۲۸۸ھ ۱۲۸۹ھ	رجب ۱۲۹۲ھ ۱۵۱۵ھ	دہلی	اکرہ	۴ سال ۱۰ ماہ چند روز	۱۲۸۸ھ ۱۲۸۹ھ
۱۴۷	نصیر الدین بادشاہ	بابر بادشاہ	چغتائی	۱۲۹۳ھ ۱۵۰۰ھ	جمادی الاول ۱۲۹۳ھ ۱۵۰۰ھ	اکرہ	اکرہ	۱ سال یکام چند روز	۱۲۹۳ھ ۱۵۰۰ھ

ذبح	مدفن	حالات
.	دہلی کھنڈ کوٹہ	قطعہ مبارک آباد میں جس بادشاہ نے دریائے گندھار پر بنایا تھا میران سے اور قاضی عبدالصمد نے اس بادشاہ کو ڈالا اور سدر الملک کو گنہگار کی اوسنے صلاح کر کر محمد شاہ کو تخت پر بٹھایا
.	دہلی مقبرہ صفتہ خیمہ در سو ادھر خیمہ پور	پیار ہو کر مر گیا اور اوسکا بیٹا بادشاہ ہوا
.	.	بادشاہ بد او نہیں جا پڑا اور ملک بھول لو دسی لی پڑا بھول ہو کر تخت پر بٹھایا
.	دہلی مقبرہ در کاغ چیمہ	پیار ہو کر مر گیا اور خانخانان نے اوسکی بیٹی کو تخت پر بٹھایا
:	دہلی	اس بادشاہ کی عہد میں ہندوؤں نے فارسی لکھنا اور پڑھنا شروع کیا اس پہلی کوئی نہ پڑھتا تھا آخر کو پیار ہو کر مر گیا
.	پانی پتہ	پانی پتہ کے میدان میں بادشاہ کی لڑائی میں مارا گیا اور مخلوٹ کے خانہ امن میں دشا پتہ چلا گیا
۲۹ سال خندہ ماد	کابل	پیار ہو کر مر گیا
۲۹ سال سہ ماہ ۲۶ یوم	دہلی مقبرہ	شیر شاہ کی لڑائی میں شہست ہوئی اور بادشاہ ایران چلا گیا

لبر	نام و فرزوا	نام پدر	قوم	سال ولادت	سال جلوس	محل جلوس	سلطنت دارا	سلطنت مرتضی	سال وفات
۱۷۸	فرید خان الملقب به شیر شاه	حسن	پشتون سور	۹۳۴ هـ ۱۰۲۰ م	۹۳۴ هـ ۱۰۲۰ م	اکره	دہلی	۴ سہل ۶۲ ماہ ۱۵ ایوم	دوازدهم ربیع الاول ۹۰۲ هـ ۱۰۲۰ م
۱۷۹	جلال خان الملقب به اسلام شاه	شیر	پشتون سور	۹۰۲ هـ ۹۹۲ م	۹۰۲ هـ ۹۹۲ م	پانزدهم ربیع الاول ۹۰۲ هـ ۱۰۲۰ م	دہلی	۱ سال دوماہ ۱۰ ایوم	بست و نیم جمادی اول ۹۰۲ هـ ۱۰۲۰ م
۱۸۰	فیبر شاه	اسلام	پشتون سور	۹۰۲ هـ ۱۰۲۱ م	۹۰۲ هـ ۱۰۲۱ م	بست و نیم جمادی اول ۹۰۲ هـ ۱۰۲۱ م	دہلی	۳ ایوم	بست و نیم جمادی اول ۹۰۲ هـ ۱۰۲۱ م
۱۸۱	مبارز خان الملقب به محمد عادل شاه	نظام خان	پشتون سور	۹۰۲ هـ ۱۰۲۰ م	۹۰۲ هـ ۱۰۲۰ م	بست و نیم جمادی اول ۹۰۲ هـ ۱۰۲۰ م	دہلی	۱ سال ۱۱ ماہ ۶ ایوم	...
۱۸۲	سلطان ابراہیم	...	پشتون سور	۹۰۲ هـ ۱۰۲۰ م	۹۰۲ هـ ۱۰۲۰ م	ششم جمادی الاول ۹۰۲ هـ ۱۰۲۰ م	دہلی	دوماہ ۳ ایوم	۹۰۲ هـ ۱۰۲۰ م
۱۸۳	احمد خان الملقب به سکندر شاه	حسین	پشتون سور	۹۰۲ هـ ۱۰۲۰ م	۹۰۲ هـ ۱۰۲۰ م	نہم حجب ۹۰۲ هـ ۱۰۲۰ م	دہلی	دوماہ	...
۱۸۴	نصیر الدین محمد بابر بادشاہ مرتبه دوم	بابر بادشاہ	چغتای	۹۰۲ هـ ۱۰۲۰ م	۹۰۲ هـ ۱۰۲۰ م	ربیع الثانی ۹۰۲ هـ ۱۰۲۰ م	دہلی	۴ ماہ خندیم	بارہم ربیع الاول ۹۰۲ هـ ۱۰۲۰ م

ذبح عمر	مدفن	حالات
۴۲ سال ۸۰۰ھ جینوم	سہرام	کالنجری کے قلعہ کی لڑائی میں ماروئے جگر مرگیا
۵۸ سال ۸۰۳ھ جینوم	.	چھارہ سو گھر مرگیا اور خیر و زخان تخت پر بیٹھا
۱۲ سال جینوم	.	سبار زخان کے مامون نے مار ڈالا اور آپ تخت پر بیٹھا
:	:	ابراہیم خان بنی عم شیر شاہ سے تخت پائی
سال	.	احمد خان بنی عم شیر شاہ سے لڑ کر تخت پائی
.	.	سامون بادشاہ سے تخت ہار کر بنگالہ کی طرف ہٹا گیا
۴۹ سال ۸۰۳ھ ۲۶ یوم	دہلی میاون	شیر منڈل واقع قلعہ کہنہ میں اوترتی وقت گر پڑا اور کئی دن انتقال کیا

لمبر	نام سردار	نام پدر	قوم	سال ولادت	سال جلوس	محل جلوس	سلطنت دارا	سلطنت مدت	سال وفات
۱۸۵	ابو الحسن جمال الدین محمد اکبر بادشاہ	سما یون بادشاہ	چغتائی	نیکشنب ۹۹۹ھ ۶۵۴۲	دویم رجب ۱۰۰۰ھ ۶۵۵۵	کلا نوز	اکرہ	۵۱ سال ۲ ماہ ۱۱ یوم	چهارشنبہ شیردوم چہار ۱۰۰۰ھ ۶۵۵۵
۱۸۶	ابو المظفر نور الدین جہانگیر بادشاہ	اکبر بادشاہ	چغتائی	روز چہارشنبہ ۱۰۰۱ھ ۶۵۶۹	روز چہارشنبہ ۱۰۰۱ھ ۶۵۶۹	اکرہ	اکرہ	۲۱ سال ۸ ماہ ۱۳ یوم	بست و نهم ۱۰۰۱ھ ۶۵۶۹
۱۸۷	میرزا بلاتقی ن الحاکم سلطان داورخشن	شاہزادہ خسرو بن جہانگیر	چغتائی	دفعہ ۱۰۰۱ھ ۶۵۷۰	ربیع الاول ۱۰۰۱ھ ۶۵۷۰	راجپوت	اکرہ	دو ماہ چند یوم	۱۰۰۱ھ ۶۵۷۰
۱۸۸	شہاب الدین محمد شہجہان بادشاہ	جہانگیر بادشاہ	چغتائی	چہارشنبہ ۱۰۰۱ھ ۶۵۷۰	یکم رجب ۱۰۰۱ھ ۶۵۷۰	لاہور	اکرہ	۲۲ سال چند ماہ	شہر و نهم ۱۰۰۱ھ ۶۵۷۰
۱۸۹	ابو المظفر محمد علی اورنگزیب عالمگیر	شہجہان	چغتائی	یکشنبہ ۱۰۰۲ھ ۶۵۷۱	یکم رجب ۱۰۰۲ھ ۶۵۷۱	لاہور	دہلی	۲۰ سال ۲۴ یوم	روز جمعہ دفعہ ۱۰۰۲ھ ۶۵۷۱
۱۹۰	محمد معظم الملک شاہ عالم بہادر محمد اعظم شاہ	اورنگزیب عالمگیر	چغتائی	یکشنبہ ۱۰۰۳ھ ۶۵۷۲	غزوہ دکن ۱۰۰۳ھ ۶۵۷۲	لاہور	دہلی	۲۱ سال ۲۱ یوم	بست و یکم محمد ۱۰۰۳ھ ۶۵۷۲

مرتبہ	دفن	حالات
۶۲ سال ۱۱ ماہ ۸ یوم	اکبر آباد بمقام ہشت ماہ سعدیہ سکندریہ	پارسوکر مرگیا
۵۸ سال ۱۱ ماہ ۱۰ یوم	لاہور	پارسوکر مرگیا امرانیہ بصرہ صحت و انجمن کو بادشاہ کر دیا اور خفیہ بہانہ لایا
۲۶ سال	۰	جسک شاہجہان لاہور میں ہو چکا آصف خان نے اسے بچا رکھا اور ڈالا اور شاہجہان کو بچتا
۷۶ سال ۶ ماہ ۲۴ یوم	اکبر آباد تاج محل	عالمگیر نے قید کر کر خود تخت پر بیٹھا اور شاہجہان نے سال نہم ملو بس عالمگیر ایشیا کیا
۹۰ سال ۱۶ یوم	اکبر آباد	پارسوکر مرگیا محمد معظم منعم نامی سی سی کی تخت پر بیٹھا اور بی بی ہونی لڑکھنیا ہوا
۷۰ سال ۶ ماہ	دہلی قطب	بمقام موضع باجوہ منشا سوہا لکھ آباد بی بی سی لڑکھنیا پانی انر کو آپ بھی پارسوکر مرگیا اور
	مقبورہ بہا یون	اس کے بیٹے منشا بادشاہت لڑائی ہوئی اور مرزا الدین جہاندار شاہ سب پر غالب آیا

لسر	نام خاندان	نام پدر	قوم	سال ولادت	سال جلوس	محل جلوس	سلطنت دارا	سلطنت مدت	سال ولادت
۱۹۱	مغزالدین جهاندارشاه عظیم اشان رفع اشان خجسته آخر جهاندارشاه	شاه عالم بهادرشاه چغتای	دعیم	۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳	۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳	شاهجهان ابا د شاهجهان ابا د شاهجهان ابا د	دہلی	۱۰ ایام	روز جمعہ ۱۱۶۱ محمد شمس
۱۹۲	جلال الدین فرخ سیر	عظیم اشان بن بہادرشاه	چغتای	۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴	۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴	کرہ بعد شاهجهان ابا د	دہلی	۱۰ سال ۱۰ ایام	بشم الشانے ۱۱۶۱ ۱۱۶۲
۱۹۳	محمد ابو البرکات سلطان رفیع الدار	رفع اشان بن بہادرشاه	چغتای	۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴	۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴	شاهجهان ابا د	دہلی	۱۰ سال ۱۰ ایام	روز شنبہ بشم ۱۱۶۱ ۱۱۶۲
۱۹۴	شمس الدین رفیع الدولہ شاهجهان بہادرشاه سلطان نیکو سیر	رفع اشان بن بہادرشاه	چغتای	۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴	۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴	شاهجهان ابا د کرہ	دہلی	۱۰ سال ۱۰ ایام	بشم ۱۱۶۱ ۱۱۶۲
۱۹۵	روشن اختر ابو الفتح محمد شہاد بہادرشاه سلطان ابراہیم نادرشاه	خجسته آخر جہاندارشاه بن رفع اشان بہادرشاه	چغتای	۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴	۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴	شاهجهان ابا د	دہلی	۱۰ سال ۱۰ ایام	بشم ۱۱۶۱ ۱۱۶۲
۱۹۶	مجاہد الدین ابو النصر احمد شہاد بہادرشاه	محمد شہاد	چغتای	۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴	۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴	دعیم اول ۱۱۶۱ ۱۱۶۲	دہلی	۱۰ سال ۱۰ ایام	بشم ۱۱۶۱ ۱۱۶۲

مرحمت	دفن	حالات
۲۰ سال ۶ ماہ ۲۸ یوم	دہلی پیش چوڑہ مقبرہ ہالیون	منہج سیر سے لڑکر بھاگ گیا اور قلعہ دہلی میں مارا گیا
۳۰ سال ۶ ماہ ۲۰ یوم	دہلی صغیر ہالیون	عبد اللہ خان اور حسین علی خان نے زبرد کیمار ڈالا
۲۰ سال یک ماہ ۱۳ یوم	دہلی مقبرہ ہالیون	پارہو کر مر گیا عبداللہ خان اور حسین علی خان فی رفع الدولہ کو تخت پر بٹھایا اور اکبر آباد میں ہر اسے نرسین نے نیو سیر کو تخت پر بٹھایا دیا مگر نیو سیر بھاگ گیا
۱۸ سال ۹ ماہ ۲ یوم	دہلی مقبرہ ہالیون	پارہو سے مر گیا عبداللہ خان اور حسین علی خان فی محمد شاہ کو تخت پر بٹھایا لیکن حسین علی خان کو بادشاہ فی مرواڈ والا تو عبداللہ خان فی سلطان ابراہیم کو تخت پر بٹھایا دیا مگر وہ مغلوب ہوا
۴۷ سال یک ماہ یک یوم	دہلی درگاہ حضرت نظام الدین اولیا	پارہو کر مر گیا اور اس کا بیٹا بادشاہ ہوا
۴۸ سال ۶ ماہ	دہلی مقبرہ ہالیون	علاء الملک فی بکرا پور زندہ مار کر قید کر دیا کہ بعد خدمت کی چاری سی مر گیا

لبر	نام مشہور	نام پدر	قوم	سال ولادت	سال جلوس	محل جلوس	سلطنت دارا	سلطنت مدت	سال وفات
۱۹۷	غیرالدین عالمگیر مافی	مغیرالدین جہاندارشاہ	چھٹے	۱۸۹۹ ۱۶۸۴ ۱۱۶۴ ۱۶۵۳ ۱۱۶۵ ۱۶۵۹	روہتہ دہلی ۱۱۶۴ ۱۶۵۳ ۱۱۶۵ ۱۶۵۹	شاہجہان آباد	دہلی	سال ۱۶۵۸ ۱۶۵۹	روہتہ ربیع الثانی ۱۶۵۹
۱۹۸	ابوالفتح جمال الدین سلطان غازی کوثر شاہجہان بادشاہ	عالمگیر شاہ محمد بن عالمگیر	چھٹے	۱۸۹۹ ۱۶۸۴ ۱۱۶۴ ۱۶۵۳ ۱۱۶۵ ۱۶۵۹	روہتہ دہلی ۱۱۶۴ ۱۶۵۳ ۱۱۶۵ ۱۶۵۹	شاہجہان آباد	دہلی	سال ۱۶۵۸ ۱۶۵۹	سفر رمضان ۱۱۶۵ ۱۶۵۹
۱۹۹	شاہ جاج سیوم	فرید شاہ ویلزین شاہ جاج دوم	جرمن	۱۸۲۹ ۱۶۲۹ ۱۱۲۹ ۱۶۰۹	فتح دہلی دہلی ۱۱۲۹ ۱۶۰۹	روہتہ دہلی ۱۱۲۹ ۱۶۰۹	زن	سال ۱۶۲۹ ۱۶۰۹	۱۸۲۰ ۱۶۲۹ ۱۶۰۹
۲۰۰	شاہ جاج چہارم	جاج سیوم	جرمن	۱۸۴۲ ۱۶۴۲ ۱۱۴۲ ۱۶۰۹	۱۸۴۰ ۱۶۴۰ ۱۱۴۰ ۱۶۰۹	روہتہ دہلی ۱۱۴۰ ۱۶۰۹	زن	سال ۱۶۴۰ ۱۶۰۹	۱۸۴۰ ۱۶۴۰ ۱۶۰۹
۲۰۱	شاہ ولیم چہارم	جاج سیوم	جرمن	۱۸۶۰ ۱۶۶۰ ۱۱۶۰ ۱۶۰۹	۱۸۶۰ ۱۶۶۰ ۱۱۶۰ ۱۶۰۹	روہتہ دہلی ۱۱۶۰ ۱۶۰۹	زن	سال ۱۶۶۰ ۱۶۰۹	۱۸۶۰ ۱۶۶۰ ۱۶۰۹
۲۰۲	ابوالفتح سلج الدین محمد بادشاہ	اکبر شاہ	چھٹے	۱۸۹۹ ۱۶۸۴ ۱۱۶۴ ۱۶۵۳ ۱۱۶۵ ۱۶۵۹	روہتہ دہلی ۱۱۶۴ ۱۶۵۳ ۱۱۶۵ ۱۶۵۹	شاہجہان آباد	زن	سال ۱۶۵۸ ۱۶۵۹	۱۸۹۹ ۱۶۸۴ ۱۱۶۴ ۱۶۵۳ ۱۱۶۵ ۱۶۵۹

دعوت	مرفن	حالات
۶۳ سال چند ماہ	دہلی مقبورہ سایون	نہاد الملک کے کنسی سی تاج یا سخاں اور مہدی قنجان فی مارڈالا اور محی المذ کو تخت پر بٹایا اور شاہ عالم فی کجاہ میں تخت پر جلوس کیا مگر سلطنت شاہ عالم کی قائم رہی
۶۰ سال ۹ ماہ ۱۰ یوم	دہلی قطب	پیدار تخت کو غلام قادر فی تخت پر بٹایا تاکہ بعد مارجا فی غلام قادر کی وہ سید برہم ہو گیا آخر کار جزل لکھنؤ لارنگھسیہ دلی کو فتح کیا اور کھارنگریز کی عمارتیں تین برس برباد فی آتش کیا
۶۱ سال	قلعہ نرزا	اگرچہ لندن کی بادشاہ کی حکومت اور سلطنت سوکئی الانبور کے خاندان پر ہی لقب بادشاہی
۶۹ سال ۱۰ ماہ ۱۰ یوم	دہلی قطب	اور تخت و تہا اور شہ شاہجان آباد کی حکومت قائم رہی
۶۱ سال	قلعہ نرزا	
۶۴ سال	قلعہ نرزا	جو کہ شاہ ولیم چارم کی کوئی وارث نہ ہو سکی تھی اس لیے حسب دستور تخت سے ملکہ وکتوریہ کہ قرابت قریبہ بادشاہی رکھتی تھیں تخت پر بیٹھیں



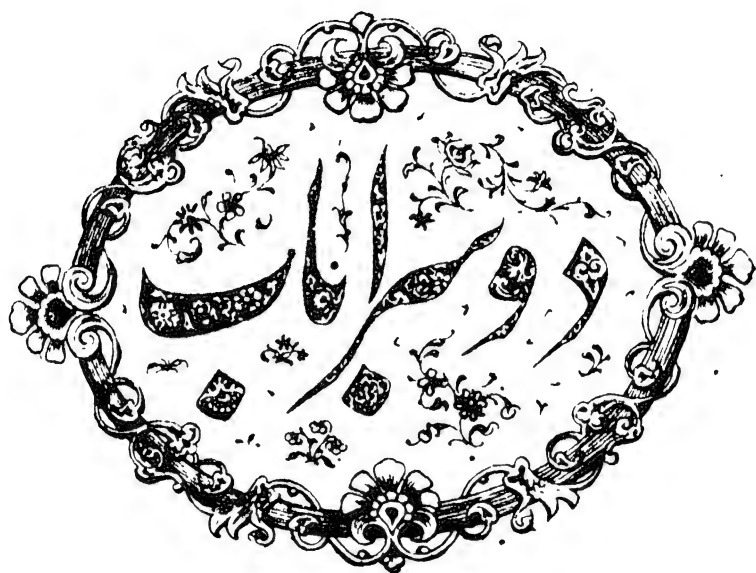
فہرست دوسری باب کی

فہرست دوسری بابا رضادید کی حسین علیہ السلام کی نبی اور شہر کی اہم جگہاں

لمبر	نام قبیلہ شہر کا	نام اصل بابی کا	سال بنا		کیفیت	صفحہ
			بحری	عیویہ		
۱	اندپ	جد شتر	۰	۱۲۴۰	محل	۶
۲	دھیلے	راجہ دھو	۰	۱۲۴۰	محل	۷
۳	برانا قلعہ بابا دین شاہ یا شہر کدہ	انکپال نو	۱۱۶۶	۱۱۶۶	اور ۱۱۶۶ء مطابقی تسبیح کی تالیف یا دین شاہ اس قلعہ کی از سر نو مرمت کر کر دین شاہ نام رکھا اور فی ہی اسکی مرمت کی اور شہر کدہ نام رکھا	۹
۴	قلعہ رتھورا	رای تھورا	۱۱۳۳	۱۱۳۳	اسی قلعہ کی غلی دروازہ نام غزینہ واڑہ	۱۲
	قصر سفید	قطب الدین ابنک	۱۲۰۵	۱۲۰۵	رای تھورا کی قلعہ میں یہ محل بنا یا تھا	۱۳
۵	کوشک محل	غیاث الدین بلبن	۱۲۶۲	۱۲۶۵	اس قلعہ میں چھ سال پہلے قلعہ بنا لیا گیا ہے شاہ سوئی میں کوہ شہر سال ۱۲۶۵ء میں بنا یا تھا	۱۴
۶	قلعہ مرزا یا غیاث پور	غیاث الدین بلبن	۱۲۶۶	۱۲۶۶	اسی قلعہ کی زمین میں حضرت نظام الدین کے درگاہ	۱۵
۷	کیلو کھڑی قلعہ مشرقیہ	میر الدین کیفہ	۱۲۶۵	۱۲۶۶	ہمایون کا مقبرہ اسی قلعہ کی زمین میں ہے	۱۶

نمبر	کیفیت	سال بنا		نام محل بنی کا	نام قبیلہ شہر کا	نمبر
		هجری	میلادی			
۱۶		۱۲۸۹	۱۸۷۲	جلال الدین فیروز شاہی	کوشک میل یا	۸
۱۷	کوشک میل بن کا یہ بھی ایک محل تھا	۱۲۸۹	۱۸۷۲	جلال الدین فیروز شاہی	کوشک سبز	۸
۱۸		۱۳۰۳	۱۸۸۶	علاء الدین خلجی	دہلی علائی قلعہ علائی ناؤ کوشک	۹
۱۸	کوشک سبز بن کا یہ بھی ایک محل تھا	۱۳۰۳	۱۸۸۶	علاء الدین خلجی	قصر برار سنو	۹
۱۹		۱۳۲۱	۱۹۰۴	تغلق شاہ	تعلق آباد	۱۰
۲۰		۱۳۲۶	۱۹۰۹	محمد عادل تغلق شاہ	عادل آباد یا محمد آباد یا محمد آباد	۱۱
۲۱	دہلی علائی اور دہلی کنہی یعنی فتح پور کوٹا	۱۳۲۶	۱۹۰۹	محمد عادل تغلق شاہ	جہان پناہ	۱۲
۲۲	جہان پناہ کی تفصیل کا ایک برج ہے	۱۳۲۶	۱۹۰۹	محمد عادل تغلق شاہ	کوشک کھنڈ یا برج کھنڈ	۱۲
۲۳		۱۳۵۲	۱۹۳۵	فیروز شاہ	کوشک فیروز شاہ یا کوٹہ فیروز شاہ	۱۳
۲۴	اسی کوٹہ کی ساتھ کا یہ شہر ہے	۱۳۵۲	۱۹۳۵	فیروز شاہ	شہر فیروز آباد	۱۳
۲۵		۱۳۵۲	۱۹۳۵	فیروز شاہ	کوشک جہان پناہ یا کوشک جہان پناہ	۱۳

نمبر	نام قبیلہ کا	نام اصل بنی کا	سال بنی		کیفیت	صفحہ
			ہجری	عیسوی		
۱۵	نضرباد	خضر خان	۸۲۱	۱۴۱۸		۲۵
۱۶	مبارک آباد	مبارک شاہ	۸۳۶	۱۴۳۳		۲۶
۱۷	دلی شیشا	شیر شاہ	۹۳۸	۱۵۲۱	اس شہر کا کابلی دروازہ باب جیل خانہ کی بائیں طرف ہے	۲۷
۱۸	سید کدو	اسلام شاہ	۹۵۳	۱۵۴۶	نور الدین جہانگیر کی وفات میں مل اسکی سامنے بنی اور اسکی وقت سی نور کدو اسکا نام ہوا	۲۸
۱۹	قلعہ شاہجان	شاہجان شاہ	۱۰۲۸	۱۶۳۸	اس قلعہ کی بنانی میں پرنس علی احمد صاحب الملک ہی شریک تھے اس قلعہ میں شاہجہاں کی ساری ساری بیگنائیں نامی ہو جو دہلی دلی دروازہ لاہور دروازہ چھٹا نظارہ یا تہاں دہلی دروازہ عام مسجد خاص محل انیسار محل باریک دھڑاں بھکاری سنگین ازبکوں کا وقت موافق مع ریفٹل مصور بنیک مشتمل برج اسد برج شاہ محل دیوان حمام موتی محل باغ جیستہ محل ساون ہاؤس شاہ و برج متاب باغ	۲۹
۲۰	شہر شاہجان	شاہجان	۱۰۵۸	۱۶۴۸	اسی قلعہ کا یہ شہر ہی جو اب تک آباد ہے اور خدا کری کہ ہمیشہ آباد رہے	۳۰



مطبوعہ علیحدہ واقع دہلی ہاستام شیخ خلیفہ
 سنہ ۱۲۵۳ ہجری و ۱۸۵۳ عیسوی



دلی میں قلعوں کے بننے اور شہروں کے آباد ہونے کی بیان

ساؤتس عمارات شہر یاران میں یہ کہ این سپہر جفا پشہ چون بہ بستی
یونانی حکیموں نے تمام بروی میں کے سنات کھڑے کئے سین او
سراکیت تکبر کا نام تسلیم رکھا ہے سراکیت اقلیم خط استوا کی جانب سے
شروع ہوتی ہے اور قطب شمالی کی جانب ختم ہوتی ہے اس کو نانی حساب
دلی تیسری تسلیم میں طول اسکا جزا خالدا ت سے آگے جو دو درجہ
اور اتر میں دقیقہ ہے اور عرض اسکا خط استوا ہے اتنا میں جواور نزدیک
اور ربرے سے برادین یہاں تیرہ گنتہ اور چاس گنتہ کا ہوتا ہے
انگریزی سٹیٹ جیڈ میں تمام بروی میں کے چار گرتے کے سین اس حساب

آین گری

جغرافیہ

موجب دلی اشدین واقع جیسے ہندوستان میں اور ہندوستان
 میں تکریمین اون من سے متوسط ہندوستان یا خاص ہندوستان
 طول اسکا انگریزی حساب پر خود اسطقت لندن سے کہنا ہے
 پہلے حساب میں جب کم نہیں کیے سوا اور کسی حساب میں نہیں
 یہ شہرست، پرانا سے اگرچہ یہاں بجے راجہ کبھی ملک فارس اور کبھی
 کماؤں اور کبھی فوج اور کبھی دکن کے راجاؤں کے تابع دار رہے اور کبھی
 خود ہی بغیر کسی تابع داری کے حکومت کی الابر سے شہر آباد ہوا
 راجاؤں کی دارالحکومت اور بادشاہوں کی دارالسلطنت خالی نہیں رہا
 صرف اتنے زمانے ایسے گذرے ہیں کہ ان دنوں ہندوستان دارالسلطنت
 نہیں رہی تو وہ زمانہ ہے کہ جب راجہ جہشتر نے راجہ جرجو دین فتح پانچ
 اور یہاں سے اوتہ کرستنا پور میں راج کیا اور سات پشت تک وہ
 راج رہا جب نئی عرف راجہ دشت ان راجہ ہوا اور کے زمانہ تک
 ایسے زور سے چری کہ سارا شہرستنا پور کا یکایت اس میں آجاتے
 پہلے کو شکی ندی کے کنارہ دکن کے ملک میں شہر آباد کرنا شروع کیا
 اور آخر کو پربہان چلا آیا اور اسی مقام کو دارالحکومت رکھا دوسرا
 وہ زمانہ ہے کہ جب راجہ بکرماجیت والی اوجھن نے راجہ بھوکوی
 فتح پانی اور اس شہر کو چھین لیا اور دارالحکومت اوجھن ہی کو رکھا اور

اس شہر میں اس کی طرف سی صوبہ دار رہتا تھا اس کے بعد جو کئی
 حکومت میں یہ شہر دار الحکومت ہو گیا تب زمانہ وہ ہے کہ جب
 رہے پتھورانی نے تعمیر کافلے بنایا اور وہاں دار الحکومت تھرا
 دلی میں کہانڈیے راوہ نے بہائی کو صوبہ دار چھوڑا جو تہا زمانہ وہ
 کہ عثمہ سمری مطابق ۱۱۸۰ھ کے سلطان شہاب الدین نے فتح کے بعد
 غزنی کو مراجعت کی اور قطب الدین ابک سیالار کو دلی کا صوبہ
 پانچواں زمانہ یہ کہ جب عثمہ سمری مطابق ۱۲۰۶ھ سلطان محمد تغلق کو
 یہ خیال آیا کہ دار السلطنت اسے مقام کو قرار دینا چاہیے جو تمام
 محروکے میں ہو تو اس نے دلی کو چھوڑ کر لوکر میں دار السلطنت کیا
 اور دولت آباد اس کا نام رکھا اور جو کہ یہ بادشاہ نہایت سفاک و ظالم
 اس سبب دفعہ دلی کے بننے والوں کو حکم دیا کہ تیسے دلی سے
 اونہ کر دولت آباد میں جائیں اور اس حکم تھا کہ کوئی شخص دلی میں سے نہ پڑے
 لاچار ب لوکر دلی کو چھوڑ کر چلے گئے اور دلی کا یہ حال ہو گیا کہ درحقیقت
 دلی میں ایک آدمی نام کو ہی نہ رہا تھا یکا یک دلی ویران ہو کر کھنکھل کے جانور
 دزرات دلی میں رہنے لگے جو کہ دیو کر یعنی دولت آباد مغلوں کی سرحد
 بہت دور جا پڑا تھا اس واسطے بادشاہ نے ۱۲۲۰ھ سمری مطابق ۱۳۱۸ھ
 پر دلی میں مراجعت کی اور سب کو حکم دیا کہ جس کا دل چاہے دلی میں جا کر رہے

تاج امثر
 تاریخ دہشتہ

اور بکا دل سے یہاں سے تپ پھر دلی آباد ہوئی یہ حادثہ جو دلی پر ہوا
 بہت یادگار ہے اور شاید یہ کہ اور کوئی ایسا آباد شہر اس طرح پر دفعہ
 نہ ویران ہوا ہو گا تھا وہ زمانہ یہ کہ جب سلطان سکندر لودھی نے گوالیار لٹکا
 ارادہ کیا تو دلی کو جوڑ کر اگر وہ دارالسلطنت کیا اور اس زمانہ میں اکبر بادشاہ
 پہلے سے ایک قلعہ نہانت مضبوط تھا اس قلعہ کو توڑ کر حلال الدین
 اکبر بادشاہ نے قلعہ بنایا ہے اور سلطان ابراہیم اوکے بیٹے نے بھی مسین اکبر نامہ
 پائی تخت رکھا یہاں تک کہ ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ نے جب سلطان ابراہیم
 لودھی پر فتح پائی تو اس زمانہ میں اس کا تختگاہ دارالخلافہ اگر وہ بعد اوس کے
 سماون بادشاہ نے والا اگر وہ اور آخر کار انتقام کو تخت گاہ بھر اماستان
 وہ زمانہ یہ کہ جب حلال الدین اکبر بادشاہ نے اگر وہ من قلعہ بنایا اور شہر آباد
 اور اکبر آباد کو دارالخلافہ بھر آیا اور یہاں صوبہ برقرار کیا جا کر کے وقت
 یہی ہا آخر کو شاہجہان بادشاہ نے پہر اسی مقام پر دارالخلافہ بھر آیا تھا
 اب حال کا زمانہ یہ کہ جب شاہجہاں حاج سیو کم عہد میں تسمیر شہر میں
 خضر لکھ سپہ سالار بہادر نے دلی پر فتح پائی درحقیقت یہاں دار
 منقطع ہو گیا اور دارالسلطنت لندن سے مل گیا منداون کے وقت میں
 یہ شہر بہت پرانا تھا اور مسلمانوں کے وقت میں بھی ہمیشہ نہانت آباد
 جس جگہ کہ اب دلی شہر شاہجہاں کا بھائی ہوا ہے اس کے جنوب کو جو دہلی

برائے قلعہ اور پرانی شہر اور پرانی عمارتیں جو دہلی میں تھیں دیکھیں گے
 مہتمم کے اکثر راجاؤں اور بادشاہوں نے اپنے زمانہ حکومت میں اپنا
 نام ریتے کوئی نئے قلعہ بنائے اور جدا جدا شہر آباد کرنے شروع کیے
 کہ کچھ انہیں سے آباد ہوئے اور کچھ نامور رہ گئے اور کچھ موات ہو گئے
 اور کچھ دروں نے اپنی لے لے کر گاد اور مقبرہ بنائے کہ اکثر انہیں سے ایک
 موجود ہیں اس واسطے ہم اس مقام پر پہلے مختصر حال قلعوں کے بتائیں اور شہر کی آبادی
 یہ ترتیب تاریخ لکھتے ہیں

اندر پٹ

پہلی اندر پٹ اس میدان کا نام تھا جو پرانے قلعہ اور دربار کے خونی دروازے
 درمیان میں سی ہندون کی عقائد میں اندر نام ہی کا اس کی راجہ کا جو ہندو
 مذہب میں ایک مقرر رہی اجی اور پٹ کہتی ہیں و فو ہاتون کی ملی ہوئی
 لپو کو ہندو کی عقائد میں یہ بات سی کہ بیان راجہ اندر نے کسی کسی زمانہ میں
 ہاتھ بہر کر موتیوں کا دان کیا تھا اس سبب اس جگہ کو اندر پٹ کہتے ہیں
 کثرت استعمال سی اور سینچ ف ہو گیا اور اندر پٹ مشہور ہو گیا مگر
 میری سمجھ میں یہ معنی تو ایسی ہی ہیں جیسی او ہندون کی کہانیاں صحیح بات
 یہ معلوم ہوتی ہے کہ پٹ کی معنی صاحب اور مالک و حاکم کی ہیں
 جب یہ شہر آباد ہوا تو آباد کرنی والہ فی نیک فال سمجھ کر اندر پٹ نام رکھا

پہلی اندر پٹ مہتمم

یہی اس شہر کا ملک یا حاکم اندری جو کاس اور شہر کا راجہ سی پٹی زمانہ میں ہا
 راجاؤں کی نگاہ ہستنا پور تھا جو گنگا کی کنارہ دلی سی تخمیناً سو سال سے
 جب راجہ جہشتر اور راجہ جرجو دمن میں کلا ہوا تو راجہ جہشتر نے پتھر
 آباد کیا مندرجی باب موجب حکم داد اور جنگ کی اخیر اور کلنگ کی ابتدا یعنی
 تین ہزار ایک سو اسی سال قبل ولادت حضرت مسیح ہوا مگر یہ زمانہ صحیح
 نہیں معلوم ہوتا کیونکہ یہ مدت طوفان سی ہی پٹی کی صحیح حسابین
 تحقیق ہوا سی کہ واقعہ مہابھارت اور راجہ جہشتر کی سند نشی اکبر
 چار سو چالیس سال تخمیناً قبل حضرت مسیح ہوئی پس اس شہر کی آباد ہو گئی
 صحیح زمانہ سی اگرچہ اب اس شہر کا نشان نہیں ہا لیکن شہر شاہان آباد کی
 جنوب کی طرف دلی دروازہ کی باہر جو زمین سی اندریت کی زمین کہلاتی
 مگر خاص اندریت کی آبادی اب نہیں رہی ساری زمین زراعت ہوئی ہے
 اور وہاں کی زمیندار پرانی قلعہ میں بستی میں اور یہ سب سی پٹا شہر جی میں
 آباد ہوا اسکی بعد پھر اور آبادیاں اسکی اس پس ہوئی ہیں

دھلے

حضرت دہلی کنف عدل دہلی جنت عدن ست کہ آباد باد
 اس بات میں بڑا اختلاف سی کہ اندریت کا نام کبسی دلی ہو گیا بہت شہور
 کہ راجہ دلپتی جو سورج بنسین اور چند بنسین کا ایک راجہ یہ مدت آباد

اپنی نام ردی آباد کی لیکن یہ بات صحیح نہیں معلوم ہوتی اس واسطی کہ سندو
 اگلی پوہیوں میں باوجود کہ راجہ دیب کا ذکر سی مکر میں دلی کا نام نہیں ملے
 تازیشتہ جہان لکھائی اندر پتہ ہی کر کر لکھائی اور بعضی تاریخوں میں لکھائی کہ شہر
 مطابق شمع کی نورون کی خاندان میں سی ایک راجہ فی شہر اندر پتہ
 برابردہلی شہر بسایا اور جو کہ وہاں کی زمین نرم تھی اور ہندی میں دلی نرم زمین
 کہتی ہیں چنانچہ نہ تم کے اس سبب سے وہ ہستی دہلی کر کر مشہور ہو گئی اس
 نہ نورون کی خاندان میں حکومت تھی اور نہ اس سبب سے دلی نام چھانکا
 قیاس ہی اس واسطی یہ بات ہی قابل اعتماد کی نہیں مشور بات جو صحیح ہی معلوم
 ہوتی سی یہی کہ راجہ دہلو قنوج کی راجہ فی اس سبب سے کہ دلی کی راجہ آ
 قنوج کی تابع رہی میں اندر پتہ میں اپنی نام پر شہر بسایا جس سے اس شہر کا نام
 دہلی مشہور ہوا بلکہ اصلی نام دہلی کا دہلوی چنانچہ سپہ خسرو جلال الدین
 خطاب کر کر دہلو کا لفظ ایک شعر میں مذکور ہے شہر ایک سپہ خسرو
 بفرما بارگیر یا بفرمان دہ کہ گردون شہنم و دہلوروم ہر راجہ دہلو راجہ پور
 یعنی فور راجہ کما یون کی ہم عصر تھا اور اوسکی لڑائی میں مار گیا اور قنوج
 کے لوائے راجہ فور کا عمل ہو گیا اوسکے بعد کندر کشر شاہ ماسدن یعنی مقدو
 راجہ فور پر تسلیم کی کنارہ فتح پائی اور لکھا گی کنارہ گت یعنی قنوج
 عمل کر لیا یہ واقعہ میں ہوا تھا بیس سال قبل حضرت سیح ہوا کہ تخمیناً سی زما

دہلی شہر سنی کا خیال ہو سکتا ہے

رانا قلعيہ

یہ پرانا قلعہ جو شہر شامیان آباد کی جنوب کوایل شرقی دلی دروازہ کے
باسر وکیل کی فاصلہ واقع ہے ہی قلعہ ہی جس کو راجہ نکمال تو نور سے ^{۱۸} امین اکبری ^{۱۹} خطہ التواریخ
عہد حکومت میں بنایا اور بعضی تاریخ کی کتابوں میں سلمان دشاہوں کے حاکمین
اسی قلعہ کو قلعہ اندرت لکھا ہے اس آٹھ فی اس قلعہ کی دروازہ پر پتھر کے
دو شیر بنائی تھی اور اونکی پہلوئیں کانسی کی کھیتی لٹکائی تھی جو فریادی جات
راجہ کتب ملاحظت جانا چاہتا تھا اون کہنٹوں کو بھاتا راجہ اونکی اواز سکر
اوسکو بلا لیتا اور انصاف کرتا ^{۱۸} شہر بنی مطابق ^{۱۹} شیع مت یہ شہر پہلو
تھی الا اب نہیں مہین معلوم نہیں کہ کب ٹوٹی امین اکبری میں اس قلعہ کا خرابی اور راجہ
انکمال نور کا راجہ ہونا ممت کبریا جیت مطابق ^{۲۲} شیع مت لکھا ہے اور انکمال
پہر و سا کر کر ایک تاریخ والی فی اسی سن کو نقل کر دیا ہے مگر تحقیق کر نیسجے
معلوم ہوئے کہ یہ سن بالکل غلط ہیں کیونکہ اوسی کتاب میں لکھا ہے کہ ممت ^{۲۶} سے
ممت ^{۲۷} مت نورون کی خاندان میں بس دیمون فی راج کیا اوسکے بعد
ممت ^{۲۸} مطابق ^{۲۹} شیع مت عیسوی میں بیلہ یوچوان اجہ ہوا اور اوسکی ساتھی
راہی تھو راکت پچا نوی برس سات مہینہ راج کیا اور راجہ پتھوراکو جو چھ
اخیر سا تو ان اجہ تھا سلطان شہاب الدین غوری فی مارا اور مسلمانوں

کہانی میں حکومت چلی گئی یہ بیان تو ہیک لیکن اگر یہ سمت صحیح مانا جاوے
 تو لازم آتا ہے کہ ۱۲۲۱ء بکراجیت مطابق ۱۱۶۶ء شیع موافق ۱۲۳۲ء ہجری میں سلطان
 شہاب الدین غوری دلی میں آیا ہو اور یہ بات بالکل غلط ہے کیونکہ سلطان
 شہاب الدین کا دلی کو فتح کرنا اور یہاں پہنچنا ۱۲۰۶ء ہجری مطابق
 ۱۱۶۱ء شیع موافق ۱۲۲۱ء بکراجیت کی سی اور معتبر تاریخوں میں بھی ہے نہ کہ
 بین اور مسجد قوۃ الاسلام کی شرقی دروازہ پر ہی سنہ ۵۷۰ھ گزرتا ہے
 اور خود امین الکبریٰ میں بھی سنہ ایک برس کی زیادتی سی یعنی ۱۱۶۱ء
 لکھ رکھی ہیں پس ظاہر ہے کہ یہ بات جس سلطان شہاب الدین کا دلی میں آنا
 ۱۲۳۲ء ہجری مطابق ۱۱۶۶ء شیع موافق ۱۲۳۲ء ہجری کی دلی میں
 کہ راجہ انکیال تنویرت بکراجیت مطابق ۱۱۶۶ء شیع موافق ۱۲۳۲ء ہجری کی دلی میں
 راجہ ہوا اور اوسنی یہ قلعہ بنا باب کو حجت کیا رہ جو تیرے کا حصہ یہ
 اور اسی بات کو ہم صحیح جانتے ہیں اور سلطان شہاب الدین کا بھی دلی میں آنا
 حساب سی صحیح پڑتا ہے

تاریخ الماثر

دین شاہ

نصیر الدین بایون بادشاہ فی قلعہ کا بنجر اور پیار کردہ کی فتح کی بعد ۱۱۶۱ء ہجری
 مطابق ۱۱۶۶ء شیع کی اس قلعہ کو از سر نو درست کیا اور نئی شہر بنا
 اور دین شاہ کا نام رکھا چنانچہ اوس زمانہ کی مشہور شہر دین شاہ

اگر نامہ

اور اسکی تاریخ بھی تفصیل اس قلعہ کی چونہ اور تہریں نہایت مضبوط اور بہت
 عرض نی ہوئی لیکن اب بہت کچھ نہی توٹ گئی ہے اور اکثر شرح بھی کر پڑے
 اس قلعہ کی اندر کی مکانات بھی بالکل منہدم ہو گئی ہیں اور اندر پتھر کے
 زمسیداروں کے کچی مٹی مکان بنائی ہیں اپنی عمارتوں میں سے ایک مسجد اور
 شیر منڈل باقی رہ گیا ہے اس قلعہ کی تین دروازہ بڑی اور چار کمرہ ہیں
 ایک دروازہ اس قلعہ کا جو شمال غرب کی طرف ہے اسے بند ہے اور لوگ
 اسکو طلاق دروازہ کہتی ہیں مشہور ہے کہ ایک دفعہ کوئی بادشاہ اس دروازہ سے
 کسی مہم پر چرہا تھا اور یہ دروازہ اسلی بند کر دیا تھا کہ اگر فی فتح کی اس دروازہ
 کھولیں تو اوپر طلاق ہی مکر یہ فواد ہی کچھ بل اعما کی تین اس قلعہ سے ملا ہوا
 جانب غرب دریا تھا تھا اب بہت دور جا رہی اور ایسا معلوم ہوتا ہے
 کہ چاروں طرف قلعہ کی دریا کا پانی بہہ دیا تھا اور دروازوں کی سانہل
 بنائی تھی چنانچہ اسکت غربی دروازہ کی الکی ایک پل بنا ہوا موجود ہے شہر پہ
 ہی اپنی زمانہ بادشاہت میں اس قلعہ کی ترسیم کی اور کچھ مکانات بنائی
 اسی قلعہ سے شیر شاہ کو قوت میں یہ قلعہ شہر کہہ کی نام سے مشہور ہو گیا تھا
 یہ عمارت جواب توٹی ہوئی دکھائی دیتی ہے غالب ہے کہ ہمایوں بادشاہ
 اور شیر شاہ کی بہو کو کہہ انکھال تنور کی زمانہ کی عمارت اس میں سے بنائی
 بسبب اسکا در زمانہ کثیر کی خیال میں نہیں آتا

تاریخ سمرقند
 شہر و زادہ خان اعظم
 چغتای جوہی
 اوایل عہد الملک
 ہوئی ہے

۱۲ قلعہ راسی پھورا

لمبر

خلاصہ التواریخ

جبکہ توروں کی قوم سیٹی کی حکومت جاتی رہی اور چوہانوں کی پٹن
اور راسی پھورا راجہ ہوا اوشی سمت ایک ہزار دوسو کمر باجیت مطابق
۲۲ سالہ عیسوی موافق ۱۱۴۴ھ ہجری میں قلعہ بنایا اگرچہ اس زمانہ میں قلعہ بالکل
سندھم ہو گیا ہی لیکن کہیں کہیں ٹوٹی ہوئی تفصیل باقی رہ گئی ہے یہ قلعہ
ایک چوٹی سی ہاڑی پر بنا ہے اور کچے گرد ہاڑوں میں خندق بنائی ہے
اور اس خندق میں تمام جنگلوں کا مانی گہیر کر دالا تھا کہ بارہ مہینہ سہن لے لیا
اب بھی کہیں کہیں پانی کی رکاوٹیں بند پائی جاتی ہیں یو اعرابی اس قلعہ
کچھ کچھ قائم ہے اور سیطرف کی خندق بھی باقی ہے اور غرین و ازار کا بھی
دھیر معلوم ہوتا ہے مینی سیطرف کی دیوار کو سیطراب کی عمل سی پاتا تو
پن تہفت بند خندق کی زمین سی پیش میں ای معلوم نہیں کہ اس
اور کتد بلند تہی جو ٹوٹ گئی اس قلعہ کی تفصیل کا آثار بہت چوڑا ہی پہلی تو
خندق کی طرف سی تفصیل اور برج چنی ہن اور جہان و سکی اور شجائی قلعہ کی
زمین کی برابر ہو گئی ہے ہاں سی شتر فٹ عرض چوڑ کر س فٹ کے آثار
سی یو اعرابی شروع کی ہے اور یہ قلعہ کی طرف کیا رفت کا آثار چوڑ کر آ
فت کی آثار سی یو اعرابی اور یقین سی کہ سی یو اکر کیا ہو ہی ہو تہ قلعہ
ایک مدت تک دارالخلافہ سلمان بادشاہ ہو نکا ہی باجی خاں سلطان

قطب الدین ایک اور سلطان شمس الدین التمش ہی سی قلعہ میں رہتی تھی جسے بجر
 سلطان حسنہ عیسوی میں جب سلطان جلال الدین فیروز خلجی فی کیدو کبڑی ہنس
 شہر آباد کیا تو یہ شہر پرانی دلی کی نام سی مشہور ہوا چنانچہ تاریخ کی کتابوں میں تاریخ حسنہ
 لکھا ہی کہ جب سلطان جلال الدین فیروز خلجی ہی کی رسید بے بیعت کی
 تو نئی شہر سی لا کر پرانی دلی میں اگلی بادشاہوں کی محکاہ میں تحت رہتا ہوا
 اوس زمانہ کی اگلی بادشاہوں کی تخت کا قصر سفید تھا جو راسی شہر کے قلعہ میں
 سلطان قطب الدین ایک فی بنایا تھا اس مہدی سی ثابت ہوا کہ تو
 تیموری میں جس قلعہ کو فتح کیا کہ لکھا ہی وہ یہی قلعہ ہے

غزنین دروازہ

اس قلعہ کی جانب غرب میں ایک بہت بڑا دروازہ تھا معلوم نہیں کہ جس
 پتھر کی قوت میں اوسکا کھنڈام تھا مگر مسلمانوں کے وقت میں اوسکو غزنی دروازہ
 کہتی تھی اس واسطی کہ غزنی کی فوج اسی دروازہ ہی اس قلعہ میں داخل ہوئی تھی
 دروازہ کی سوا اس قلعہ کی نو دروازہ اور تھے

قصر سفید

اسی قلعہ کے پتھر میں سلطان قطب الدین ایک فی انسی زمانہ بادشاہ میں
 جو شہر بجر مطابقت شروع ہی شروع ہوا تھا ایک محل بنا یا اور اوسکا
 قصر سفید نام رکھا اور یہ وہی قصر ہی حسین ملک خستیاں الدین پٹنہ میں

سعد الدین بہرام شاہ کا عین مبارک وقت ۶۳۹ھ مطابق ۱۲۴۱ء عیسوی میں
 اور اسی قصر میں سلطان ناصر الدین محمود بن شمس الدین التمش تخت پر بیٹھا
 اور اسی قصر میں سلطان ناصر الدین کو وقت میں ۶۵۱ھ مطابق ۱۲۵۹ء عیسوی میں
 بلا کو خان کا ایچی یا اور اسکی ملازمت کی وقت اتنا روبرو ہوا کہ خیمہ فلک
 ہی نہ لکھا ہوگا اور اسی قصر میں سلطان غیاث الدین ٹہلن تخت پر بیٹھا کہ اس
 اس قصر کا نشان نہیں پایا جاتا

لمبرہ کوشک لال

اس کوشک کو سلطان غیاث الدین ٹہلن فی انبی بادشاہ ہونی سی پہلی بنایا
 اور جب ہ بادشاہ ہوا تو اسی کوشک کی پاس قطعہ مرزغن بنایا تا پنج کی
 تاریخ مشتمہ کتابوں میں لکھا ہے کہ جب سلطان جلال الدین فیروز خلجی سی دی کی رئیس افریق ہو
 اور کیلو کھڑی میں سی لاکر پرانی دلی کی تحت پر بیٹھا تو بادشاہ وہاں سی لائیں
 آیا اور اس کے دروازہ پر سی یاد دہانہ امرانی عرض کیا کہ آپ سواری پر
 کیوں اوترتی ہیں سلطان نے کہا کہ یہ کوشک میری قاسطان غیاث الدین
 ٹہلن بنوایا ہوتا کہ اوسنے بادشاہ ہونی سی پہلی بنایا تھا مجھی لازم کہ جو
 اوسکا اوسن مانہ میں کرتا تھا اب ہی کروں اس تہبہ سی معلوم ہوا کہ یہ
 کوشک ۶۳۲ھ مطابق ۱۲۳۵ء عیسوی دس پانچ سو سال پہلے کا بنا ہوا ہے
 تاریخ مشتمہ مکر بادشاہ ہونی کی بعد ہی پیر بادشاہ اکثر انی کوشک میں تہا تھا اور اس
 دہا

اوسکو شکار کا شوق ہوا ہی ہیرات رہی سی سی کو شکست من سی سوار ہوتا تھا
 اور سلطان علاؤ الدین خلجی کو شکست بیری خانی سی سی کو شکست من تھا تاریخ فروری ۱۲۹۷ء
 اور سلطان غیاث الدین تغلق شاہ سی کو شکست من تخت ریٹھا تھا اس کو شکست تاریخ فروری ۱۲۹۷ء
 کی عمارت کی تفصیل کسی کتاب میں نظر نہیں پڑی کہ کس قطع کی عمارت ہے
 لیکن اب اس کو شکست نہیں ہا کہ سلطان جی کی درگاہ کی پاس لال محل کر کے
 جو عمارت مشہور ہے سی کو شکست من کا ایک کمرہ ہی یہ محل بہت خوش
 نر اس کے سبب کا بنا ہوا ہی ستون لگا کر دو منزلہ عمارت بنائی ہیں لیکن
 اب بہت خراب ہے اور دن دن اور خراب ہوتا جاتا ہے اس محل میں
 چند قبریں ہیں کئی ان میں اس سبب برشہ پڑا تھا کہ شاید یہ عمارت
 کو شکست لال ہو کر اب یہ شبہ نہیں ہا اور ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جب
 قبرستان بنا شروع ہوا تو رفتہ رفتہ لوگوں نے اس محل میں ہی کھدائی
 پڑا تھا قبریں بنادیں

قلعہ مزرعین

۱۲۹۷ء بعد کے جب سلطان غیاث الدین بلبن بادشاہ ہوا تو اوسنی سہ سحر طاب
 شجاع میں اوس کو شکست لال کی پاس ایک قلعہ بنا یا اور اس کا مزرعین نام
 رکھا کہ اب غیاث پور کر کے مشہور ہے اور سلطان المشایخ نظام الدین اولیا
 وہیں فرما رہی کہ ہا ہی کہ سلطان غیاث الدین بلبن کے عہد میں یہ قلعہ تیار کیا گیا

اس قلعہ میں جاہستہا تو وہاں نہی مکر تھی لیکن اس کا سبب معلوم نہوا
 کہ اس قلعہ کا نینہ نام کیون کہا اس واسطہ کہ مرغزن اور مرغزن کی معنی و فرج
 بین مکر مقام کی مناسب نہیں کچھ عجیب نہیں کہ بادشاہ فیہ نام نہر کا ہو
 ایک مدت بعد کسی سبب سے لوگوں نے اس نام سے مشہور کر دیا ہوا اور اس
 نام کا غیاث پوری ہو چکی اب مشہور ہے

الطال ضرورت
 پنجہ ہار

لمبر ۱ کیل کوکھری یا قصر معری

اس قلعہ کو سلطان مغز الدین کیتا دنی شہنشاہ جرجی مطاق شیع من بنایا
 اور کیل کوکھری کا تو کانا نام تھا چنانچہ اب بھی ہا یوں کا مقبرہ اسی قلعہ کی زمین
 میں ہی اقلعہ کا کچھ نشان نہیں ہا سلطان جلال الدین فیروز جرجی اسی قلعہ میں تھا
 اور بن بنی عمارتون کو بنایا تھا تاریخ کی کتاب میں اس قلعہ کا قصر معری ہے
 نام لکھا ہے اور حضرت میر حسن کو اسی قلعہ کی تعریف قران السعدین
 لکھی ہے شجر قضر کو ہم کہ ہشتی فراخ، روفہ طوبی در اور شاخ
 کو شک لال نا شہر

امین الکبریٰ خلاصہ التواریخ
 و تاریخ فرشتہ

تاریخ فرشتہ

۱۸۱۱ء کو شک لال ہی سلطان جلال الدین فیروز جرجی کا بنایا ہوا اور حال اسکا
 یوں ہے کہ جب سلطان جلال الدین فیروز جرجی بادشاہ ہوا اور ۱۸۱۱ء میں جرجی
 شہر ۱۸۱۱ء میں تخت پر بیٹا شہر کی ریسون کی طرف سے مطمئن تھا ہوا
 کیل کوکھری میں رہنا اختیار کیا اور جو اسکی تمام عمارتیں تھیں انکو پورا
 اور

تاریخ فرشتہ

اور خود دریا کی کنارہ را ایک باغ اور ایک مصالح اور تپری و ایک مسجد
 اور بازار بنا کر شہر آباد کیا اور نیا شہر اور سکنا نام رکھا اور جب دلی ویران ہو
 لگی تو یہ شہر نئی دلی کی نام سے شہر ہو گیا اسی شہر میں یہ کو شکٹ ال بھی تھا
 چنانچہ یہ خسرو نے اس کو شکٹ کی بھی تعریف کی ہی اور یہ مت اسی
 کی ہی عمر شہاد شہر تو کردی حصار کے بلکہ کہ رفت از نگر ہاتھا و قمر سنا
کو شکٹ سبز

اسی کو شکٹ کی پسر اسی بادشاہ نے ایک اور محل بنایا تھا جسکو کو شکٹ سبز
 کہتی تھی جب اس بادشاہ کو ملک علاؤ الدین عرف سلطان علاؤ الدین حسن علی
 کرم مانکیو کرطیف و غاسی بلا کر لنگا کی کنارہ پرستی میں سی اور ترقی و ت
 مار دالا تو اسکا میا شہزادہ قد خان عرف رکن الدین براہیم شاہ اسی
 کو شکٹ میں تخت پر بیٹھا ان دنوں کو سکون کا نشان اب نہیں پایا جاتا تاریخ دہشتہ
 بالکل ٹوٹ کر برابر ہو گئی ہین

المبر ۹ دہلی علانی قلعہ علانی کو شکٹ سبز

یہ قلعہ سلطان علاؤ الدین حسن علی کا بنایا ہوا ہے اسکا حال میں ہی سنہ ۱۱۷۱ء تاخ و شہزادہ علی
 سلطان تختیج من اس بادشاہ نے قلعہ چتوڑ پر چڑھائی کی اور بہت سی فوج
 جانب ملکان متبعہ و نکل پر بھی طرعی نو مان یعنی مغلوں نے دلی کو خالی
 سمجھ کر ایک لاکھ بیس ہزار سوار سی دلی کو ان گہرے تباہی آخر کو بہت لرزائی تھی

تاریخ فروری شاہی صفحہ ۱۸
 بادشاہ کی فتح ہوئی ویسے بعد بادشاہ نے اس قلعہ کو بنایا اور یہی تھا
 کہ ایک گاؤں تھا اس سبب اسکو قلعہ سیری ہی کہتی ہیں اور شاہ
 کی وقت میں یہ قلعہ کو شکست سیری کر کر مشہور تھا اس قلعہ کو بادشاہ
 دیوار میں تہوں کی دیوار چنی اور تہوں اور انتہائی تہیں مضبوطی سے
 بنائی تھیں اور اس قلعہ کی سات دروازہ نکالی تھیں، سنو بہ قلعہ بن چکا تھا
 کہ دوبارہ مغلوں سے لڑائی ہوئی اور آٹھ ہزار مغلوں کا شکست کر اس قلعہ کے
 دیوار میں تہوں کی جگہ چن دیا تھا اگرچہ قلعہ بالکل منہدم ہو گیا ہے
 مگر قطب صاحب کو جاتی بیوی بائیں ہاتھ کو کچھ کچھ نشان پایا جا رہی ہے
 مطابق شائع کی شہر نشاندہی اس شہر کو ویران کر کرنا شہر قدیم شہر کی پس
 یعنی اندر پت کی ماس یا کی کنارہ آباد کیا اور اس جگہ ایک نو نام شہر آباد
 آباد ہے

قصر ہرستون

تاریخ فروری شاہی صفحہ ۱۹
 اسی زمین اسی قلعہ کی اندر بادشاہ نے ایک محل بنایا تھا اور اس میں ہرستون
 لگائی تھی اس سبب اسکو قصر ہرستون کہتی ہیں جس زمانہ میں بادشاہ
 اور کنگ وغیرہ مغلوں سے لڑائی ہوئی تو بہت سی مغل بندہ فی ہن کر رہے تھے
 آئی اور بادشاہ نے اسی قصر کی روبرو ہاتھوں کی پاؤں ملی اور کنگوں کو
 اور انکی سرکات کر قلعہ کی دروازہ آگے بہت بڑا ڈھیر لکھا یا کہ صد سال

اوسکا نشان باقی تھا اور جب راجہ بلال دیو والی کرناٹک پر فتح ہوئی اور پٹنہ
 اور خواجہ حاجی شمسہ جبری مطابق شمس کی وہاں کی فتوحات لیکر آئی تو
 تین سو بارہ ماہی قبیل ہزار کہوڑی اور چیانوین من سونا اور سونی اور موٹی
 اور جواہرات کی صد ہا صندوق اسی قصر میں بادشاہ کی پیش کش کی گئی
 تھی اور جب سلطان غیاث الدین تغلق شاہ عرف غازی الملک فی فاضل الدین تاریخ فرشتہ
 خسرو شاہ پر فتح پائی تو اسی قصر میں آیا اور تعزیت سلطان قطب الدین
 اور اوسکے بھائیوں کی

لمبرا تعلق آباد

جبکہ نوبت سلطنت کی سلطان غیاث الدین تغلق شاہ نکست پہونچی اوسنے این لکبری تاریخ فرشتہ
 شمسہ جبری مطابق شمس کی قلعہ اور شہر تعلق آباد بنا کر شروع کیا اور طبع
 طرح کی عمارتوں سے مرستہ کیا جس زمانہ میں کہ خبر فتح ہوئی ملک تلنگ
 اور نکل المعروف سلطان پور بادشاہ کو پہونچی ہی یعنی شمسہ جبری مطابق شمس
 میں تو بہت قلعہ اور شہر بالکل تیار ہو چکا تھا اور اس خبر کی خوشی میں دی اور تاریخ فرشتہ
 قلعہ اور شہر تعلق آباد میں بہت دھوم مچی وشنی ہوئی تھی بہت قلعہ ہمار
 واقع ہی اور تہا یہ استحکم اور بہت نفیس بنا تھا عمارت اسکی بالکل نئے
 اور سنگ خا اسی بنائی تھی لیکن اب بالکل خراب اور دوران کچھ خراب
 فیصل قلعہ کی پوٹی ہوئی قائم ہی مگر اندر کی مکانات بالکل ٹوٹ گئی ہیں

کہ نام و نشان کت نہیں ہا بجز گڑھوں و تیر و نکی ڈھیر کی اور کچھ نہیں معلوم
 قلعہ کی چون چمن ایک بت بلند مکان خاص بادشاہ کی سیر کا تھا اور کو
 جہاں ناگہتی تھی ہیستلہ اور شہر سطح پر لگا کر نایابی کہ سارا شہر اور شہر
 قلعہ معلوم ہوتا اور خیال کیا جاتا ہی کہ اتنا بڑا قلعہ اور کوئی ہوگا مشہور
 کہ اس قلعہ اور شہر کی چمن کوٹ اور باؤن و وارہ میں اور کچھ نہیں
 کہ ایسا ہی ہو کر سب تختہ ہو جائے سکانات اور دیوار و ہم شمار نہ ہو
 ہیستلہ شہر شاہجہاں آباد جی ب جنوب چہ کو یکے فاصلہ پر چہ ہر

بلکہ والی کی عمارتیں واقع ہے
 لمبر اول آبادی محمد آباد و عمارتیں ہوں

جبکہ سلطان محمد تغلقشہ عرف فخر الدین حج ناغیاٹ الدین تغلقشہ کا بیٹا بادشاہ
 اوسنی ۱۲۱۰ ہجری ۱۷۹۵ عیسویں قلعہ تعلق آباد کی ماس آبادی

امین لکری

یا عادل آباد و سکانات رکھا اور ہزارستون سکندر مرمر اس میں لکھا
 اس سبب عمارت ہزارستون ہی کہتی تھی اور جو کہ اس بادشاہ فی انیا
 سلطان محمد عادل تغلقشہ رکھا تھا اس سبب محمد آباد و عادل آباد ہی
 کہتی تھی ہیستلہ ہی ایک چوٹی سی بلند پہاڑی پر واقع خیال کیا معلوم ہوتا
 کہ یہ مکان صرف بطور سیرگاہ کی بنایا تھا کیونکہ قلعہ تعلق آباد کی جانب
 پہاڑوں کی چمن ایک میدان ہی کہ اوس میں ہمیشہ پانی رہتا تھا اس بادشاہ
 پانی

پانی کی سیر کو جانب خوب چوٹی سی ہاڑی پر کہ عین اوس پانی کی کنار
 واقع تھی یہ قلعہ بنایا اور تخت تعلق آباد کی دروازہ آست تھے دروازہ
 ایک بل بنایا اور جانب غرب اوس میدان کی مقبرہ تعلق بنا دیا یہی رو
 دروازہ اور قلعہ کی دروازہ میں ہی بل بنا دیا یہی اور آگ قلعہ کی دیوار
 شمالی شہر بہ آب عمارت ہزار ستون بنائی تھی اور سنگ کی ستون
 لکائی تھی اگر کچھ قلعہ کی سب عمارت ٹوٹ گئی ہی اور اوس عمارت ہزار ستون
 ہی نام و نشان نہیں ہا الامنی جو اس قلعہ کو دیکھا تو بظہر قطع اور وضع تعمیر
 مکانات کی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ عمارت ہزار ستون کی مشرف بات
 اس قطع کی بنی ہوئی تھی جس قطع پر کہ بارہ دری بنا سکا دستور نہیں
 کہہ شک نہیں معلوم ہوتا کہ وہ عمارت دو منزلی تھی بلکہ اگر س منزلی ہو
 تو بھی کہ عجیب نہیں اوس زمانہ کی مورخوں نے اس قلعہ کی تعمیر کی تاریخ
 فادخلو ہا کہی تھی بعضوں کو یہ شبہ ہے کہ یہ وہی محل ہی ہے جس کی ہستیا
 سب سلطان غیاث الدین تغلق شاہ مراہتاہ مات بالکل غلط ہی ہو چکا
 تین دہائی عرصہ میں اس بادشاہ نے ۱۲۱۲ھ ہجری مطابق ۱۸۱۲ء عیسوی میں وضع
 افغان پور کے قرب اپنی زمانہ ولیعہدی میں بنا یا تھا کہ وہ کہا نا کہا تھی
 وقت سبب بودانی کی یا بجلی کی وجہ سے سلطان غیاث الدین تغلق شاہ
 گر پڑا تھا اور یہ قلعہ وہ جو اس بادشاہ نے اپنی تخت پر بیٹھی کی بعد بنایا

لمبر ۱۲ جہان پناہ

جگہ شہر بھری مطابق شمع کی سلطان محمد تغلق شاہ عادل آباد کی بنانی سی
 تاریخ نوشتہ فارغ ہوا تو اوسنی قلعہ علائی سی تلعہ راہ تپور اکت جو سلطان جلال الدین
 نور محمد فیروز بلی کی وقت پرانی دلی کی نام سی شہر تہا دو دیوارین شہر پناہ کی طور
 کیچیدین تہین ایک را اون دیوار و نکا اسی قلعہ علائی یا کوشک سی
 فوجات فوج ملا دیا تھا اور دوسرا قلعہ راہ تپور سی اور اوکھا نام جہان پناہ رکھا
 اور تہہ منوں تلعہ یعنی قلعہ راہ تپور یا دہلی کہنہ اور تلعہ علائی یا کوشک
 نور محمد اور جہان پناہ ملکر ایک قلعہ ہو گیا تھا اور منوں قلعوں کے میں وارہ تہہ
 تیرہ توجہان پناہ کی سات توجہوب کی طرف مایل شرق و رچہ شمال
 مایل غرب اور تلعہ علائی یا کوشک سیری کی سات دروازہ تہی چار تو
 باہر کی طرف کھلتی تہی اور تین جہان پناہ کی شہر کی اندر کھلتی تہی اور تلعہ راہ تپور
 یا دہلی کہنہ کی دس وارہ تہی کچھ تو باہر کی طرف کھلتی تہی اور کچھ جہان پناہ
 شہر کی اندر کھلتی تہی اور یہ بہت بڑا شہر آباد ہو گیا تھا شہر شہر بھری مطابق شمع
 کی شیر شاہ کی وقت میں یران ہوا

کوشک بھی منڈل یا مدیع منزل

انبار الاخبار یہ عمارت در حقیقت ایک برج ہی تلعہ جہان پناہ کا کمر اس برج کو محمد
 تغلق شاہ نے بہت نفیس و لطیف بنایا تھا برج کی اوپر چار دروازہ نکا بکراہ سی

دیوار و عین چرخ چارستہ ہی اوسکے اور اکیلی زمانہ میں سنگین بہشتنا
بارہ درہی تھی کمراب مالکل ٹوٹ گئی تھی اس برج پر مہرہ عرض شکرلی
جانی ہی سلطان سکندر رودہی کو وقت میں شیخ حسن طاہری برج من ہارکی
اس برج کی پاس چمن قبرستان ہی ہاؤنکا اور اوکئی اولاد کا ہی قلعہ سہر
مطابق تشیع کی انکا انتقال ہوا تھا اور شیخ ضیاء الدین خلیفہ شیخ شہاب الدین

سہروردی رح کا ہی سبکی پاس مرا ہے
لمبر ۱۳ کو شک فیروز شاہ کوئلہ فیروز شاہ

جبکہ نوبت سلطنت کی فیروز شاہ مکت پہنچی اوسنے شہر پجری مطابق شہر پجری
کی دریا کی کنارہ سہرحہ موضع کا دین میں اس کو شک کو بنا یا اور اوسکے
متصل شہر بسایا اور اس کو سٹک میں تین نقبیں بنائیں تھیں کہ انی محل کی عورتوں
سمت سوار نون براؤمن چلی جاتی تھی ایک نقب دریا کی طرف تھی پانچ ہزار
لہو ایک جہان کی طرف تھی دو کوس لبنی اور ایک پرانی دلی کی طرف تھی
پانچ کوس لبنی اور واضح ہو کہ پرانی دلی سی قلعہ اور شہر راہی تہور امرادیہ
کہوئلہ تیسری نقب اسی جانب کو ہی اور بڑی ہی دمی بنان کرتی تھیں کہ
نقب شیخ منہرل اور حوض خاص مکت جاتی تھی راجہ اشوکا کی لاٹھہ جکا حال
تیسری تاب میں اوکا موضع نوہرہ پر کنہ سورہ ضلع خضر آباد سی لاہر
فیروز شاہ نے اسی کو شک میں کبریٰ کری ہی

شہر فیروز آباد

اسی بادشاہ فیاضی سن میں پرانی دہلی کی پستی رُنی فاصلہ پر اس قصبہ سی ملایا
 ایک شہر آباد کرنا شروع کیا اور رفتہ رفتہ یہ شہر بہت بڑا اور نہایت آباد ہو گیا
 قصبہ اس شہر کا پانچ کوس طویل لانی تھا اب جو یہ شہر شاہجہان آباد ہی میں سی ہی
 ترکمان دروازہ کا سارا تہانہ اور بلبل خانہ کا سارا محلہ جہان سلطان خیر کی
 قبر ہی اور بھولا پٹری کا تہانہ یہ سب فیروز آباد کی شہر میں داخل ہی اور یہی کامیج
 جواب شہر شاہجہان آباد کی چار دیواری کی اندر واقع ہی اوسی شہر میں کی
 ایک مسجد ہی غرضکہ اس شہر میں قصبہ اندمتہ اور سرائی ملک یار پران اور
 سرائی شیخ ابو بکر طوسی اور زمین موضع کا دین اور زمین کیتھوارہ اور زمین
 لڑات اور زمین اندھولی اور زمین سرائی ملکہ اور زمین مقبرہ سلطان
 مینی بلبل خانہ اور زمین پٹری یعنی بھولا پٹری اور زمین نزولہ اور زمین
 سلطانپور وغیرہ اٹھارہ کانوٹی شہر کی آبادی میں آگئی ہی اور ہر طرح کی خیر اور
 ہر محلہ میں جانیکو کرایہ کی سواری میان ملتی ہی اتنا بڑا یہ شہر تھا کہ جب عموماً
 میان آیا تو اوسنے شہر کی دروازی کی باہر خمیہ کھڑی کئی تو وہاں سے
 حوض خاص جہان فیروز شاہ قبر ہی قریب بہاراجہ مان سنگھ کی گولہ پڑی کھدے
 کی نی ایک محل بنایا تھا اور بادل گراوسکا نام رکھا تھا اوس محلہ کا نام
 ایک تیل بنا ہوا تھا کہ مدت سی ہندو اوسکو پوچھتی ہی سلطان ابراہیم لودھی
 اسکا

تاریخ نوین
 قصبہ فیروز آباد

ظفر نامہ خجورہ
 شیخ علی بڑو

۲۵
 اور مکھوتج کیا تو اوس مل کو وہاںسی لاکر اس شہر کی بغدادی وازہ پر کھایا تا تاریخ فرشتہ
 اور اکبر کو قبعت ہنیل موجود تھا
 لمبر ۱۲ کوشک جہان نیا کو شکسکار

اسی بادشاہ فی انہی علمرون کی سات شہر فیروز آباد سی من کو کے
 فاصلہ پر ایک اور محل بنایا تھا اور اوسکا نام جہان نیا رکھا تھا اور اوتھے
 پاس ہاڑو کھاپانی پر کوئی کو ایک بندہ تختہ بنایا تھا کہ اوسکی یوارن کہنیں
 اب ہی موجود ہیں عمارت و حقیقت شکار گاہ ہی اور کوشک فیروز آباد
 اس عمارت تک ایک نقب بنائی تھی دو کوس کی لمبی کہ اوسمین سوار
 محل کی عورتون سمیت چلا جاتا تھا رفتہ رفتہ اس کوشک کی پہنچ
 اکثر امرانی مکانات بنائی تھی اور بیان ہی ایک بہت بڑی آبادی ہو
 تھی اور بد شہر سا کہ کیا تھا جب تھوڑا اول اول لونی کی جانب سی لہیں
 یعنی شہر جہی مطابق شائع تو اسی کوشک کی مقابل لشکر اور تہا راستہ
 اشوکالی دوسری لاٹھ سکا ذکر تیر باب من اوکھا نون میر تہ من
 را کر فیروز شاہ فی اسی کوشک من کہتری کی تھی اگرچہ یہ کوشک بالکل تو
 کیا ہی مگر ایک کا نمونہ باقی ہے

لمبر ۱۵ خضر آباد

دنی سی سید تیمور کی جانی کی بعد خضر خان ایات اعلی بادشاہ ہوا

۲۶
اوسنی ۸۲۱ء ہجری مطابق ۱۷۱۵ء دریا کی کنارہ ایک شہر بسایا اور کٹکانٹ
مکرب اس قلعہ کا پتا نہیں معلوم ہوتا کچھ عجیب نہیں کہ موضع خضر آباد جو
اس زمانہ میں مشہور رہی وہی شہر خضر آباد آباد ہو مگر یہ بات مشہور رہی کسی
تاریخ کی کتاب میں اس کا پتا نہیں ملا
لمبر ۱۶ مبارک آباد

تاریخ نوشتہ: سید سلطان مبارک شاہ خضر خان بات اعلیٰ کا مٹیا بادشاہ ہوا اوسنے ہجری ۸۸۵ء
مطابق ۱۴۸۳ء کی ایک قلعہ اور شہر بنانا شروع کیا اور مبارک آباد کو نام کیا
اور اس قلعہ کی عمارت دیکھنی کو خود بادشاہ جایا کر مٹیا ہنوز عمارت تمام
ہونی نہیں پائی تھی کہ مرانی مخالفت کر کے اسی قلعہ میں بادشاہ کو مار دیا
اور محمد شاہ کو تخت پر بٹھایا عوام الناس اس قلعہ کو وہاں جانتی تھیں اس
بادشاہ کا سترہ ہفتہ جنگ کی سترہ کی سانس ہی خانہ وہ گناوہی ساک لو
کوٹہ کر کر شہر سے لیکن پڑی اسی میں تاریخ کی کتابوں پر غور کرنی ہی معلوم ہو
کہ یہ افواہ غلط ہی کیونکہ اوس بادشاہ نے یہ شہر اور قلعہ دریا کنارہ پر
بسایا تھا اور اوس زمانہ میں یہ مبارک پور کوٹہ کی بجائے گرنہین ہتھاتا
کیونکہ اوس ہی کے ایک پسر تین سو دو دہین بلکہ ہاری دیکھتے تھے
اور قلعہ دریا کنارہ پر اور مقام پر جو جہان کہ اب موضع مبارک پور ہے
موجود ہی تو کچھ عجیب نہیں بلکہ یہ بات ٹھیک معلوم ہوتی ہے

دہلی شیر شاہ

لمبر ۱۰
 شیر شاہ دہلی کا بادشاہ ہوا اور سکونہی نیا شہر آباد کرنی کی ہوس ہو کر
 اور اوسنی دہلی علاقے اور کوشا سیری کو ویران کر کر اندرت کی پاس یا کی کیا
 ۱۲۹۹ء چھری مطابقت سے من ایک شہر آباد کیا کہ وہ شیر شاہ کی دہلی شہر ہی ہے
 متصل کوئلہ فروز شاہ آباد ہوا تھا بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہمایون بادشاہ
 جو شہر آباد کرنا شروع کیا تھا وہ جب ترنگی جو اوسکی سلطنت میں واقع ہوا
 ہونی ہی گیا تھا اوس شہر کو شیر شاہ فی اسر نو آباد کیا ہو کیونکہ اوس
 دکنی ہی ثابت ہوتا ہے کہ اوس جگہ کو فی اوزیسی جگہ نہیں ہی کہ ہمالیوں کے
 کی سوا اور کوئی شہر آباد ہوا ہو

تاریخ شیخ عبدالحق
 و مرآت

کابل دروازہ دہلی شیر شاہ

برجیس شہر کا اب کچھ نشان نہیں ہا کہ شہر شاہجان آباد کی دہلی دروازہ
 میں اسے کار کی متصل ایک بہت بصورت دروازہ قائم ہی ہے دروازہ شیر شاہ
 کی دہلی کا ہی اور اس دروازہ کی بل کو راہ جاتی ہی سواطلی ہی دروازہ کہتی ہے
 یہ دروازہ چونہ اور تہی بہت خوبصورت بنا ہوا ہی اور دروازہ پر حجرہ
 نشین بہت خوبصورتی بنائی ہیں اور کاسہ دروازہ کی ساری نشانی
 کی ہی اس سبب سے عوام میں لال دروازہ کی نام ہی شہور ہے
 لمبر ۱۱ . سلیم کدہ یا نور گدہ

مرات ^{۱۵۳۴} اس قلعہ کو اسلام شاہ بن شہ شاہ فی ۹۵۳ ہجری مطابق ۱۵۳۴ء سی پانچ برس کی
مدت میں چلا لاکہ روپے بیچ کر کر بنا یا لیکن صرف چار دیواری بنی پانی
کہ اسلام شاہ مر کیا اور قلعہ یوں ہی کہ کیا جلال الدین اکبر بادشاہ کے
نور جہان کی مدینہ مرقضی ان اکبری فی آئین کچھ کائنات بنائی تھی یہ قلعہ ایک قلعہ
شاہجہان کی شمال مشرقی کو دریا کی کنارہ پر موجود اور جسکے نور الدین جہانگیر
بادشاہ فی اس قلعہ کی دروازہ کی اکی چل سکتا ہو سکتے نورنگہ کی نام سے ہو

لمبر ۱۹ قلعہ شاہجہان

زہی قلعہ کا مذہب امن و یک نہ اردی بہت ست فی کل یہ
شہاب الدین محمد شاہجہان فی ایک ست کت اکبر آباد کو دار خلافت رکھا
جلوی مطابق ۱۵۳۹ ہجری موفی ۱۵۴۱ء مکتشبی اور ۱۵۴۱ء کی دین میں ہی حکیم
اور اسی سال بارہویں فی الحجہ کو دریا کی کنارہ پر سلیم گدہ کی پس قلعہ بنایا
اوستاد حامد اور استاد احمد معمار جو انی فن میں یکساں ہی اس قلعہ کو بنوائے
مگر اس کا مل لہلہ سی کہ دیوان عام میں تشکیل تخت کی جی ایک مرقع نصیب
کا جو فیصل اثنی کی مصور آفریس کی گانی کا کھچا تھا پتھر کی چھکائی بنا
جسکا حال اسکی تمام پر بیان ہو گا یقین ہی کہ کوئی نہ کوئی یورڈن کی
ملک بھی اس قلعہ کی بنائی میں شریک تھا پہلی پہلے ت خان اس قلعہ
اتہام ملا اور پانچ مہینہ دو دین اسکی اتہام سی قلعہ کی بنیادین کہیں

شاہجہان نامہ
ومرات اوقاف

کچھ مصالحہ جمع ہوا اور کہیں کہیں سی مناد اونچی ہی ہو آئی اتنی منعت خان
 ٹہٹھ کی صوبہ داری پر مامور ہوا اور قلعہ اہتام اللہ وردی ن کو سپرد
 دو برس ایک مہینہ گیارہ دین اور اسکے اہتام سی قلعہ کی چاروں طرف
 دیوار بارہ بارہ گراونچی ہو گئی ہر اسکا اہتام مکرست خان کی سپرد ہوا
 اور بیسویں سال جلوس میں اور اسکے اہتام سی بن کھاکل ت تعمیر قریب
 نو برس کی ہوئی چوبیسویں صبح الاول اسے جدوسی مطابق شنبہ بھری ہوئی
 بادشاہ فی اس قلعہ میں بہلا جلوس کیا سیرسی پاؤن بت یہ قلعہ نیک
 کا بنا ہوا ہی اور ہر ایک مقام پر کنگوری اور مرغولین بہت انجھوری سی لی
 اس قلعہ کو بہت پہل بنایا ہی طول اسکا ہزار گز اور عرض تھ سو گز کا ہی سک
 کل زمین چھ لاکھ گز ہوئی حساب سی یہ قلعہ اکبر آباد کی قلعہ سی و گنا ہی
 فیصل اس قلعہ کی پس گراونچی ہی اور گیارہ گز گہری بنیادی ہو اور اسکا آثار
 بنیادی سپدرہ گز اور اوپری دس گز کا ہی اس قلعہ کی جانب شرقی منہ ہے
 باقی تینوں طرف خندق جسکا محیط تین ہزار چھ سو گز کا ہی پس گز چوڑی ہو
 لہری کیو دگرختہ بنادی ہی کہ نہر کی پانی سی نرات لبر نہری سی ہی اس
 نی میں کس لاکھ روپیہ خرچ ہوئی اور بعضی گناؤں میں لکھا ہی کہ سو لاکھ روپیہ
 خرچ ہوئی میں کس لاکھ قلعہ کی بنی اور کس لاکھ قلعہ کی مذر کی گناؤں
 دلی دروازہ لاہورید دروازہ

دو دروازہ اس قلعہ کی بہت بڑی مین ایک جنوبی دروازہ جو دلی دروازہ کے
 نام سے مشہور ہے اور دوسرا غلی دروازہ جولاہور دیر دروازہ کی نام سے مشہور
 یہ دونوں دروازہ بہت خوبصورت بنی ہوئی ہیں اور دروازوں پر دروازے
 بہت خوشنما بنائی ہیں لاہور دیر دروازہ قلعہ دار صاحب تہی مین سہور
 کہ ان دروازوں کی الگ کچھ اوثنتی اور قلعہ مین کچھ کچھ اور حلی خانی
 اور نکات عالمگیر کی عہد مین ان دونوں دروازوں کی کچھ بنائی گئی ہیں
 ان دونوں دروازوں کی الگ خندق پر تختہ تہا ۱۲ بجری مطابق شمسین
 تختہ کی جگہ پختہ بنائی ہیں اور دونوں پر پختہ کتبہ لکھا ہے
 ہو الغنی

۱۱۔ عیوی در عہدہ حمایہ
 محمد اکبر شاہ غازی صاحب قرآن ثانی بہ تمام دلاور الدولہ پرت بفرست
 بہادر دلیر جنگ پل فطین نزل تعمیر یافت
 چہنہ لاہور دیر دروازہ

یہ چہنہ ہی بہت خوب بنا ہوا ہے لہذا اس چہنہ کا بہت اونچا ہے اور یہ بہت چوڑا
 لہذا ہی اور اس مین بہت کاری بہت خوب کی ہے اور دونوں طرف دروازوں کا
 بنی ہوئی ہیں اور مین ایک چوک ہے اور اس کی چٹ روشنی کی گئی ہے
 ہوی ہے یہ چہنہ بازار شمسین کی نام سے ہی مشہور ہوا ہے ان دروازوں کے
 مرنانہ

اس محلہ کی دو دروازہ اور چوٹی چوٹی اور دو کنہریان اور کسریں بچ
اونہن سی سات برج دور اور جو دہشمن نہیں

نقارخانہ یا ہتیا بول

دیوان عام میں جانکا جو دروازہ ہی ہوتا تھا خانہ کھلا تا بھی دروازہ ہی بند
نہر کا بہت خوبصورت بنا ہوا اور اوپر کانات اور ایک رڈ والا
دونوں طرف کھلا بنا ہوا اسی لان میں بادشاہی تخت بھی تھا اور سیڑھی
تو خانہ مشہور اس دروازہ کی اگی پھر کی دو ہاتی اتنی ہی بڑی تھیں کہ چڑھ
جاتی ہوتا تھی جاتی تھی اور اسی سبب اسکو ہتیا بول ہی کہتی تھی تو کتب
خانہ کی عہد میں وہ ہاتی توڑی گئی اس دروازہ کی اگی دو سو گز کا لبا اور سو
چالیس گز کا چوراء کوک ہی اور پھر بہت خوبصورت حوض ہی تھا اور حوض
بہت خوشنما بازار ہی اور اوسکی چمن نہر ہی جی رہی اس دروازہ کی اندر
سواہی شہزادوں کی اور کوئی سواری پر نہیں جا سکتا اسی مقام پر سیڑھی تھی

دیوان عام

یہ مکان ہی بہت نامی ہے اور بہت خوشنما بنا ہوا ہے جب کہ بیابان
ہوتا تھا تو اوس میں بادشاہ جلوس کرتی تھی اوس میں تین جہ کی مکان ہیں کہ

اوسکی تفصیل ہم بیان کرتی ہیں
نشین ظل الہی یا سیکین

اس مکان کی چون چمن شرتی دیواری ملا ہوا سنگ مرمر کا تخت ہی جاگزا
 مربع اور اوس پر چار ستون لگا کر بجلہ کی طور پر اوسکی چت بنائی ہی اور
 آدمی کی قدی ایک کرسی ہی ہی اوسکی چپ ایک قیاس ہی سنگ مرمر کا بنا ہوا
 سات گر لہنا اور ڈھائی گز کا چوڑا اوس پر ہر قسم کی چرند و پرند کی تصویر
 عجیب رنگین تھرون کی بنی ہوئی تھیں اور زمین ایک آدمی کی تصویر
 دو تارہ بجا کر گھر رہا ہی ملک اتلی میں جو فرنگستان میں واقع ہی آریوس
 کلاؤنت کی کہانی یون مشہور ہی کہ وہ علم موسیقی میں اپنا نظیر نہیں کہتا تھا
 اور ایسا خوش آواز تھا کہ جب کانی بیٹھا تو حیرت اور حیرت اور حیرت اور حیرت
 مست ہو جاتی تھی اور اوسکے گرد آ بیٹھے اوسی ملک میں رفیل ایک مصو
 کہ تصویر کھینچی میں اپنا مثل نہیں کہتا تھا اوس مصور فی آریوس کے کانی کی جو
 کہانی مشہور تھی اوسکے مطابق اپنی خیال سی ایک موقع کہنیا تھا اور حیرت
 پرند اوسکے گرد کانا سنے کو مہیسی ہوئی بنائی تھی یہ مصو شائع میں مر
 کربہ موقع اوسکا بنا یا ہوا ملک اتلی اور ولایت فرنگستان میں بہت مروج او
 نہایت مشہور ہی اور اسکا اوسکی نقلیں موجود ہیں ہی موقع اس طاق میں
 کی بچکار یہیں کہو دای سپہ تصویر اوسی آریوس کی ہی اور جو کہ اس موقع
 سواہی فرنگستان کی اور کہیں واج نہیں تھا اس سب سے یقین تھا ہی کہ
 اس شاعر کی بنائی میں کوئی نہ کوئی انگریز اتلی کی فلک کا شکر تھا اس سب سے

بعلین و ازو ہی اور اندر سی ہی انکار ستہ ہی بادشاہ اس تخت پر دربار عام
کی دن اجلاس کرتی تھی اس تخت کی الی ایک تخت تک مرمکاجا ہوا
امرا میں سی جس کی کو عرض کرنا ہوتا تھا اس تخت پر چڑھ کر بادشاہ سے
عرض کرتا تھا یہ تخت اتنا اونچا ہی کہ اس تخت کی چڑھنے پر ہی آدمی کا تخت
مک پہونچتا ہی

دالان دربار

اس تخت کی الی تہ کہا دالان دالان ہی سرشتہ گر کا لبا اور جو میں
چوڑا ہر ایک دالان کی نو نو دہین ہر ہر دالان میں سبک سنج کی ستون لگا کر
میں اور اوپر بہت خوبصورت محرابیں بنائی ہیں اور اوپر سفیدی کتبہ
سنہری نقاشی کی ہی باہر کی دالان میں سج کی درجہ کر سک مرمک
کتبہ لکھایا ہی اور اوپر سنہری کلیان بہت خوشنما کلمین تھیں
اون کلیون میں سی ایک سی باقی نہیں ہیں دالان امرا اور وزیر اور کلا
حسب مرتبہ کبری رہتی کا تھا

گلال بارے

یہ دربار کا دالان حقیقت ایک چوڑا پرنایا ہوا ہی جسکا ایک سو گر کا
طول اور ساتھ گر کا عرض ہی اس چوڑا کی چھین ہے دالان ہی اور ماتی
چوڑا ابوسکتے تین طرف باقی ہی اس چوڑا کی گرد قد آہم سنگ

جائیکا دروازہ ہے

خاص محل باہو رکھ محل

حاصل محل جنوڑاں مل کے
یہ محل گمات خاص کی رہی کا پتہ نہ تھا کہ کہا والاں ہی تین میں کز کا لنبہا اور
پچھی ایک اور درجہ ہی سولہ کز کا لنبہا اور اٹھ کز کا چوڑا یہ عمارت اجاڑ دیت
بالکل سنک مرمر کی ہی اور اوس سے اور بہت سچہ سفیدی کر کر بہت اچھی
کی ہی اس محل میں ایک نہری نری سنک مرمر کی تین کز چوڑی اور سنک مرمر

ایک حوض ہی کہ اس حوض سی نہر ہو کر چا کر طرح صحن میں گرتی ہی اور صحن میں
سسترہ کرمربع کا باغچہ تھا اور اوسیکے چھین پس کز کی قطر کا ہشت پہل حوض تھا
اور او میں چس فوار گئی مانہ میں جوت تی تہی

امتیاز محل یا ٹرانک محل

یہ محل دیوان عام کی پشت پر واقع ہی اور تہا بڑا اور کوئی محل نہیں صحن اسکا
نہایت وسیع تھا کہ او میں نہر چاری تہیں فوارہ جوتی تہی باغ لکا ہوا
اب سب بر باد ہو گیا اور اس صحن دکشا میں سریل سریل مکان بن گئی تہیں
اگلی زمانہ میں اس محل کی صحن میں ایک حوض تہا چش کز سی ایلنئس کزین
اور باغ فوارہ او میں جوتی تہی اور ایک نہر تہی کہ او میں چس فوارہ لگی ہوئی تہی
اور باغچہ تہا اکیسوات کر کا لبا اور اکیسواں نہر کر کا چور اور او کے گرد سنک
سرخ کا مچر لکا ہوا تھا اور او سپرد و ہڑر سنہری کلیان لگی ہوئی تہیں اور
طرف اس صحن کی سترہ کز کی عرض سی مکان دکشا اور او اسکا دریا ہی تہی
اور جانب غرب میں مشرف بدریا اور یا میں باغ تہا چہرہ اسکا باہر یون ہی کہ
کری لیکر ایک چوڑہ بنایا ہی اور او کے فحی دو تہ خانہ میں بہت خوب او
اوس چوڑہ پر گویا چہرہ تہا والا بنایا سی شتاون کر کا لبا اور پس کز کا چور
پچ کی درگی کی صحن کھیرف ایک حوض ہی سنک ممر کا بہت بڑا ایک تہا
پایہ دار کہ او میں دیرہ کز کی اونچائی سی تہن کز کی چوڑی در پڑی ہی اور او میں

اوہل کرچی کی دھن میں آتی ہے اور وہاں ہی ہر من تہی ہے اور صحن کی چوڑی
 جا کر باغچہ کی ہر ہر روش اور پٹری میں تہی ہے وگا اسکی تمام سنگ کی
 اور وہ تحفہ تحفہ مجاہدین اور مغولین بنائی ہیں اور وہ بہت کاری کی ہے کہ
 کی عقل دیکھ کر حیران ہوتی ہے اور اسکی جہت کی چاروں کونوں پر چار
 چوکنڈیاں بنائی ہیں کہ اوس سی فعت و شان عمارت کی دو کئی ہو گئی ہے
 اس محل کی کونوں پر چار بجک سنگین بنی ہوئی تھیں تاکہ اگر مینوں سنگ کی
 نکال کر صحن خانہ بنایا جاوے جس طرح اسکی روکار میں پانچ درمحاب دار بنا کی ہیں
 ایس طرح اسکے اندر ہی محراب دار درمیں کہ ان محرابوں کی بنائی سی چوڑی ہیں
 ایک چوکنڈی سی واقع ہو گئی ہے و میں ایک حوض ہے اوسکی خوبی یہ ہے
 ہو سکتی اوس حوض کو سنگ مرمر بنایا ہے کہ ایک کھلا ہوا پھول معلوم ہوتا ہے
 اور ہر او میں ایک برک کی تہرونی ایسی بچکاری کی ہے اور کل بونی مل
 تی بنائی ہیں کہ جسکا کچھ یہاں نہیں ہو سکتا اگرچہ یہ حوض ساری ست کمرچ
 ہی لیکن گہراؤ کا بہت کم ہے یعنی ہاتھ کی ہتھکے کی طرح بنا یا ہے میں نے
 کہ جسوقت پانی بہتا ہے اور لہڑا ہا ہی تمام پل بونی اس حوض کی بلتی ہوئی ہے
 دینی میں اس حوض میں ایک نہ سنگ مرمر کا کمر کی بنا ہوا بہت خوبصورت
 ایک پھول معلوم ہوتا ہے لیکن اس پر ہی اسکی ہر ایک مڑوڑ اور مغولین
 تہروں سی کل بونی اور پل تی بنائی ہیں کہ پھول میں تی پل اور پل میں
 پھول

پول نکلتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں اس سالہ میں ایک سو راج ہی اور ایک ہزار پندرہ
 ملی ملی لائی ہی اور اس سالہ میں سی او بی ہی سالہ کی لبون پرسی پائی گزرا اور
 حجاب آب سی کل بونٹو نکالہ راتا ہوا دیکھا ہی دنیا ایک عالم طلسمات معلوم
 ہوتا ہی نہر شہت جو موتی محل ورود بان خاص میں سی ہوتی لائی ہی اس محل
 چون چھین سی گذری ہی اور جانب جنوب ہتی ہوئی چلی گئی ہی اور ایک اور
 اس محل میں اس حوض ہی جانب شرق جنوب ہتی ہی اور جانب شرق اس
 حوض میں جو صحن کھٹیف روکار کی سامنی کہا ہوا ہی چوڑو کرکری ہی ہر ایک
 نہر میں نہت کاری اور پرین سازی اور پچکاری وہی حال ہی یہ محل اجارہ
 اور او سکے ستون کہ پانہ نامہین اور محرابین سب کی سب سنگ مرمر کی
 اور امین بچی کاری کی ہوئی ہی علاوہ اسکے ہر ایک دو دیوار پر نالیا ہوا
 اور سونی کی کام سی کل بونٹی بنی ہوئی ہیں کہتی ہیں اس محل کی چیت نری
 چاندی کی بنی ہوئی ہی فرخ سیر کی وقت میں کسی ضرورت کی سب وقت
 اوکھاری کئی اور او سکے بدلی تانبی کی چیت چڑھا دی محمد اکبر شاہ ثانی کی وقت میں
 اس تانبی کی چیت کو بھی اوکھار لیا اور او سکے بدلی کاٹ کی چیت لگائی
 کہ وہ بھی اب بوسیدہ ہو گئی ہے

چھوٹی شہک

یہ عمارت جانب جنوب امینار محل کی واقع ہی و حقیقت میں قہ نہ ہی خواہا

بوڑی مہک کر کی مشہور ہے اگرچہ عمارت ہی بہت نفیس و لطیف و زیبائے ہوئی ہے
لیکن سیراجہاں کیر باد مرعوم فی امین تصرفات جدید کی ہی قطع قیوم ہجائی ہیں
اسد برج

یہ جنوبی برج قلعہ کا ہی اور فرنیہ ہی برج شمالی کا جوٹ برج کر کی مشہور ہے
ہر ناتہ چاند کی ہنگامہ میں سب سے پہلے کولون کی بالکل ٹوٹ گیا تھا محکمہ شاہی
کی عہد میں و بارہ بنائی اور جیسا تھا ویسا ہی گراہی
خوابگاہ ہاڑی مہک

یہ خوابگاہ امین محل کی جانب شمال کو واقع ہے اور یہ عمارت ہی بہت نفیس و
لطیف سریٹون ٹک سنگ مرمر کی ہے اور زمین طرح طرحی منبت کاری کا کام
اور سوئی کی بل بوتی ہوئی ہیں اسکے چھتین نشین کی طرح ایک کان ہی اور
جنوب و شمال کو دو بوڑی بوڑی لداؤ کی سنگ مرمر اور چھتین بازی سی ہی
کہ اس نشین کا طول سذرہ گز اور عرض چھ گز کا ہے اور اسکی دو محرابوں پر
کتبہ کہ سعد اللہ خان فی انشا کیا ہی لکھا ہے اور گرد اجارہ کی پائوں کی پائی
اشعار لکھی ہوئی ہیں کہ تم اوں جسکو اس مقام پر نقل کرتی ہیں

کتبہ محراب جنوبی

سبحان اللہ این چہ منیر لہارت رنگین و شبنم ہارت و نشین قطعہ بہشت
چون گویم کہ قدسیان بہت بلند تماشائیں آرزو مند اگر باکمان اطراف و

بسان بت عتیق بطوافش آید روست و اگر نظار کیا ان نفس آفاق مثل حور
 یقیلستان صبح الشائش شماند سر آغا فتاح والا که از کاخ کرد
 بر ترست و شک سد بکند روانی رت دلکش و مانع حیاتش که منال
 چون روح در بدن است و شمع در انجمن نه اظهر که اصافیش بنیاز کجاست
 و دانا را از عالم غیب پرده کشا و انبارها که هر یک کوی سپید صید است
 مالوهر را از لوح و قلم بخورده ها که هر یک شش خیمه نور است

کتابه محراب شمالی

بصافه آسمان بایل بالائی متالی است بانعام میهنیان نایل و خوش که
 همه از آب زندگانی رزق بصفا رشک نور و شمع خورند و از دهم ذی الحجه
 بدوس و از دهم اقدس مطابق هزار و چهل و هشت سحری بمیان نو یکا مرانی
 و انجاشش نصف چاه لک و پیه صورت پذیرفت بست چهارم ربع الاول
 سال نسبت و کیم جلوس یون موافق سنه هزار و پنجاه و هشت بفرقه و هم منتهی
 کتبی یو گبیان چه او ندانی این مبانی آسمانی شهاب الدین محمد صهبران ثانی
 شاهجهان بادشاه غازی رفیع روی جهان بخداد

اسات جو دلو ایزونی کی مانی سی لکمی مانی مین

شاه آفاق شاهجهان بافتل شایسته صاحبته ان
 در ایوان شاهی بصدر شام چو خورشید بر سپر باد اسد

اساس ست مانا کریرا بن
 زہی دشمن قسر سرستہ
 شرافت کی آیت تھان
 جو . . . درین سرائی
 پایش سمدقی کھن
 زمانہ جو دیوار اور پخت
 زبس وی بوارن است
 چنان بر سرش ست الما کر
 ز فوارہ و حوض دریا نشین
 جو حامی شہنشاہ عادل بود
 اس نشین کی آگے ایک سجدہ والاں ہی نرسنگ مرمر کا چین کا پتہ
 نفیس و لطیف بنیل گز کا لبنا اور چمکے گز کا چوڑا اور ادھر اور ادھر اوس والا
 جہی محراب من بہن اور جہری بہن کہ غلی جہرہ من دی بوا سخاص کویتہ ہا
 اور اوسکو خاصی دیو ہڑی کہتی بہن اس والاں کی چین ایک حوض ہی
 بہت تھہ سنگ مرمر کا بغیر فوارہ کی یعنی اوس من فوارہ بہن ہی بلکہ سب
 طرح طرح کی رکمن اور شیش قیمت تھرون سی ہزاروں طرح کی کل بوسی ابوی
 پتی بنائی بہن اور ہر ہر ہون کی شیکہری من ایک ایک چید رکھا ہی اوس من
 پتی

بود قسہ اقبال اوس شہنا
 نبشتی بصد خوبی آستہ
 سعادت در آن خوش ایوان
 کند . . . از جہہ دو
 خود ریای چون آرویش فرو
 پیش رخ متھہ امینہ دشت
 زلفش چین رونما خواست
 کہ گردون ملتبی از و وام کرد
 باب زمین شستہ رو آسمان
 ازان بادشاہ من زل بود
 اس نشین کی آگے ایک سجدہ والاں ہی نرسنگ مرمر کا چین کا پتہ
 نفیس و لطیف بنیل گز کا لبنا اور چمکے گز کا چوڑا اور ادھر اور ادھر اوس والا
 جہی محراب من بہن اور جہری بہن کہ غلی جہرہ من دی بوا سخاص کویتہ ہا
 اور اوسکو خاصی دیو ہڑی کہتی بہن اس والاں کی چین ایک حوض ہی
 بہت تھہ سنگ مرمر کا بغیر فوارہ کی یعنی اوس من فوارہ بہن ہی بلکہ سب
 طرح طرح کی رکمن اور شیش قیمت تھرون سی ہزاروں طرح کی کل بوسی ابوی
 پتی بنائی بہن اور ہر ہر ہون کی شیکہری من ایک ایک چید رکھا ہی اوس من
 پتی

۲۱
پانی او بقیہ اس دالان کی اکی صحن ہی وسیع دکش سنگ مرمر کا فرش
اوسین کیا ہوا اور نہر بہت بہتی ہی اور رنگ محل میں چلی جاتی ہی

رج طلایا منٹمن برج
اس عمارت کی متصل جانب شرق پہ برج ہی منٹمن سے پاؤں تک سنگ مرمر کا
اور بدستور اور کمالات عالی کی اوسین ہی سوینکا کام اور ریسپانڈی رکت
کی ہوئی ہی اور اس کا برج اور کس سنہری ہی واری سب سے اونکو سنہری
برج ہی کہتی ہیں اور سب منٹمن کے منٹمن برج ہی کہلاتا ہی تین منٹمن کے
عمارت خوابگاہ کی طرف ہیں اور پانچ جانب دریا مشرق میں اون ہائون
ضلعو منٹمن سنگ مرمر کی جالیان لگی ہوئی ہیں اور اوسین ایک اور شین لٹو
برآمد وکی جانب دریا بنا ہوا

شاہ محل نیا دیوان خاص
خوابگاہ کی جانب شمال کو ایک بہت بڑا حوک ہی اوس حوک کی صنعت تھی
ڈیڑ گھر کا اونچا چوڑا بنایا ہی اشی گھر کا لٹا اور پیش کز تھا چوڑا ایک چھین
چھین دیوان خاص کی عمارت ہی چون تھیں گز کی لمبی اور پیش کی چوڑی
سے پاؤں تک سنگ مرمر کی اور تندر لہر کی چھین گز کی عرض سے
نہر بہت بہتی ہی عمارت کی چھین چھین کو رستون بنا کر اٹھارہ گز کے
طول اور دس گز کی عرض سی مکان بنایا ہی اور اوس کے چھین چھین

چوتڑی اوس جوتڑہ تخت طاؤس کہا جاتا ہی سپر بادشاہ اطلال
 اور اس مکان تنے کردیا یہ ماستون لکا کر مکان نایابی و دیواروں
 و مرغول اور محراب اور فرش عمارت کا سنگ مرمر کا ہی اور اس
 عقیق مرجان اور اوراجا ریشمیت سی بجی کاری کی ہی وریل لوبی پو
 تی بنائی ہیں اور اجڑی اور چٹ مکت سوینکا کام کیا ہوئے اور سوینکے
 پانی سی کو یالیپ دیای اندر کی رخ محراب کے اوپر یہ شعر لکھا ہی
 اگر فردوس بر روی مین است ہمین است و ہمین است و ہمین است
 یہ عمارت جانب شرق سی شرف بدرای ہی اور اوسط طرف کی درون چان لیا
 لکا کر آئینہ بندی کی ہی اور جانب غرب اسکا صحن ہی شتر کزی شہر کا
 اور اوس صحن کی کرد مکانات اور ابواب اسکا سنخ سی بنی ہوئی
 جانب غرب اس صحن کی دروازہ کہ دیوان عام سی و مین سنہ اتا ہے
 اور اس فروازہ کی اکی لال پردہ تار تبا ہی اور بامر وقت دربار
 اس لال پردہ کی پاس سے آداب تلمات بجالاتی ہیں اور جانب شمال
 حیات بخش کا اور جانب جنوب دیوڑی محلات شاہی کی اور اس عمارت
 حج کی در کی سانس صحن کی طرف ایک کٹھڑی سنگ مرمر کا اوسکو
 دتوان خاص کہا کرتی ہیں اسکی ہیت ہی زری چاندی کی ہی مہر
 بجائ کر دی مین اولہ لکئی

تسح خانہ

دیوان خاص کی جانب جنوب ایک دالان ہے اور وسیع خانہ کر کی شہر ہے
اس دالان کی دیوار پر چھون چھین سنگ مرمرین رازو کی صورت تھیں
اور میزان عدل و سپر گھنڈیا ہے اسی تسح خانہ میں سی خواجہ کا رستہ ہے کہ وہ
خاصی یوڑی کہلاتی ہے

عقب حمام

دیوان خاص کی جانب شمال سطح کا دالان ہے کہ وہ عقب حمام کہلاتا ہے
یہ دالان کو یا جنوبی دالان کا جواب ہے اور وسیع رکھنا ہے

حمام

یہ حمام بی مثل و بی عدل ہے تین ہی کہ ملکون ملکونن ایسا حمام نہ پہلا درجہ
اس حمام کا کمر ٹھکانا یا ہی اجارہ بت سنگ مرمر کا اور وسیع منبت کاری
کی ہے اور شرق لطیف جالیان لکا کر آئینہ بندی کی ہے گہ اوہن سے
دریا اور جبل اور سبزہ بہت کیفیت سی دیکھائی دیتا ہے وسیع درجہ منبت
جانب شمال ایک نشین ہے سہ پاؤن بت سنگ مرمر کی اور اوپر
بہت تحفہ منبت کاری اور مچی کاری کی ہے اس کے الی ایک بہ ہی مچ
نرا سنگ مرمر کا اوپر کے فرش سے لی جیت بت عجیب عجب منبت کی ہے
مچی کاری کی ہے اور سطح بطرے بل بونی پھولتی بنانی بہن پیکار

ایسی خوش قطعہ ہی کی قائل ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بہت تھکے ایرانی عاملین بچا ہوا ہے
 اس طرح کی بھی کاری ہی ہی یقین تو ہے کہ اس قطعہ کی تعمیر میں کوئی نہ کوئی اتنا
 اٹالین شریک تھا کیونکہ پچکاری کا ایسا دوسری ملک ہی اس وجہ سے
 چون چمن ایک حوض ہی مربع رچھن کا اور اسکے چاروں طرف چار فوارے
 لگی ہوئی تھیں اور اسکے گرد ایک نہری کنہر کی عرض کی اور بہت کم گہری
 نہایت نفیس مشہور تھے کہ بچ چاہتی تھیں اس نہر بعد حوض میں کرم پانی ہوتا
 اور بچ چاہی تھیں اس درجہ جس کام کا اجازت برہنہ مگر کامیابی
 غلب حوض کرم پانی کی ہی ہوئی تھیں اور اسکے چمن شکر مگر چوڑا
 کہ اس پر مشیہ کر نہاتی تھی جانب شمال ایک نشین ہی ہوئی تھی اور اس
 سمت ٹیل حوض ہی بچ چاہیں اس میں کرم پانی بہرین اور چاہیں پانی بہرین
 اس زمین بہت تھکے پچکاری اور بہت کاری کی ہوئی تھی شاید کہ یہ تمام
 شاہجہان اور عالمگیر کی بعد ہر کرم ہوا ہو مشہور ہی کہ سو اسون لکڑی سی کرم

موتی محل

یہ ایک محل ہی شکر سنج کا اور اسکو شکر پٹانی سی سفید کر کے نکال کر
 اور طلا کاری کی کل بونی بنائی تھی اس میں ایک درجہ ہی سپرہ کر کا لبا اور
 چوڑا مثل دو تہ نشنوں پر اور اسکے چمن ایک حوض ہی چاکر کا لبا اور
 کز کا چوڑا اور ہر ایک نشین کی چچی ایک ایک درجہ ہی شکر کا لبا اور پچکاری

اور ایوان وسیع پنج پنچ در کی کہ جانب شرق سی شرف دریای وریا
 شرف باغ حیات بخش اور ہر ایک ایوان کا طول تین کڑکا اور عرض سات کڑکا
 اندر کی عمارت میں اجارہ تک سنگ مرمر لکا ہوا ہے اور باقی سنگ سنہرے
 اور اورسکو سنگ پٹھانی سی سفید کیا ہی اور اس میں ص ورنہری زمین کی
 چادر دو کڑکی عرض چار جانب باغ حیات بخش ایک تونس من پڑتی ہی وہو
 ہی عجیب و زکارسہی ہی کہ شاہراہ اور ایسا بڑا بی جوڑ حوض و گہن ہو کا
 حقیقت اسکی یہ ہے کہ یہ تہا تہا بجرم مکرانہ کی کان میں نکلا جو کہ صفائی او
 شفا فی میں بی نظیر تھا اسواسطی موجب حکم بادشاہ کی اسکا حوض بنا لیا گیا
 کڑکا مربع اور ڈیڑ کڑکا عتیق یہ دار بنا کہ تمام حوض معہ پانی کی ایک تہر کا
 بعد تیار ہوئی حوض کی مکرانہ سی کہ دارا خلافت سی وسو کوس دور سی حساب
 اور اس مقام پر لاکر رکھ دیا اس نوبتی محل کی جانب جنوب اور جانب شمال ہی
 اور اب ہی موجود ہیں مکرانہ میں کچھ نقصان ہی لکھا ہی

نہر ہشت

محسّل میں ہو کر نہر سنگ مرمر کی دیوان خاص اور بڑی ہٹا اور بکھیر
 باقی ہی وہ نہر ہشت کہلاتی ہی اور پہر وہاں سی نہر بن کر ایک محل و
 مکان میں بہتی ہے
 باغ حیات بخش

عہد ہزاران کل شکستہ درو سبزہ بیدار و آب خستہ درو
 کسی مانیہ میں بہ باغ بہت خوب اور نہایت تیار تھا مگر اب بالکل ویران اور خراب
 حضور والا کو اس کی راستگی پر توجہ نہیں چکاں اس باغ میں بہت خوب چنگاں
 بیان کیا باتا سی ایک دخت پاکہل اس غنیمت نایاب ہی اور اسکا مربیہ
 کی مرض کو تفتیہ ہے۔

حوض اور بہر

اس باغ کی چوای چمن ایک حوض ہی سا تھہ کرسی سا تھہ کرا اور اوکے چمن کے
 زمانہ میں اونچا س فوارہ چاندی کی لگی ہوئی تھی اور ذرات چوٹے تھے
 اور اوکے کنارے چاروں طرف ایک سو بارہ فوار چاندی کی تھے وہ بھی بہت
 سبب ذرات چوٹے کرتی تھی اس حوض کی چاروں طرف سنگ سنگ کی بہر تھیں
 حوض سی تھی تھی اور بہر بہر میں تیس تیس فوار چاندی کی ہر وقت چوٹی رہتی تھیں
 اب اون فواروں کا نام ہی نہیں ہا البتہ جس حکمہ فوارہ ہے وہاں ایک چھید باقی ہے
 شہر دل عشق کا ہمیشہ حریف نہر دہتا اب جس حکمہ کہ داغ سیان پہلی درو
 اسی حوض میں بہر شاہ بادشاہ حال فی ظہر محل نایا ہے

بہادون

اس باغ میں جانب جنوب ایک مکان ہی سنگ مرمر کا بہت نفیس و لطیف ہے
 بہادون کہتی ہیں چہرہ اوکھا ہے کہ ایک چوڑے کرسی کیر بنا گیا اور اوپر
 زین

ستون لگا کر ایک ایوان کشا تعمیر پائی شمل اور دو ایوان کے جانب شرق و غرب
 اور دو بجگہ ہیں آگے اور چپے کہ ان ستون کی سبب چون چمن ایک جگہ کھنڈ
 بن گئی ہے اور اوہ میں ایک حوض سنگ مرمر کا ہے چار کمرندہ طسو مربع اور
 ڈیڑھ کمر کا کہ اوہ میں کان میں نہر شہت سی نہر آتی ہے اور حوض میں درہوگر
 پڑتی ہے اور پیراوس میں سی ٹکڑا کی ایک اور چادر چھوٹی ہے اور نہر میں تپتی ہے
 یہ عمارت ہی بہت یاد رہی اور اوہ میں پانی کا پیرنا اور چادر چھوٹا ہے
 معلوم ہوتا تھا کہ گویا بہاد و نکام نہر برستا ہے اور اسی سبب ہمکان کا
 بہاد و نام رکھا ہے اب ہمکان میں پانی انکا اور چادر چھوٹی کا رشتہ
 بند ہو گیا ہے اس کان کی حوض اور چادر و منن محرابی چوٹی چوٹی طاق
 بنادی ہیں کہ دکھلاؤ منن کھلے انہاں زمین کھیتی تھی اور رات کو شمع کا نور
 روشن ہوا کرتی تھیں اور وہ بکے اور پرسی پانی کی چادر پڑتی تھی اور اندر سے
 اون پھولوں کی خوشنماںی اور چراغوں کی روشنی عجیب عالم دکھاتی تھی اسکی پتہ
 چارون کو نون پر بھی رہ جان چھوٹا کی سنہری بنی ہوئی ہیں

ساون

اسی باغ میں جانب شمال یہ عمارت ہے نری سنگ مرمر کی نہایت نفیس و
 بہت تحفہ کہ اسکی لطافت اور نفاست حد بیان باہر سی اور چہرہ ہکا
 بعینہ مثل چہرہ بہاد و ن کی ہے بال برابر ہی فرق نہیں کو یا ایک ٹکانکو

پہاؤ اور ایک کو نکالو ایک ذرفسرق نہیں اور سطح امین ہی دینی کی ہے
 اور حوض ہی بنائی اور سطح کلدان و چرغان کہنی کو محرابی طاق بنائی ہیں
 اس سبب کہ اسمکان میں پانی کی آمد اور چادر کا پڑنا اور زور شور سے مانی کا ہونا
 ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسا ساون کا منہ سو اسٹلی اسٹلی کا نام ہوا ہے

شمار و برج

یہ برج ہی عمارت ہی قطر اس برج کا ہولہ کرکائی اور اسکی عمارت میں
 طبقہ پر ہی پہلی طبقہ کو زمین سی بارہ کڑ کر سی دیکر بنایا ہے اور اسکی چھت پر
 کول اور اوپری سطح ہی یہ عمارت تمام سنگین ہی اجارہ مت تو سنگ مرمر
 بنی ہوئی ہے اور او میں اجارہ نگین سی پچی کاری کی ہوئی ہے اور اجارہ
 چت مت سنگ شہانی سی سفید کرکی سنہری گل بوٹی سل تی بنائی ہیں جو
 مٹمن ہی اور اسکا قطر اہہ کرکائی ہے اور او میں چار طاق اور دو شہین نیم شہین
 بدیا بنائی ہیں اور اسکی وکار سنگ مرمر کی ہی طول اور عرض کی ہے
 اور شہتی کا چار کرکائی ہے اور غربی اور جنوبی طاقوں کا طول چار کرکائی اور عرض میں
 اور شہن درجہ کی چھین ایک حوض ہی میں کڑکی قطر کا نہایت دلربا اور بہت خوب
 کہ اسکی منبت کاری دیکھ کر عقل حیران ہجاتی ہے اور صنعت الہی دانہ ہے
 اور غربی طاق میں ایک آبشار ہے اور چھوٹی چھوٹی طاق محراب رنبا بنی
 کہ او میں دیکھو پھول اور انکو پیانغ رکھا کرتی اس آبشار کی اکی ایک حوض

سنگ مرمر کا ساڑھی تین کز کی طول اور ڈھائی کز کی عرض سی اور جس سے
 شرقی طاق کی کنارہ تک ایک نہری ٹوکز کی عرض سی نہی سنگ مرمر
 بہت تحفہ اور پرچین سا اور منبت کا راور یہ دُ فوجض ہی نہایت چرین
 اور منبت کا پرین اور عقیق اور دھان اور اوپر پیش قیمت بڑی مونی میں نہیں من
 ایک نہر کلک مرغی طاق کی حوض میں ٹپی سی اور اوسن سی برج کی نہر من آن کر
 اور من حوض میں سی ہو کر شرقی طاق کی طرف بہتی ہی کہ اوسکے نیچے دریا کٹ
 ایک بشار بنی ہوئی سی ساری تلحہ میں اسی مقام سی نہر کی ہی اور حکیمہ کی جگہ
 قلعہ سی برج میں بنی ہوئی من اور ہر قلعہ پر نام لکھا ہوا ہی کہ یہ قلعہ سی حوض
 قلعہ سی اور یہ قلعہ سی نہر کا اور دوسرے درجہ کی عمارت ہی من ہی نہایت
 صفائی کی ساتھ آئینہ کز کی قطر سی اور اوسکے آٹھوں ضلعوں پر سرسروان
 چوبیس ستون کا اور تیس درجہ کی عمارت ایک شمشین ہی کنبندی آئینہ ستون
 اور اوس کا برج سنگ مرمر اور کلس نہری ہی غصکہ یہ عمارت بہت نفیس ہے

مہتاب باغ

یہ باغ کسی زمانہ میں بہت اچھا ہو کا مگر اب بجز ایک کہ ایک بہت چور نہر
 اوس میں جاری سی اور اسکے غب کی جانب سلج الدین محمد بہادر شاہ دہشتا
 حال فی قطب صاحب کے خیر نہ کی نقل بنا بی سی اور کچھ نہیں
 شہر شاہجہان آباد

کیسے رازندکانی شاد باشد کہ در شاد و جہان آباد باشد
 جہان پستہ بن چکا اور بادشاہ امین بنی لکی یعنی شہنشاہ بھری مطابق ۱۹۴۸ء
 جب ہی سٹی شہر ہی آباد ہوا شمع ہوا چنانچہ میری کاشی فی ہر تاج لکی
 شد شاہجہان آباد شاہجہان آباد

رات آفتاب ۱۱ بجے جوسی مطابق ۱۱ بجے شمع ہی شاہجہان کی حکم موجب شعی
 پتھر سی پتھر کی ۶ حصہ میں ۳ لاکھ روپیہ بیچ ہو کر پتھر کی فصیل تیار ہوئی کہ
 دوسرے زس رسات میں اکثر حکیم ہی گریزی سواطی شاہجہان فی جوئے پتھر
 از سر نو بنی کا حکم دیا اور سات برس کے عرصہ میں یعنی شہنشاہ بھری مطابق ۱۹۵۱ء
 میں ۳ لاکھ روپیہ بیچ ہو کر فصیل تیار ہوئی طول اسکا چہ ہزار چہ سو جوئے
 کر کا ہی اور چار کر کی چوڑی ورنو کنزی اونچی ہی اور زمین ستائیس برج
 دس کر کی قطر ہی ہین شمع مطابق ۱۱ بجے بھری کی جب کارا کر بھری عملد
 ہوئی تو یہ فصیل اکثر حکیم ہی تھی رہی ہی سدکار کی حکم ہی اسکی مہرت ہوئی
 اور خندق اور دیوار بہت آراستہ کی مہرت کی کئی اجیمید روئے باہری ججا
 فیروز جنگ پر نظام الملک آصف جاہ کا مقبرہ تہا جو مدرسہ کر شہر ہوا کر شہر
 شہر ناہ کی اندر لی لیا اور قریب شمع مطابق ۱۱ بجے بھری کی اسکی
 ہی شہر ناہ سدکار کی حکم ہی بنائی کی اسکی شہر ناہ کی برج چنگ میں کہو
 برج اکبر شاہ

۵۱
اس شہر کی دروازہ بہت خوشنماں سی بنی ہوئی ہیں اکثر دروازوں کی ایک سیج
قطع سی مشاع مطابق ۱۲۶۹ء بحیرین سے کارا کمریزی کی حکم سی ایک اور تیار
دوسرا دروازہ بنایا گیا دروازہ میں سی اتنی میں اور ایک میں سی بنی
اور کلکتہ دروازہ کا نام رکھا گیا اور اس پر یہ کتبہ ہی

کلکتہ دروازہ مشاع

اب اس شہر کی حدودہ دروازہ اور چودہ کھڑکیاں ہیں اور ان کی نام یہ ہیں
نام دروازوں کے

دلی دروازہ راج گھاٹ دروازہ خضری دروازہ کلکتہ دروازہ نمکبود
کیلہ گھاٹ دروازہ لال دروازہ کشنیر وایزہ بدر و دروازہ کالمی
پتھر کشتی دروازہ مسدود لاہوریدر دروازہ اجمیریدر دروازہ ترکماندر دروازہ

کھڑکیوں کے نام

زینت المساجد کی کھڑکی نواب احمد بخش خان کی کھڑکی نواب غازی الدین خان کی کھڑکی
نصیر کنج کی کھڑکی نئی کھڑکی شاہ کنج کی کھڑکی اجمیریدر دروازہ کی کھڑکی مسدود
سیدہ بولی کی کھڑکی مسدود بلند باغ کی کھڑکی مسدود فراشانہ کی کھڑکی
اسیر خان کی کھڑکی خلیس خان کی کھڑکی بہادر علی خان کی کھڑکی نمکبود کی کھڑکی

اردو بازار اور چاندنی چوک

قلعہ کی لاہوریدر دروازہ کی آگے چائیس کڑھڑا اور ان کیہ اراپاٹھویس کڑھڑا
۱۰۷۰ء

اکلی تاریخ کی کتاب میں اس بازار کو لاہوری بازار کر لکھا ہی ہے اس بازار کو شہر
مطابق شہر کے جہان آباد سلیم نبت شاہجہان بادشاہ فی بنیادی شہر کی لاہوری
سی چار سو اسی گز پر ایک چوک ہی تھی کر کا مربع اس چوک میں کو توالی پورہ ہی اس
چوک سی چار سو گز الگ ایک اور چوک ہی شہر پہل سو گز سی سو گز اس چوک کے چاندنی
کھٹی میں اسکی گردہیت خوبصورت دوکانیں بنی ہوئی ہیں و شمال کی طرف
بانج ہی سبکو صاحب آباد یا سکیم کا بانج کھٹی میں اسکی الگ چار سو ساٹھ گز لہنا
بازار ہی اور ستر ستر میں نہرتی ہی سی بازار کی سری پر چھوڑی مسجد ہی

فیض بازار

قلعہ کی دلی دروازہ کی سامنی ایک بازار ہی ایک ہزار چار سو گز لہنا اسکی
اور اسکی دونوں طرف دوکانیں بنی ہوئی ہیں اور چھت خوبصورتی بنی تھی ہی اس
الہ آبادی محل شاہجہانی ہوی فی شہر جہری بنی شہر میں بنایا اور اکثر مسجد ہی ہی
ہی اس بازار کا نام تاریخی کتابوں میں لہ آبادی بازار ہی دو نو بازار شاہجہانی
ساتھ کی بنی ہوئی ہیں اور باقی اور بازار رفتہ رفتہ بنی گئی ہیں

راشہ کی بازار اور شہر

شاہجہانی قتب میں اس بازار میں بنی بی بی برہنہ بنی تھیں جنکی سبب بازار
اور کچھ نہونی بنی تھی اب کے عمارتوں کو بالکل انقلاب ہو گیا وہ رومن کچھ تو سندھو میں کہیں
اس بازار خراب ہو چکا ہے سلطان محمد جہری تہہ ہزار برس قبل کلمہ اور شہر بنی آباد

بازاروں کی صفائی اور شہر کی انتہائی پریت صرف کی ان کے ہندی بدروہین پر
 اور بعض حکیمہ برائی بدروہین کو صاف کیا اور بر بازار و زمین کو لطف و کاکو
 نچی پختہ بدروہین کے شہر کی ہر بانی کھلوا دیا و کاکو کی اکی سنک سرج کے
 خوبصورت چوڑے دھنگے اور بڑی بازار و زمین انکو دو طرفہ لعلینو کی و شہر
 لکی اس سب سے اس شہر کو اور ہی ب و زینت اور رونق ہوئی

فیض نہر
 اول بانی نہر کا سلطان بلال الدین پیر و شاہ جی ہی اس سے جبر مطاہین
 اس نہر کو سوا دیکھ خضر بادشاہ کی ماسی کاٹا اور پیر کو س تاکہ نہ سفیدن من جہا
 اس کی شکار کا تھی لاکھ چوڑیا ہر کسی بادشاہ کو اس کا خیال بالکہ وہ نہر جو گئی
 ۹۶۹ سے جبر مطاہین شمع کی جلال الدین اکبر بادشاہ کی عہد میں شہاب الدین
 دہلی نے اس نہر کو ہر صاف کر لیا اور اپنی حاکم میں لیا اور نہر شہاب کا نام رکھا
 بعد میں نہر بند ہو گئی تھی کہ جبر مطاہین شمع کی شہاب الدین محمد شاہ جہان نے اس
 نہر کی سفیدن صاف ہو گیا اور سفیدن سے قلعہ شاہ جہان کی نئی کہید کا حکم دیا
 چنانچہ یہ نہر تیار ہوئی اور جب قلعہ بن گیا تو شہر میں جاری ہوئی ایک ت بعد
 اس نہر کا پھر حال ہو گیا تھا تھما شمع عطا ہو گیا جبر کی سہ کار انگریز نے
 پھر نہر کو جاری کیا اور ابک بدستور جاری ہی اور مرث
 و سب سے تیار اور صفا رہی ہے

فہرست تیسری باب آثار الصنادیق کی حسین شاہوں اور مہرنگی متصرف بنی مانگا دکر

نمبر	نام مکان	نام اصل بانی	نام بادشاہ جس کے عہد میں	سال بنا ہجری	کیفیت	صفحہ نمبر
۱	کوبی گاہ	راجہ سید ہادی دہاوا	راجہ دہاوا	۱۹۵۰ قبل از تیمور	اس گاہ پر سید ہادی نے فتح کیا فتح کیا کہ وہی کہ روانہ خطی نام ہے سومار کہ یہ جگہ ہجرت ہجرت میں کی گئی ہوئی ہیں	۱۰
۲	لاٹہ اشوکا یا سنارہ رین یا لائٹہ در شاہ	راجہ اشوکا	راجہ اشوکا	۱۹۵۰ قبل از تیمور	پرانے خط میں بودہ کی مذہب کے احکام اور ناکری حرفوں میں	۱۱
۳	لاٹہ اشوکا یا مینارہ کوٹہ	راجہ اشوکا	راجہ اشوکا	۱۹۵۰ قبل از تیمور	سید ہادی کا فتح کیا کہ وہ فتح کیا کہ وہاں اسی ہوا کی دیکھ	۱۲
۴	انیک پال	انیک پال	انیک پال	۱۹۵۰ قبل از تیمور		۱۳
۵	انیک پال	انیک پال	انیک پال	۱۹۵۰ قبل از تیمور		۱۴
۶	سورج کندہ	سورج پال	انیک پال	۱۹۵۰ قبل از تیمور		۱۵
۷	تخت واقع قطب	برہمنی راجہ راجہ پتورا	راجہ پتورا	۱۹۵۰ قبل از تیمور	۱۹۵۰ قبل از تیمور	۱۶
۸	مسجد قمر الاسلام	قطب الدین سید سالار	سلطان مغل الدین		۱۹۵۰ قبل از تیمور	۱۷
۹	ایضا	نور سلطان مغل الدین	سلطان مغل الدین		۱۹۵۰ قبل از تیمور	۱۸
۱۰	ایضا	تیمور الدین	تیمور الدین		۱۹۵۰ قبل از تیمور	۱۹

لمبر	نام مکان	نام اصل بانی	نام بادشاہ	سال بنا	کفیت	ممبر نمبر
			جنت بن عبدین	تجربہ	عیسوی	
۲۰	ایضا	تعمیر سلطان علاء الدین سلطان			تین تین محمد امین اور بنو امین اور قائمہ پر پنج درجہ اور برہانے اشتمہ تھری مطابق سنہ ۱۳۰۰	۲۰
۸	لاہور صاحب	عرفی راجہ راجہ راجہ	راجہ راجہ		عیسوی کی سلطان علاء الدین فی اس مسجد کو برہانہ حاجت	۱۵
۱۷	ایضا	قطب الدین	سلطان		اور دوسری لاہور	۱۷
۱۸	ایضا	تعمیر سلطان	سلطان		پہلی لاہور سی دو کئی	۱۸
۹	دوار کلان	سلطان علاء الدین	سلطان		بنانی چابی کہ نام تمام کئی	۲۰
۱۰	ادہ بنی لہری	سلطان علاء الدین	سلطان			۲۲
۱۱	خوش می	سلطان شمس الدین	سلطان شمس الدین	۶۲۷	۱۲۲۹	۲۳
۱۲	مقبرہ سلطان	سلطان شمس الدین	سلطان شمس الدین	۶۲۹	۱۲۳۱	۲۳
۱۳	مقبرہ سلطان	رضیہ سلطان	رضیہ سلطان	۶۳۲	۱۲۳۵	۲۴
۱۴	درگاہ شاہ	معر الدین	معر الدین	۶۳۸	۱۲۴۰	۲۵
۱۵	مقبرہ سلطان	معر الدین	معر الدین	۶۳۸	۱۲۴۰	۲۵
۱۶	مقبرہ سلطان	معر الدین	معر الدین	۶۳۸	۱۲۴۰	۲۵
۱۷	مقبرہ سلطان	معر الدین	معر الدین	۶۳۹	۱۲۴۱	۲۶
۱۸	مقبرہ سلطان	غیاث الدین	غیاث الدین	۶۴۰	۱۲۸۲	۲۶

لبر	نام مکان	نام اصل مانی کا	نام مادہ	سال بنا	کیفیت	صفحہ
			جسے عیدین	جسے عیسوی		
۱۹	حوض علانی باحوض صاحب	سلطان علاء الدین	سلطان علاء الدین	۶۹۵ ۱۲۹۵	فیروز شاہ کی وقت میں جو جس خاص اسکا نام ہوا	۲۷
۲۰	مسجد سلطان علاء الدین	قطب الدین مبارک شاہ	قطب الدین مبارک شاہ	۷۱۷ ۱۳۱۷		۲۷
۲۱	باولی درگاہ حضرت نظام الدین	نظام الدین حضرت الدین	غیا الدین تغلقشاہ	۷۲۱ ۱۳۲۱	۷۱۷ ۱۳۱۷	۲۸
۲۲	مسجد مبارک تغلقشاہ	محمد عادل تغلقشاہ	محمد عادل تغلقشاہ	۷۲۵ ۱۳۲۵	محمد عادل تغلقشاہ کی ہی میں	۲۹
۲۳	درگاہ حضرت نظام الدین		محمد عادل تغلقشاہ	۷۲۵ ۱۳۲۵	محمد عادل تغلقشاہ کی ہی میں	۳۰
۲۴	ست پلہ	محمد عادل تغلقشاہ	محمد عادل تغلقشاہ	۷۲۶ ۱۳۲۶		۳۱
۲۵	درگاہ شیخ صلاح الدین		فیروز شاہ	۷۵۳ ۱۳۵۳		۳۲
۲۶	مسجد کا جسے نظام الدین	فیروز شاہ	فیروز شاہ	۷۵۳ ۱۳۵۳		۳۳
۲۷	مسجد جامع فیروز شاہ	فیروز شاہ	فیروز شاہ	۷۵۵ ۱۳۵۵	تیمور کا خطبہ انسی سجد میں لکھا تھا	۳۴
۲۸	کوٹنگ انور ماہمند پان	فیروز شاہ	فیروز شاہ	۷۵۵ ۱۳۵۵		۳۴
۲۹	بولی مبارک محل	فیروز شاہ	فیروز شاہ	۷۵۵ ۱۳۵۵		۳۵
۳۰	کالی مسجد نظام الدین	خان جہان	فیروز شاہ	۷۶۲ ۱۳۶۲		۳۶
۳۱	درگاہ روشن جرا عید میں	فیروز شاہ	فیروز شاہ	۷۶۵ ۱۳۶۵		۳۷
۳۲	مذبح یا مقبرہ فخر خان	فیروز شاہ	فیروز شاہ	۷۶۶ ۱۳۶۶		۳۷

نمبر	نام مکان	نام اصل نامی	نام بادشاہ جسے تمدن بنا	سال بنا	کھیت	صفی
۳۱	مسجد حور	فیروز شاہ	فیروز شاہ	۷۶۶ھ	۱۳۶۲ھ	۳۸
۳۲	درگاہ حضرت سید محمود بہار		فیروز شاہ	۷۶۸ھ	۱۳۶۶ھ	۳۸
۳۵	کالی مسجد	خان جہان	فیروز شاہ	۷۸۹ھ	۱۳۸۶ھ	۳۹
۳۶	مسجد سکیم پور	خان جہان	فیروز شاہ	۷۸۹ھ	۱۳۸۶ھ	۳۹
۳۷	مسجد کالوسرا	خان جہان	فیروز شاہ	۷۸۹ھ	۱۳۸۶ھ	۳۹
۳۸	مسجد ککے	خان جہان	فیروز شاہ	۷۸۹ھ	۱۳۸۶ھ	۴۰
۳۹	مقبرہ فیروز شاہ محمد شاہ	ناصر الدین محمد شاہ	محمد شاہ	۷۹۲ھ	۱۳۸۹ھ	۴۰
۴۰	خضر کی کھیت	الو الفتح شاہ مبارک شاہ	مبارک شاہ	۸۲۲ھ	۱۴۲۱ھ	۴۱
۴۱	مبارک کولہ	محمد شاہ	محمد شاہ	۸۳۷ھ	۱۴۳۳ھ	۴۱
۴۲	مقبرہ محمد	علاء الدین	علاء الدین	۸۴۹ھ	۱۴۴۵ھ	۴۲
۴۳	منظر سلطان بدول	سلطان سکندر	سلطان سکندر	۸۹۲ھ	۱۴۸۸ھ	۴۲
۴۴	پنج برجہ پور	زمر خان	سلطان سکندر	۸۹۲ھ	۱۴۸۸ھ	۴۳
۴۵	تیسے دیوے	تیسے خواجہ	سلطان سکندر	۸۹۲ھ	۱۴۸۸ھ	۴۳
۴۶	موتہ کی مسجد	شاہ الدین	سلطان سکندر	۸۹۲ھ	۱۴۸۸ھ	۴۴

لسر	نام مکان	نام اصلانی	نام بادشاہ	سال بنا	کفیت	صفہ
			جسے اغدین	محرر	عیسوی	
۴۷	مقبر لنگر خان	.	سلطان سکندر	۹۰۰	۱۴۹۲	۲۵
۴۸	حصہ	.	سلطان سکندر	۹۰۰	۱۴۹۲	۲۵
۴۹	راجہ میاں	دولت خان	سلطان سکندر	۹۲۲	۱۵۰۶	۲۵
۵۰	مقبر سلطان سکندر	سلطان ابراہیم	سلطان ابراہیم	۹۲۳	۱۵۱۷	۲۶
۵۱	درگاہ سیف	شیخ علاؤ الدین	بابر بادشاہ	۹۲۳	۱۵۲۶	۲۶
۵۲	درگاہ نولانا	جمالیے	بابر بادشاہ	۹۳۵	۱۵۲۸	۲۷
۵۳	مسجد بڑا	جمالیے	بابر بادشاہ	۹۳۵	۱۵۲۹	۲۷
۵۴	نئی مسجد	سما یون بادشاہ	سما یون بادشاہ	۹۳۹	۱۵۳۲	۲۸
۵۵	درگاہ امام	امام خندان	سما یون بادشاہ	۹۴۲	۱۵۳۷	۲۸
۵۶	درگاہ حضرت خلیل اللہ	شیر شاہ	شیر شاہ	۹۴۱	۱۵۳۱	۲۹
۵۷	مسجد کبیرہ	شیر شاہ	شیر شاہ	۹۴۸	۱۵۳۸	۳۰
۵۸	شیر شاہ	شیر شاہ	شیر شاہ	۹۴۸	۱۵۳۸	۳۱
۵۹	مسجد و خیر ہر	خیر خان	شیر شاہ	۹۵۰	۱۵۳۳	۳۲
۶۰	کبار	عبدالملک	سلطان اسلام	۹۵۲	۱۵۴۵	۳۲

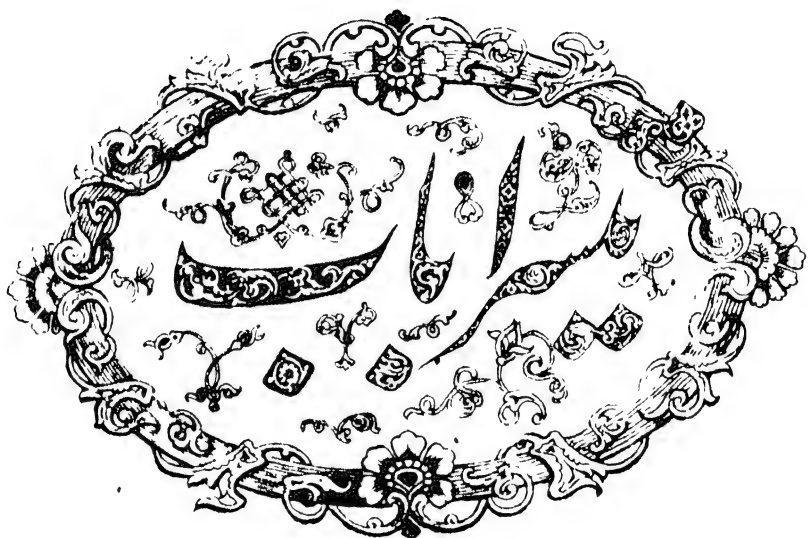
لمبر	نام مکان	نام اصل بانی	نام بادشاہ جس کے عہد میں	سال تاسیس	کیفیت	صفحہ لمبر
۶۱	مقبرہ علی خان	علی خان	اسلام شاہ	۹۵۲ھ ۱۵۴۶ء		۵۳
۶۲	مقبرہ علی خان	علی خان	اسلام شاہ	۹۵۴ھ ۱۵۴۸ء		۵۳
۶۳	مسجد درگاہ قطب سیاح	اسلام شاہ	اسلام شاہ	۹۵۶ھ ۱۵۵۰ء	فتح سیرت اس کو بڑا کر بنایا	۵۳
۶۴	مقبرہ حاجی بیک	حاجی بیک	اکبر شاہ	۹۶۶ھ ۱۵۶۰ء		۵۴
۶۵	نیر الہاں	اکبر شاہ	اکبر شاہ	۹۶۹ھ ۱۵۶۱ء		۵۴
۶۶	مقبرہ بون بایان یا مقبرہ اہم خان	اکبر بادشاہ	اکبر بادشاہ	۹۶۹ھ ۱۵۶۱ء		۵۴
۶۷	مقبرہ بون بایان	حاجی بیک	اکبر بادشاہ	۹۷۳ھ ۱۵۶۵ء		۵۵
۶۸	نہلی چتر مقبرہ بون بایان	نواب فتح خان	اکبر بادشاہ	۹۷۳ھ ۱۵۶۵ء		۵۶
۶۹	مقبرہ کدو کھٹا شن خان	کھٹا شن خان	اکبر بادشاہ	۹۷۴ھ ۱۵۶۶ء		۵۷
۷۰	درگاہ حضرت خواجہ بابا بابہ		اکبر بادشاہ	۱۰۱۲ھ ۱۶۰۳ء		۵۷
۷۱	درگاہ حضرت سیر حسنہ	عماد الدین حسن	نور الدین	۱۰۱۴ھ ۱۶۰۵ء		۵۸
۷۲	جلعانیہ یا سیر فرید خان	فرید خان	جہانگیر	۱۰۱۶ھ ۱۶۰۷ء		۵۸
۷۳	بارہ پلہ	آغا مان	جہانگیر	۱۰۲۱ھ ۱۶۱۲ء		۵۹
۷۴	مسیح	آغا مان	جہانگیر	۱۰۲۱ھ ۱۶۱۲ء		۵۹

لبر	نام مکان	نام اصل نذکی	نام وادعای بچه غلامین	سال سب حجرت هجری	کفیت	صفحه لبر
۷۵	کوس سار	جهانگیر	جهانگیر	۱۰۲۸ ۱۶۱۸		۶۰
۷۶	پل سیم که	جهانگیر	جهانگیر	۱۰۳۱ ۱۶۲۱		۶۰
۷۷	مقبره شیخ فرید	شیخ فرید	جهانگیر	۱۰۳۲ ۱۶۲۳		۶۱
۷۸	نیلہ برج یا مقبره	عبد الرحیم خان	جهانگیر	۱۰۳۲ ۱۶۲۳		۶۱
۷۹	چنست کهنه مقبره	سیر زعفران	جهانگیر	۱۰۳۳ ۱۶۲۴		۶۲
۸۰	مقبره خانان	عبد الرحیم خان	جهانگیر	۱۰۳۶ ۱۶۲۷		۶۲
۸۱	مقبره عابد	خاندوران خان	شاهجان	۱۰۳۶ ۱۶۲۷		۶۳
۸۲	خاص محل	خاص محل	شاهجان	۱۰۴۲ ۱۶۳۳		۶۳
۸۳	مقبره شیخ عبد الحی	شیخ اسلام	شاهجان	۱۰۵۲ ۱۶۴۳		۶۳
۸۴	جامع مسجد	شاهجان	شاهجان	۱۰۶۰ ۱۶۵۰		۶۴
۸۵	دارالتفا ودارالتفا	شاهجان	شاهجان	۱۰۶۰ ۱۶۵۰		۶۴
۸۶	باغ سیم	جهان اکرم	شاهجان	۱۰۶۰ ۱۶۵۰		۶۵
۸۷	مسجد قجور	قجور سیم	شاهجان	۱۰۶۰ ۱۶۵۰		۶۵
۸۸	مسجد اکبر آباد	اکبر آبادی سیم	شاهجان	۱۰۶۰ ۱۶۵۰		۶۵

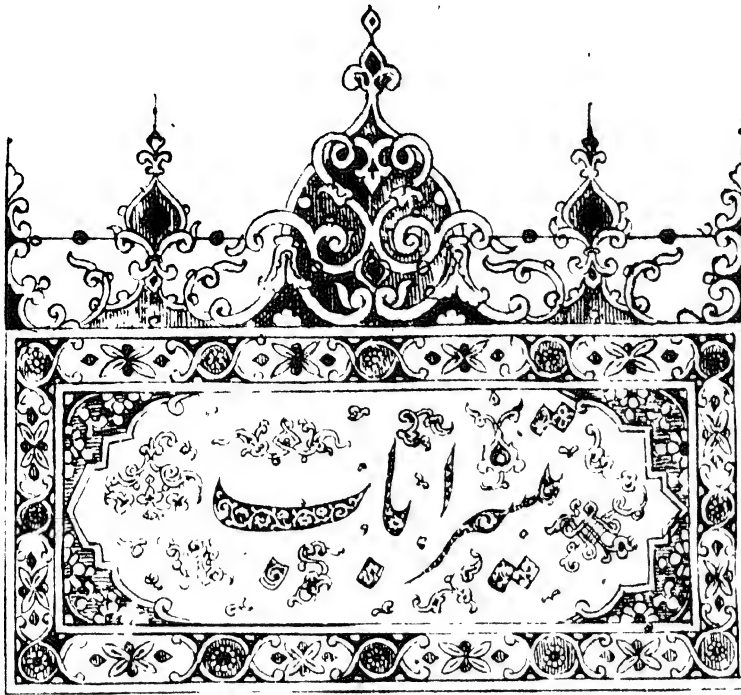
لبر	نام مکان	نام اول ثانی کا	نام بادشاہ بیکہ لکھنؤ میں	سال بنا ہجریہ عیسویہ	کفیت	صفحہ لبر
۸۹	مسجد سید	سید سلیم	شاہجہان	۱۰۶۰ء ۱۶۵۰ء		۷۱
۹۰	باغ شاد	شاہجہان	شاہجہان	۱۰۶۲ء ۱۶۵۲ء		۷۱
۹۱	باغ روشن	روشن اسکیم	شاہجہان	۱۰۶۲ء ۱۶۵۲ء		۷۲
۹۲	باغ سرسبز	سید سلیم	شاہجہان	۱۰۶۲ء ۱۶۵۲ء		۷۲
۹۳	تولی مسجد	عالمگیر	عالمگیر	۱۰۶۵ء ۱۶۵۴ء		۷۳
۹۴	محبوبان آباد	عالمگیر	عالمگیر	۱۰۹۲ء ۱۶۸۱ء		۷۳
۹۵	مقبورہ عالمگیر		عالمگیر	۱۱۰۰ء ۱۶۸۹ء		۷۴
۹۶	درگاہ حضرت سیدہ زینب		عالمگیر	۱۱۰۳ء ۱۶۹۱ء		۷۴
۹۷	حرمہ	غازی الہنجہا	عالمگیر	۱۱۱۲ء ۱۷۰۰ء		۷۵
۹۸	مسجد اورنگ زیب	اورنگ زیب	عالمگیر	۱۱۱۳ء ۱۷۰۳ء		۷۷
۹۹	مقبورہ عالمگیر	عالمگیر	عالمگیر	۱۱۱۴ء ۱۷۰۳ء		۷۷
۱۰۰	بوتی مسجد قطر صاحب	ہبادشاہ	ہبادشاہ	۱۱۲۱ء ۱۷۰۹ء		۷۷
۱۰۱	زینت المساجد	زینت النہال	ہبادشاہ	۱۱۲۲ء ۱۷۱۰ء		۷۸
۱۰۲	مقبورہ عالمگیر	غازی الہنجہا	ہبادشاہ شاہجہان	۱۱۲۲ء ۱۷۱۰ء		۷۸

نمبر	نام مکان	نام اصل بانی کا	نام مبادی	سال بن	کیفیت	صفیہ
۱۰۲	مجر شہ عالم	جہاندار شاہ	جہاندار شاہ	۱۱۲۲ھ	شاہ عالم اول کبر شاہ کی بی بی	۶۹
۱۰۳	برج مقبرہ		فتح الدراجا	۱۱۳۱ھ		۸۰
۱۰۵	مسجد سید	روشن الدولہ	محمد شاہ	۱۱۳۲ھ		۸۰
۱۰۶	مسجد دیر	شرف الدولہ	محمد شاہ	۱۱۳۵ھ		۸۱
۱۰۷	ختر منتر	راجہ سوای بیگم	محمد شاہ	۱۱۳۶ھ	اس صحنہ میں انگریزی شکر پتے	۸۱
۱۰۸	شاہ مردان	نواب قاسم	محمد شاہ	۱۱۳۶ھ		۸۷
۱۰۹	قمر المباح	قمر خان خاں	محمد شاہ	۱۱۳۷ھ		۸۸
۱۱۰	باغ محمد خان	ناصر محمد خان	محمد شاہ	۱۱۳۹ھ		۸۹
۱۱۱	کمانی مسجد		محمد شاہ	۱۱۴۰ھ		۸۹
۱۱۲	مسجد روشن الدولہ	روشن الدولہ	محمد شاہ	۱۱۵۸ھ		۹۰
۱۱۳	باغ ناصر	ناصر نور خان	محمد شاہ	۱۱۶۱ھ		۹۱
۱۱۴	مجر محمد شاہ	محمد شاہ	محمد شاہ	۱۱۶۸ھ		۹۱
۱۱۵	قاسم باغ	نواب قاسم	احمد شاہ	۱۱۶۸ھ		۹۲
۱۱۶	چوبی مسجد	احمد شاہ	احمد شاہ	۱۱۶۳ھ		۹۲
۱۱۷	سہتر مسجد	جاوید خواجہ	احمد شاہ	۱۱۶۵ھ		۹۲
۱۱۸	مقبرہ منصور	شجاع الدولہ	عالمگیر شاہ	۱۱۶۶ھ		۹۳

لبر	نام مکان	نام اصلی مکانی کا	نام بادشاہ	سال بنا		کیفیت	مربع
				هجری	عیسوی		
۱۱۹	کا کا		شاہ عالم	۱۱۶۸	۱۷۶۴		۹۲
۱۲۰	لال سنگھ	شاہ عالم	شاہ عالم	۱۱۹۳	۱۷۷۹		۹۶
۱۲۱	سنگھ		شاہ عالم	۱۱۹۵	۱۷۸۰		۹۷
۱۲۲	جین سنگھ	سنگھ	شاہ عالم	۱۲۱۵	۱۸۰۰		۹۷
۱۲۳	کر جاکر	کر نل سنگھ	شاہ جام	۱۲۳۲	۱۸۲۶		۹۸
۱۲۴	جوک مایا	راہ سنگھ	شاہ جام	۱۲۳۳	۱۸۲۷		۹۸
۱۲۵	جین سنگھ	جیاتی	شاہ جام	۱۲۳۳	۱۸۲۸		۹۹
۱۲۶	کوئی جان	سنگھ	شاہ جام	۱۲۳۳	۱۸۲۸		۱۰۰
۱۲۷	مجر سنگھ	منازل محل	ولیم جام	۱۲۳۴	۱۸۳۲		۱۰۰
۱۲۸	ظفر محل	بہادر شاہ	ملکہ وکٹوریہ	۱۲۵۸	۱۸۴۲		۱۰۱
۱۲۹	ہیر محل	بہادر شاہ	ملکہ وکٹوریہ	۱۲۵۸	۱۸۴۲		۱۰۱
۱۳۰	کوئی لکشا	سنگھ	ملکہ وکٹوریہ	۱۲۶۰	۱۸۴۴		۱۰۲
۱۳۱	باواں صاحب	حافظ داؤد	ملکہ وکٹوریہ	۱۲۹۰	۱۸۴۴		۱۰۲
۱۳۲	اشنی محل	کونست الکرز	ملکہ وکٹوریہ	۱۲۹۳	۱۸۴۶		۱۰۲
۱۳۳	لال کی	کونست الکرز	ملکہ وکٹوریہ	۱۲۹۳	۱۸۴۶		۱۰۲
۱۳۴	بل بند	کونست الکرز	ملکہ وکٹوریہ	۱۲۹۸	۱۸۵۲		۱۰۳



مطبوعہ مطبع احمدی واقع دہلی بہتہ نام شیخ ظفر علی
شعبہ ہجری و سنہ ۱۸۵۳ عیسوی



بادشاہوں اور سیر کی تفریق بنائی ہوئی عمارتوں کے بیان میں
لوہی کی لائتہ

میں لائتہ راجہ دہاوا یا سید ہاوی کی قطب صاحب کی مینار کی پاس ہی اور سیر
ماون مکت لوہی کی ٹہلی ہوئی ہے ایک کے سری پر لوہی کی مکترومن ہاوی
منجبت کاری اور مرغولین بہت خوبصورت بنائی ہیں بلندی اس لائتہ کی
زمین پر سی بائیں فٹ چہ انچہ اور محیط شالی جڑ کا پانچ فٹ تین انچہ ہی ایک
کہانی مشہور ہے کہ راجہ پوراکو قوت میں سپند توں فی اس لائتہ کو راجہ ماسکت
سر رکھا رہتا اس شخص سے کہ راجہ پوراکو خاندان کی علامہ اری کہتی ملی مگر یہیہ
بالکل غلط ہے اس لائتہ پر شہسکت زبان اور ناگری حرفوں میں شلوک کندہ
ہے۔

۳
 جنگا خلاصہ مضمون یہ ہے کہ والی سند ۷ فی فوج سب کی تھی راجہ دھسا کے
 لڑکے بعد لڑائی کی راجہ دھسا والی فتح پائی اور یہ لائے بطور یاد دہشت
 فتح کی بنائی مگر قبل از بنی لائے کی مر کیا جس پر سب صاحب لکھی ہیں کہ راجہ
 اور کچھ حال نہیں معلوم ہوا پھر کہے کہ ہستنا پور کی راجا ونگا راجہ سے
 اس قسم کی ناکری حرف تیسری یا چوتھی صدی بعد حضرت عیسیٰ مدینے
 تھی اس سبب سے خیال کیا ہے کہ یہ لائے یا پنجویں صدی سی بہت دور ہے
 آٹھویں صدی میں حضرت عیسیٰ کی بی بی ہم سہا کی مانی سی نکار کر کے
 ہیں اسکا سبب یہ کہ راجا ونگی تاریخ تھانہ علیہ مسلمانوں کی عمارت
 ہونی مدت بصحت تمام مٹی ہی حسین لکھی کٹ نہیں اون نا ریحون اس راجہ کا کو
 نہیں علاوہ اسکے اس تہہ بہت کندہ نہونی سی یقین پڑتا ہے کہ مگر بہت
 سی نہیں کی ہی کیونکہ مگر بہت کی تھی بہت لکھی کا اور کوئی نہ کوئی سند مقرر
 کر نیکا بالکل رواج ہو کیا تھا اسکے سوا اوس زمانہ میں ہستنا پور کے راجا
 راج بالکل جانا رہا تھا ان لیلوں سے ہماری نزدیکی یہ لائے راجہ سے
 ۷۰۰ ف راجہ دھسا والی بنائی ہوئی ہی جو بد شہر کی اولاد ہیں یا انہوں
 راجہ ہی اگرچہ یہ راجا اندرت میں آبی تھی الا قدیم حکما اور کتا ہستنا پور
 اسی سبب سے ہستنا پور کے راجہ کہلاتی تھی مذہب اس راجہ بنی تھا
 لائے کے کتبہ سی بھی ہی مذہب معلوم ہوتا ہے مروج تاریکی کتا بون کی ہر

دیکھو کتاب
 راجا ونگی کی بنائی
 لکھی ہیں کہ راجہ
 ۲۴۲ صفحہ ۴۴۲
 صفحہ ۶۳۹

راجا ونگی کی بنائی
 لکھی ہیں کہ راجہ
 ۲۴۲ صفحہ ۴۴۲
 صفحہ ۶۳۹

ہا کو ت خلاصہ التواریخ
 و راجا ونگی کی بنائی

کہ راجہ میدھاوی انکھارنوسو پانچ برس قبل حضرت سچ منہ نشین ہوا
انکر نری مورخون فی جو صحیح حساب راجہ جہشتر کی زندگانی کا خلاصہ ہے
اوس حساب ہی معلوم ہوتا کہ یہ راجہ آٹھ سو پانچ نوین سال قبل حضرت سچ
منہ نشین ہوا تھا اور اسی سبب ہماری ای میں یہ لائے نوین صدی میں قبل
حضرت سچ بنی الانام پڑی ہی ایک ت بعد کسی راجہ فی راجہ دھالو
فتحنا جس منہ سی اوس راجہ فی اسکو بنا یا تھا کہ دو اکڑ لائے کو نصب کیا کہ
عجب نہیں کہ یہ بات سیری چوتھی صدی بعد حضرت عیسیٰ کی ہوئی جبکہ
رای پورانی اس لائے کی قریب تھے اور تھانہ بنات یہ لائے تھانہ کے
صحن میں الٹی اور جب وہ تھانہ توڑ کر قطب الدین ایک فی مسجد کی تھانہ
لائے مسجد کی صحن میں الٹی چنانچہ ایک مسجد کی صحن میں جو دہی بہر حال یہ
ایک عجیب چیز ہے اب تک اس میں کچھ نقص نہیں آیا شاید کوہ کی صدی سے
ایک مقام پر تھوڑا سا بال کیا ہی جو ان آدمی اس لائے کو کوہ میں کھڑکی
اور یہ کھیل کھیل ہی کہ جسکی کوہ میں یہ لائے آجاوی دھال کا اور جسکی کوہ
نہ آوی وہ دھال کا ہے

لمر ۲ لائے اشوکا یا منار کوہ رس بالائے فیرو شاہ

یہ لائے پھر کی پی اور لوک کوہ کا پھر تھانہ ہیں اور بہت صاف بنائی ہی ہے
ساتھ کی پانچ لائے ہیں ایک راویا میں دوسری تھانہ میں تیسری کہ آباد
ہوئی

چوتی سیرتہ کی فواج میں ہاجون موضع فہرہ میں ان ہاجون لائون کو راجہ اشوکا
 سیاسی فی بنایا تھا چنانچہ اس لائون پر دو کتبہ کہودی ہوئی ہیں پہلا کتبہ ایسی ہے
 نام کا ہی اس کتبہ کی زبان پالی اور سنسکرت نہیں ہے اور حروف ہی بہت پر
 لائون خط کے ہیں جو دیوناگری حروفون سی پہلی تھا اور ان میں ہ کی مدد کے
 تقسیم اور جاندار کو دکنہ ندی اور مجرم رستہ کے قصاص اور سیات

بدنی جاری ٹرنی کی حکام لکھی ہیں لیکن یہ کتبہ کسی پالی زمانہ میں بنائیں گیا
 اور سرور شاہ فی ہی بہت پختہ رسم کی الاون سی ہی برہانیں کیا تاریخ فریڈریش

مکر جس پر سب سے اس کتبہ کو پراہو کہتی ہیں کہ راجہ اشوکا پونا تھا چند کتبہ کا آرکیولاجس سوسٹی کا
 اور وہ دارا وین کا تین سو پندرہ سال قبل حضرت مسیح و ہندو نشین ہوا اس کے
 جیسو سٹاتی دو سو اٹھانوین سال قبل حضرت مسیح یہ لائون بنائی فارسی ہاجون

معلوم ہوتا ہے کہ یہ راجہ دراصل کشمیر کا راجہ تھا اور تمام ہندوستان میں
 معہ فوج اس کا عمل تھا اویس کے وقت میں مذہب کی بابت گفتگو ہوئی بلکہ

سب سے تمام رعایا ناراض ہو گئی اور اس کو لاچار ریاست چھوڑنے
 پڑی ان لائون پر مذہب کی گفتگو کندہ ہوئی سی یقین پڑتا ہے کہ یہی راجہ تھا

جسکی دارالسلطنت کشمیر تھی اپنی فارسی ہاجون سی ہی معلوم ہوتا ہے
 کہ راجہ اشوکا تحما ایکہ ارتین سو تہتر سال قبل حضرت مسیح ہندو نشین ہوا

مکر ہم پہلی مدت کو صحیح جانے میں دوسرا کتبہ اس لائون پر بدیو چو پائی دیکھو کتبہ نمبر ۲

نام کا ہی پہلی سید و ساہر کا راجہ تھا جہاں سی چو ہاؤ نکا کاسے۔ اوسنے
 فوج لشی کر کر تھورون جو دلی کی راجہ تھی فتح پائی راہی سپور اپنی زماہ بہت
 یعنی تھتک مطابق تسلیع کی اس لائٹہ پرنی پر کہا کاسے نامہ لکھوا دیا اس
 کتبہ کی ناگری حرف اوٹھنکرت زبان کے ایکے اشوک بخوبی پر ہی جا
 ہیں اس کتبہ میں سپدیو کی تعریف اور اوسکی خوب نکا بیان اور یہ بات کہ
 اوسنے فوج کر کر بند و ستانین ہرم فایم کر دیا لکھا ہوا ہے جس نامہ میں کہ
 فیور شاہ بعد بنانی کوئلہ کی تہہ کی طرف کیا اور پیر وہاں سے بہر کر دلی میں آیا
 یعنی قریب تھتک مطابق تسلیع کے تو اس نامہ میں یہ لائٹہ موضع نوہر
 رکھتا سا لورہ منلع خضر آباد میں نصب تھی جو دلی سے ہاڑ کی طرف نو کوس
 فاصلہ پر ہے اور اوس نامہ میں مشہور تھا کہ بہیم کی گون چہرے کی لائٹہ ہے
 فیور شاہ فی ارادہ کیا کہ اسکو بیان سی او کہا کر دلی میں لیجا نا چاہیے
 کہ مدت تک بادکار رہی کی اس حال سی کرد نواح کی قصبات اور دیہات
 بہت سی آدمی جمع کئی اور روئی کی بوری بہر واکر اس لائٹہ کی گردن
 اور اوسکی ہر کو کہو دنا مشہور کیا جب کہ خبر تک کہ چلی تو بہری ہو کر ان
 روئی کی بورون پر ہم کئی ہر ایک ایک بورہ روئی کا سچ سچ نکال لی گئی او
 لائٹہ کو بھی لیتی گئی اسکی جرمین ایک بہت بڑا مربع تہہ تھا جہاں سے لائٹہ کھس
 کی تھی اوس تہہ کو بھی نکالا اور جب بنیہ لائٹہ زمین پر لٹکے تو اسکے گرد

نارنج فیور شاہی
 سبج

بانس باندہی اور کچی جھڑی ساری لائٹہ کو منہ دیا کہ کس طرح کا صدمہ نہ پونجی او
 اویکے لادنیکو ایک چمکہ بیالیس میہ کا بنایا اور بہت سے ادمیوں نے
 ملکر سیان باندہ کرس لائٹہ کو اوتھایا اور چمکہ پر رکھا اور اویکے ہر ایک
 بہت مضبوط سیان باندہ بنیوں اور سیون کو دو دو سو آدمی ملکر کھتی تھی جب
 چمکہ چلتا ہوا سطح ہزار شوق لائٹہ کو دریا کی کنارہ پر لائی جو موضع نوہر کے
 پچی ہوتا تھا اور بہت بڑی بڑی کشتیاں باندہ کرس لائٹہ کو کشتیوں پر لیا
 اور دریا دریا شہر فیروز آباد میں لائی اور کوئٹہ فیروز شاہ میں مسجد کس
 اس لائٹہ کی کبرا کر نیکو تہ منزلہ مکان بنانا شروع کیا جب ایک درجہ تیار
 ہو جاتا تب لائٹہ کو اوتھا کر اوسپر رکھتی اور ہر دو درجہ بنانا شروع کرتے
 جب وہ بھی تیار ہو جاتا تو اس لائٹہ کو اوتھا کر اوس پر رکھتی سیطین
 درجہ تک جی جب لائٹہ کو کبرا کرنا چاہا تو بہت موٹی موٹی رسی بنا کر ایک سہ
 اونکا لائٹہ میں باندھا اور زمین میں بہت مضبوط مضبوط پانچ لگا کر دوسرا
 رسو نکا انہیں باندھا اور بہت آدمی ملکر اون پر خونکو پھرتی تھی اور بہت
 کرتی تھی جب آدہ کنز لائٹہ اونچی اٹھتی تھی اور ہوقت اویکے پچی بڑی بڑی
 لکراور رونی کی بڑکھ دیتی تھی تاکہ کس طرح کا صدمہ مکان کو یا لائٹہ کو پہنچے
 سیط بہت دنوں میں یہ لائٹہ سیدھی کھڑی ہوئی اور اویکے چپ
 وہی مہلچ تیریدستور رکھ دیا اور پھر چونہ اور پھر سی ہر واکر مضبوط کر دیا اور

اویسے سر رسنگ مراد رسنگ موسیٰ کی بہت خوبصورت برجی بنائی
 تانی کا کلس شہری سلج دار بہت خوبصورت اوسپر لکایا اور اسی
 منارہ زرین اسکا نام رکھا مگر افسوس کہ نہ اب وہ برجی رہی اور نہ وہ
 بلکہ لائٹہ کی سہ کا کونہ ہی بڑکایا بعضی کہتی ہیں کہ بجلی کی جھڑپ سے لک
 اور بعضی کہتی ہیں کہ کولہ کی جھڑپ سے یہ تو تا طول اس لائٹہ کا تیس کر کا
 آئٹہ کراوسمین سی عمارت میں کڑی ہوئی ہے اور چوٹس کر زینب عمارت کے
 اوپر بچھلی ہوئی ہے

لاٹہ دوم اسوکا یا منارہ کو شک شکا

یہ دوسری لائٹہ آئی شوکا کی جو میان دو اب میں میرتہ کے پاس تھی وہی
 جبکہ فیروز شاہ فی منارہ زرین اپنی کو شک میں لکایا یہ دو سیر لائٹہ کو شک
 جہان غا یا کو شک شکار میں لاکر لکائی اگرچہ یہ لائٹہ پہلی لائٹہ سی چوٹی ہی تو ہے
 اس لائٹہ کی لانی میں ہی وہی دقتیں اور مشکلین اور ٹائین جو پہلی لائٹہ میں دقتیں
 جیکہ یہ لائٹہ اس کو شک پر کھری ہو چکی تو بادشاہ فی حسن کیا اور اس کے شہر کے
 خلقت کو تماشا دکھنی کا حکم دیا اور ہر جگہ شربت کی سبیل مخلوقات کے منہ
 رکھوا دی تھی بہت مدت ہوئی کہ ایک سیکہ زین اورنی کی سبب اسکی فریاد
 یہ لائٹہ ٹوٹ گئی اویسے پانچ ٹکڑی ٹوٹی ہوئی اب یہی ولیم فرزند صاحب
 کوٹہ کی قریب پڑے ہیں اگر ان پانچوں ٹکڑوں کو ملاوین تو پونہ تین تیس فٹ

تاریخ فروری
 شمس صباح

موتی سی فطر سے موتی ٹکڑیاں نٹ ۱ وانجہ اور سب سے پہلی ٹکڑی دہائی فٹ ہے
 اور وزن تمام ٹکڑیوں کا تین سو تیرہ سو اور کتبہ کی حرف بالکل ناقص ہو گئی ہیں اور
 بچرین اوکھڑ جانیکی سبب دیکھنی کی قابل ہی نہیں ہی

لمرہ انکسور

فلسفہ نقلی ابادی میں میل پر راجہ تلم کہہ کی عکس ازین ہم کا نو ہی حکمت
 بکر حاجت مطابق شمع اور شمع بھری راجہ انکیا پال تور دلی کا راجہ ہوا
 او میں سے سرکار کی واسطی پیاروں کے چین ایک بہت تحفہ سید غاکرانی کو روکا
 اس شے کے دو طرف تو پیار میں او چین جو بی بی کھائی تھی اس کھائی کو بندھے
 بند کر دیا ہی ایسا خوبصورت بند اور کہیں نہیں ہی اور اب تک باوجود دل نہ
 اس قدر زمانہ کی قائم ہی چ اس بند کا دو سو سندرہ فٹ اور دو نو ہارون
 سینتیس فٹ لمبی ہیں جس کا کل طول اکیس نو اسی فٹ ہوا اور شمالی اوچائی
 ضلع چکاس فٹ کی ہیں اتار بند کا زمین کی برابر ہی ٹیڑھ فٹ کا ہے
 اس بند کی دیوار میں سیر میان بنائی ہیں چنانچہ اب ہی سیر سیر میان میں
 اوپر موجود ہیں اور پرانے زمانہ اربیان کرتی ہیں کہ ہماری ہوشمین قد آدم سے
 اور نچا تھا اور کئی سیر میان اور نکلی ہوئی تھیں اب مٹی سی ڈب کی ہیں جو
 اس بند کی اتنی بڑی ہے کہ کبرا آدمی او میں سے جلا جاتا اگرچہ پس بند میں اب
 نہیں تھرتا مگر اوس کے جڑ میں سے بارہ ہند پانی رسنا ہی اوی زمانہ میں راجہ

۱۰
 ایٹیاں فی اس کے پاس ہار کی چوٹی پر ایک سلعہ بنا شہر وع کیا ہے
 کہ اس سلعہ کی چار دیواری کی سوا اور کچھ نی نہیں پایا اب وہ چار دیواری
 قائم نہیں ہے کہیں کہیں سی دیوار کا ٹوٹا ہوا نشان معلوم ہو یا کہ ہو یا
 جو انکپال کا بارہوان مٹا ہوا بیان آباد ہوا چنانچہ اس کے کانٹوں میں اس کی اولاد
 بستے ہی اور یہی لوگ وہاں کی زمیندار ہیں لیکن ہوا پال کی بعد چوٹی شہر
 مسمیٰ کرانی کو جسے کہہ میں ڈال لی تھی اور اس سے اولاد پلے اس واسطے
 یہ لوگ تھور و زمین سے خارج ہو کر کوہ رومین مل گئی اب ان کی نسبت ارکوہر
 ہیں متصل اس سلعہ کی ایک پہاڑی اوہین بلور کی کان ہی اور بت تھور
 نکلتا ہی کسی سب سے راجہ فی اس کان کو بند کر دیا ہے

لمرہ انیک تال

اسی راجہ فی اپنی زمانہ حکومت میں یعنی بحضرت بکر صاحب مطالبہ
 موافق شہر ہجری کی قریب موضع مہرولی کی ایک تالاب بنا یا تھا اگرچہ
 وہ تالاب بالکل منہدم ہو گیا ہی الا قطب صاحب کی لائتہ کی قریب جا
 شمال اب تک ایک عقیق کر ہا موجود ہے اور انیک تال کی نام ہی مشہور
 معلوم ہوا کہ شہر ہجری مطابق شائع مت یہ تالاب قائم تھا کہوں گے
 سلطان علاؤ الدین فی ہینار کی پاسبان سر امینار اور مسجد بنانی شروع
 تھی تب اس تالاب میں اپنی مسجد میں پانی لایا تھا چنانچہ اس کے پانی کے

کی بروکانتان ہو جو دیکھو

لمبر ۶ سورج کندو

یہ ایک تالاب ہے تچہ مدور اور نہایت خوبصورت اور بہت عمیق سیریں
موضع اینکو پور سرد موضع لکڑ پور علی گڑ سرکار انگریزی میں غالب ہی کہ اس
خوبصورت تالاب اور کہیں پنج چاروں طرف اس تالاب کی مدور سیریاں
ہیں اور ایک طرف جانوروں کی پانی پنی کا گھوگھاٹ بنایا ہی اور ایک
ادبوں کی آمد و رفت کی سیریاں کہیں ہیں اور ایک طرف پیارو کھانے
ایک رستہ رکھا ہی اور جانب شمال اس تالاب کے کنارہ پر بطور محل کے
ایک عمارت بنائی تھی اور تالاب میں سی اس محل میں چائے کی بنائے ہوئے
سے سیریاں بنائی ہیں اگرچہ وہ محل بالکل منہدم ہو گیا ہی مگر وہ سیریاں
باقی ہیں اس تالاب کو کنور سو تاج پال راجہ انیکا پال کی پانچویں بی بی فی تحنا
تسع مطابق شہ جبری میں بنایا ہی بہادون کے حصہ کو ہر سال تالاب
بہان ہوتا اور اس تالاب کے کنارہ پر سیریاں بنائے اور ایک پہلے درخت
اوپر پوجا کی بعد ماریل پڑھتی ہیں اور وہاں چڑھاوا اینکو پور لکڑ پور کے
برہمن لینی ہیں مگر بہت بڑا میلہ نہیں ہوتا

لمبر ۷ تیخانہ رای پتھورا
تسلہ پڑا پتھورا کی پاس ہے ایک تیخانہ تہا نہایت نامی چاروں طرف تہا ہے

شعبہ

دو گئی اور تہ گئی اور جو گئی الان بنی ہوئی تھی اور چین صحن تھا اور خوبی اور عالی اور
 ضلعوں میں وارو تھی اور عربی ضلع میں تھی سطح اس تجانہ کی باہر الان
 بنائی تھی اور اونکو پر کہا کی والان کتی تھی یہ منہ رہی تھی کی ساتھ تھی
 بکر ہجرت سلطان و افغان تھے ہجرت میں تجارت اس کے ساتھ نہایت
 اور ایسی استادت کے راشون کا کام بنایا جو کہ اس وقت بہتر خیال
 نہیں تھا کہ ایک تہ ہجرت کاری میں ایسی ہی صورت تھی کہ کاری کی صورت
 ایسی تھی جی مل بونی کہ وہی میں کہ بیان باہری ہر ایک علیہ و دوار
 ستون پر جو گئی سو میں غی ہوئی تھیں اور زنجیر و نین کہتی لگتی ہوئی کہ
 تھی پانچہ ایک ہجرت نہ کا صلح شرفی اور شالی بہتور جو جو داری
 میں بوی کی لائے کو جیشینوی یہ ہے ہی بہتور قائم کہنی اور درود دیوار
 اور تار اور ہما دیوار کنش اور ہومان کی سو میں کہودی سی لہین ہوتا
 کہ یہ منہ جیشینوی ہر ب کا تھا اگر یہ پلانوں کی وقت میں سب موثر
 دالی کی ہر الان ان بونی ہو تو نہیں ہی غور کرنی سی معلوم ہو سکتا ہی کہ
 صورت تھی ہاری را میں اس تجانہ میں ان الانوئی سواسک سنج کی ہی
 عمارت تھی کہ وہ بھی توڑی گئی کیونکہ اس قسم کی پرانی تہر صورت دار

نمائندہ المومنین

ہی پائی جاتی ہیں

مسجد اونیہ دہلی مایسجہ جامعہ دہلی مایسجہ قوتوالا اسلام

جکے شہ جہری سلطان بن السلجوقی ۴۱۲ کما سیت قطب الدین ایبک عبداللہ بن محمد
بن ساقم عرف سلطان شہاب الدین غوری کی سپہ سالاری دلی کو فتح کیا
تب اس نے خانہ کو مسجد بنادیا اور موت بند رہنے کے نکال دالی اور جس
دیوار زمین اور دروازہ زمین اور ستون زمین کی موزمین بنی ہوئی تھیں وہیں
کے کھوکھلے ٹور دیا اور کیا چہرہ مشا دیا مگر خانہ کی عمارت یہ ستور قائم رہی
اور تیس خانہ کا سباب جو پانچ کڑو اور چالیس لکھ دلوال کا تھا
اس مسجد میں چڑھا دیا اور شرفی دروازہ پر فتح کی تاریخ اور پنی نام کا
لگا دیا

دلوال ایبک کے زمانہ کا
تاریخ تہذیب اور سلطان
اور سلطان حسن الدین کے
کے دلی والے موجود ہیں
اور انکا ذکر اگر کچھ لکھ سکیں
نکال کتاب لکھ نہ نقشہ
لمز ۳۲۹ و ۳۳۰ و ۳۳۱

تعمیر سلطان محمد الدین

ابو ایبک جکے قطب الدین ایبک دوبارہ امیر اور مسلحہ زہور اور زہور والہ
کجرات کو فتح کر کر غنیمت کیا تب سلطان محمد الدین فی حکم بابا کے اس خانہ
مسجد کی عمارت بھی بنائی جاوی غنیمت سی مراحت کر کر شہ جہری لپی
میں بادشاہ کی حکم موجب اس خانہ کی غنی ضلع کی سامنی پانچ درختوں سے
نیک سنخ سی بنائی شروع کی اور شمالی دروازہ پر تعمیر شروع ہو
پانچ کدہ کر لگا دی ۴۱۲ جہری مطابق ۴۱۲ عیسوی کی یہ عمارت
یار ہو گئی خانہ کی در کی بائیں بازو پر یہ تاریخ کدہ ہی ان پانچوں
فے دو نو در تو تھا انہیں انہیں فٹ اونچی زمین اوچے کا برا دروازہ

دیکھو کتبہ ۳۲۹
تاریخ و فتح کا
دیکھو کتبہ ۳۲۹
دیکھو کتبہ ۳۲۹

نٹ کی قرب اونچا اور گہرائی نٹ چوڑا ہی ان دون پر نہایت تکلف کی
منبت کاری اور سطح سطح کی پل بوشی پھول بنی ہوئی تھی کہ بیان سے
بابری پانچون دون پر کلام اسکی آئین اور حدیثیں کبھی ہوئی ہیں جبکہ
مسجد تیار ہوئی تو اسکی درو دیوار پر نہایت تیار سی سنہری کلس جڑا
گئی تھی ان دون میں ہی تجانہ کی تہر لگی ہوئی ہیں چنانچہ چپکے در کا ایک تہر
کر پڑنی سی اندر کا ایک تہر دکھائی دیتا جی جہن تو لگی مور تین کبھی فی
دور میں سے وہ مورت بخوبی دکھائی دیتی ہی عرض اسقدر سب کچھ
معر الدین اور قطب الدین ایک کیفیت میں تھی چاس کرا اور طول تہر کمر
کمری ہی ہیں سجد کا متولی فضل ابن ابو المعالی مقبر ہو اچانچہ غری الان

تاج المآثر

ایک ستون پر او سکا نام کندہ ہی ہے
تعمیر سلطان شمس الدین

دیکھو کتبہ لبر

بعد اویس کے سلطان شمس الدین التمش نے اس مسجد کو تہر ناچا ہا اور تہر
مطابق سابع کی اس مسجد کے دو طرف جنوب اور شمال میں تین دروازا
اور ریا پور کے تجانہ کی بابری کی دالان تک مسجد بڑا دی یہ درہا
سرخ کی بہت تختہ بنی ہوئی ہیں اور پور نسخ اور کو فی خط میں آیات قرآنی
ہیں اور بہت تختہ بنل بوشی پھول تی منبت کاری کی ہوئی ہیں جنوبی
درون کے چپکے در کی بائیں بازو پر تاریخ تعمیر کی کندہ ہی ان دون کی

دیکھو کتبہ لبر

محرمن ٹوٹ گئی ہیں بلکہ شمالی دروغین کا ایک دوسرا بیکاسا راشرک میں لکھا ہے
 جسکے ساتھ بحر بنی مطاہی ۳۳ عیسوی سلطان حسن الدین فی مالوہ اور راجہ بن کوٹھیا مانج دشنہ
 اسوقت تہخانہ مہاکال کو توڑ کر وہاں مٹی جو زمین راجہ بکراجت کی تصویر پر
 دلی میں لاکر اس مسجد کی دروازہ کی اکی والہ میں پتھریں بہتیں تھیں یہ ضلع عمر پور
 کی جانب شمال اور جنوب کو تمجوس الدین التمش فی بنائی سین تھیں سین
 اور ایک ایک فٹ لمبی ہیں اور بچکا در آٹھ کڑ کا چور ہے اور جنوبی ضلع اسکا
 تہخانہ کے قدیم دالان میں جو پر کہا کے لپی بنائی تھی اور کھٹول لکھو کڑ
 تہ فنی کڑی ہے

لمبرہ قطب صاحب کی لائٹہ یا سینا یا ذنہ

اس عمارت کی فحش اور شان اور بے اور خوشنمائی کا بیان نہیں کیا
 حقیقت میں یہ عمارت ایسی ہی کہ روی زمین پر اپنا مثل نہیں کہتی نقل شہور
 کہ اگر اویس کے بچی کبری ہو کر اوپر دیکھو تو ٹوپی والی کو ٹوپی اور کبری والی
 کبری ہی تمام کر دیکھنا پڑے اس لائٹہ پر سی بچی کی آدمی ذرا دھڑکی ہوئی
 اور چوٹی چوٹی آدمی نہیں ہوتی ہائی کھڑی دیکھائی دینی سی عجیب کیفیت
 معلوم ہوتی ہے اس طرح بچی والوں کو اوپر کے آدمی بہت چوٹی چوٹی
 معلوم ہوتی ہیں اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ کو یا فرشتہ آسمان سے اترتی ہیں
 غرض کہ یہ لائٹہ عجیب روزگار نہی ہے باوجود ہندو ریل کے اور ہندو

ایسی خوبصورت اور خوش فطرت بنی بھائی بنی کہ بی خستیا رہ بکھنی کو جی جاسا
 اس لائٹ کی بجلی کی درجہ کی ایک سوچ مذور اور ایک کمر کی بنائی ہی اور دو
 درجہ کی سب کچھ میں اور تیس درجہ کی سب کچھ میں کمر کی میں اور اور
 دو نو درجہ کو مل میں اور تمام تہر سب سرنگا لگا ہوا مگر چوتی درجہ میں
 ہی ہی اور ہر جگہ بہت کھاری اور ٹھکری ایسی خوبصورتی سی کی ہی کہ اور
 ہر ایک سیل مسلسل پر ہر اون معشہ قون کی زلف دو ماقرمان سے اور اسکے
 ادنی سی ادنی پول ٹیکہ ری سپیکٹرون کمر خون کے لٹ بن جس شاہین کمر
 اس لائٹ کی بنامین بہت لکھو ہی • نون میں بہت مشہور ہے کہ یہ لائٹ
 سلطان شمس الدین التمش کی بنائی ہوئی ہی اور لائٹ تاریخ کی کتاب میں اور
 کتبہ عبدسکندر بھول میں اس لائٹ کو سلطان شمس الدین التمش کی لائٹ لکھ
 لکھا ہی اور بعضی تاریخوں میں اس لائٹ کو مسجد کا ماذنہ لکھا ہی اور بعضی کتابوں
 اس لائٹ کو سلطان معز الدین کی لائٹ لکھا ہی مگر اس سبب کہ اس لائٹ کا
 پہلا دروازہ شام لرو یہ ہی اور منہ نون کی مندر کی عمارت کا دروازہ یہ
 شام لرو یہ ہوتا ہے برخلاف ماذنوں کی کہ اونکی دروازہ ہمیشہ شام لرو یہ
 ہیں خانچہ سلطان علاؤ الدین فی جولا لائٹ بنائی شروع کی اور کاشہ قرو یہ
 دروازہ درکھا اور نیز اس سبب کہ اکثر مسلمانوں کی عادت ہے کہ ایسی
 عمارت کو کرسی دیکر بناتی نہیں جتنی سلطان علاؤ الدین فی اپنی لائٹ کو

تاریخ فیروز شاہی
 شمس سراج

تقویم البلدان
 فتوح فیروز شاہی

کرسی دیکر بنا شروع کیا تھا برخلاف ہندوؤں کی کہ وہ بدھ و ن کرسی بنائی تھیں
 جیسی کہ یہ لائٹھ بنی ہوئی ہی اور نیز اس سبب کہ اس لائٹھ کی پہلی دیکھی تیر کھوچے
 مقام ہی ایسی معلوم ہو ہیں جیسی چچی کر لکائی ہیں اور نیز اس سبب ہی کہ بطرح
 اصل تخانہ میں منچر وغینہ کٹھنی لگاتی ہوئی تہرہ ن پر کھودی تین واسیطے اس
 کہندہ پر منچر وغینہ کٹھنی لگاتی ہوئی کہدی ہوئی ہیں اور نیز اس دلیل کی کہ بطرح
 کتبہ فتح نامہ بنام قطب الدین ایک سپہ سالار اور دوستانہ خاندان کے
 نام کا اصل تخانہ پر ہی واسیطے اس لائٹھ پر ہی غالب ہے کہ پہلا کتبہ اس لائٹھ
 ہندوؤں کی وقت کا ہی کچھ عجیب نہیں کہ اس میں کتبہ میں جن بنان کتبہ کہہ اسوئے
 وہاں ہیں تو ان کی موت میں تو ان اس سبب سے کہ وہ تہرہ نال کر یہ کتبہ میں
 نام اور قسطنطنیہ میں لکائی ہوئی حسین بادشاہ کی تعریف ہے جو
 کہ مدت مشہور چلی آتی ہی کہ یہ لائٹھ ریا ستہور نے اپنی موت سے پہلے
 ساتھ یعنی سترک بکرا جیت مطابق طلوع و افق شمس چرخ بنائی
 صحیح معلوم ہوتی ہی کیونکہ اس کے مٹی سورج کہی مذہب کی ہی اونہ
 جہنا کو سورج کی تہری اعتقاد کرتی ہیں اس واسطے اس مذہب کو جہنا
 درشن کرنا ہی بڑا دہرم جانتے ہیں اس سبب سے جہنا کی درشن کہ اس
 لائٹھ کا پہلا کتبہ بنام شمس چرخ مطابق شمس عیو میں جب یہ تخانہ مسلمانوں
 فتح کیا تو اس پر اپنی نام کے کتبہ لکائی اور فصل ابن ابوالمعالی کہتے ہیں

دیکھو کتبہ لبرہ

دیکھو کتبہ لبر ۱۱ اور اسکا نام تھر پر کہو دکر دروازہ کی پاس لگا دیا جس زمانہ میں سلطان شمس الدین

التمش نے اس سب کے ادھر او دہتر تین تین دربرہائی یعنی لائے تھے بھر کے مطابق ۳۶۹ عیسوی کی اوسنی زمانہ میں اس لائے کو ہی بڑھایا اور دوسرے

کھنڈ کی دروازہ پر اسکا حال کہہ دیا اور جب اسکا نام ماؤ نہ رکھا اور درجہ

اسی نام کا کتبہ اور جمعہ کی نماز کی آیت کو کہو دا اور معمار کا نام لکھا اگرچہ اس

اس لائے کی پانچ کھنڈ تھیں لیکن اس میں ہی کچھ کھنڈ تھیں کہ سطح مشہور ہے پتے

اس لائے کی سات کھنڈ تھیں اور سارہ نعت منطری کی نام سی ہی ہے لائے

اور جہاں اب کتھر اکا ہوا ہے وہاں الہی کنکورہ بنی ہوئی تھی جسی فصیلوں کے

ہوتی تھیں اور پانچویں درجہ تک درجہ تھاکہ اوسکے چاروں طرف دروازے

اور اوسکے اوپر بطور لہنی رچی کی شکل اس مخروط لداؤ تھا کہ ساتواں

درجہ شمار میں آتا تھا یہ ساتواں درجہ تھاکہ سحر مطابق ۳۶۹ عیسوی میں یہ

بنایا تھا کیونکہ وہ لکھتا ہے کہ مرمت کی وقت مہینی اس لائے کو ختمی پہلی ہی

اوس سے اونچا کر دیا اور اس لائے کی مرمت کا حال پانچویں کھنڈ کی دروازہ

کہہ دیا بعد ايسے ہر لائے مرمت طلب ہوئی تھی لائے سحر مطابق

میں فتح خان فی سلطان سکندر ریلول کو وقت میں مرمت کی اور اسکا حال

دیکھو کتبہ لبر ۱۱ کہہ داکر پہلے دروازہ کی پشانی پر لکھوا دیا مشہور ہے کہ خمسہ لائے سحر

مطابق ۳۶۹ عیسوی کی کالی اندھی اور بونچال کی صدیہ اور پر کے کھنڈ

گڑری تھی اور نیز سب پرانے ہونیکے پہلی کہند کی تہر بہت کمر بری تھی اور
اکثر حکیمہ شیشا متہ ہو گئی تھی شائع مطابقت کے سبب کی سکا دو تہا
انگریز کے علم ہی سرسٹ صاحب کے کہتیاں فی اس لائٹ کی اول ہے
آخرت مرمت کی اور جس حکیمہ کہ کنگور و تھی ہاں سنکین کتہر بہت مستحکم
لگا دیا اور پانچویں درجہ پر برنجی کتہر بہت خوبصورت بنا دیا اور چھٹی کتہر
حکیمہ سنکین آتہ دری برجی نہایت خوبصورت اور ساتویں کہند کی حکیمہ
کاشت کی برجی لکائی تھی اور اوپر ہر راکٹر کیا تھا مگر افسوس کہ وہ
بہت کمزور ہو گئی اس سبب سے سنکین برجی کو لائٹ پر سی او نا کر برنجی کتہر لگا دیا
اور کاشت کی برجی ضائع ہو گئی مگر نہایت افسوس ہے کہ مرمت کیوقت ہی
لائٹ کی کتبوں کی طرف جو کمر بری تھی بالکل غلط بنائی ہیں اکثر حکیمہ صورت
بنا دی ہیں جب غور کر کر دیکھو تو وہ لفظ نہیں ہی صرف نقش ہیں اور بعض
غلط لفظ بنا دی ہیں اور بعض حکیمہ اپنی طرف سے ایسی عبارت کہو دی ہے
کہ اصلی کتبہ کے مضمون سے بالکل علاوہ نہیں کہتی آج کل اس لائٹ کی کتبہ ہیں
لٹی تھی ہمیں ساری کتبہ دور بین کی استعانت سے پڑھے پہلا کتہر اس لائٹ
بتیس کمر کی انچہ اور دوسرا کتہر چھ انچہ ورتہ کتہر بہت کمزور و تہا
کتہر سو آٹھ کمر اور پانچواں کتہر ہی ہے اوستہری سی اونچائی کے جو
کتہر کے اندر ہی سو آٹھ کمر اونچائی اس سبب سے کل اونچائی اس لائٹ کے

پانچون کہندوئی جواب سوچو دین قریب اسی کڑکی موتی ہی اور سنکین برجی کے
 اونچائی جو سہ کار انگریزی فی چڑھائی تھی اور اب اوٹا کر نچی رکھ دی ہی چہرے
 ہی کہ چوٹی جی اور پیر پرہ کی اونچائی ملکہ بہ لائٹ سوکڑا اونچی ہی اور شہر رہی
 کہ جس لائٹ کی ساتون کہند قائم تھی تو یہ لائٹ سوکڑا اونچی تھی اس لائٹ کے
 جڑ کا پاس کڑ کا محکمہ اور سہ پر کا دس کڑ کا ہی بہ لائٹ اندر سے بالکل خالی
 ہی اور اوٹین چکر دار سبز بیان نبی ہوئی صحن پہلی درجہ میں انکھیں چن رو
 درجہ میں انکھیں اور تیس درجہ میں بابت لائٹ اور چوٹی میں انکھیں اور پانچون میں
 انکھیں انکھیں کہ کل سبز بیان اس لائٹ کی تن تو تتر بوٹین اور یہ معلوم
 کہ پہلی ہی سفید سبز بیان ہوئی کیونکہ اوپر کی دونوں درجوں میں چڑھائی تھی

لمبرہ تعمیر سلطان علاؤ الدین
 لائٹ کی پاس کا بڑا دروازہ

جبکہ سلطان علاؤ الدین محمد شاہ سلجی بادشاہ ہوا اور اویس کے دین عمارت کا
 اونیسے لائٹ بھری مطابق لائٹ عیسو اسی مسجد کی لمبی بہت بڑا دروازہ لائٹ
 پاس نہوایا یہ دروازہ بالکل شکستہ تھا ہی اور کتین کہیں سنگ مرمر
 لگا ہوا ہے ایک چاروں طرف چار دروازہ بنائی ہیں اور چپ کا بطور کج
 بہت اونچا لد اولاد ہے ہر ایک جگہ بہت تحفہ بنت کاری اور کلا کاری
 اور حدیث اور تہذیبی استین کہد وادی ہیں اور غائی اور جنوبی اور تہذیب

تاریخ الفوج
 تاریخ علانی

تہذیب و تمدن
 دیکھو کہ لائٹ

دروازہ پر اپنی نام کا کتبہ لکایا یہی مکر اس کتبہ کی بہت تہہ کر پڑی بہن اور بعض
 جعفر بن کو شجور کہا گیا ہی اس دروازہ کے بن کنی کی بعد بادشاہی حکم دیا
 اس مسجد میں حج تہا درجہ اور بنایا گیا یہ چکا درجہ تو سلطان محمد الدین کا بنایا ہوا تھا
 اور ادھر او دھری کے دو درجہ سلطان شمس الدین شمس کے بنائی ہوئی تھیں
 شمال کی طرف چو تہا درجہ سلطان علاؤ الدین کی حکم سی بنا شروع ہوا یہ درجہ
 ایک سو تیس گز کا تہ فٹہ گز سی بنایا تھا اور نو درو کی بنیاد رکھی تھی اور چکا درجہ
 گز کا چو گز تھا شمس جبری مطابق السبع میں عمارت بنائی تھی افسوس کہ
 بادشاہ کی عمر نے وفا نہ کی کہ شمس جبری مطابق شمس عیسوی کی مرگیا اور یہ مسجد
 ناتمام رہ گئی اگر یہ عمارت پور ہو جاتی تو ساری مسجد مکر صانع شمس عیسوی نے
 اسکا دو سو اٹھالیس گز کا لبا اور صانع جنوبی شمالی ایک سو تیس گز کا لبا ہوتا
 اس حالت کو بادشاہ فی ایک دروازہ بنا شروع کیا تھا مگر وہ ہی ناتمام
 رہ گیا ان تمام عمارتوں میں ہی نہایت نسبت کاری کی تہہ لگائی تھی اور کتبہ
 اور حدیثیں کتبہ و این تہین معلوم نہیں کہ یہ تہہ کون او کتبہ لکھا کیونکہ صاف سند
 او کتبہ ہوئی معلوم ہوتی ہیں اور اب بخر چو نہ اور تہہ کی چٹائی کے اوپر
 نہیں ہا اس مسجد کی تعریف قرآن العزیز میں ہے خسروئی لکھی ہے
 یہ ایک شعر او میں کا ہے شعر مسجد او جامع فیض الہ
 زمزمہ خطبہ او باہ

خزائن الفتح یعنی تاریخ
 علانی

۲۲ لمنزل ادو بنی لائہ

اس بادشاہ کو اپنی نام اور یکا بہت شوق تھا اس سبب سب سے پہلے
 مسجد بڑھانیکا حکم دیا یعنی اللہ بھری مطابق شائع میں تو اس کے ساتھ
 حکم دیا کہ اس مسجد کی صحن میں ایک مینار ہی بناوین کہ پہلے مینار ہی و کتا ہو
 چنانچہ سوکڑ کی محیط کے مینار بنا شروع ہوا اور اس مینار کی بنیاد مسلمانوں
 طریق پر رکھی یعنی کرسی ہی دی اور پلا دروازہ غوب کی جانب ہی کیا
 یہ ارادہ کیا کہ دو سوکڑا ونچا بنا یا جاوے ہر چند اس مینار کی بہت یاد رہی
 مگر عہ کی کچھ مضبوطی نہ ہو سکے کہ ہنوز ایک درجہ ہی پورا نہ ہوئی یا مینا کہ
 بادشاہ عمر پوری ہو گئی اور یہ عجیب حالت ادھوری رہ گئی اس لائنہ کا
 پتہ سب اوکھ کیا ہی نہرا چونی اور تہہ کا ڈھم لہا ہی ہے خسرو و قزاق
 میں اس منارہ کی ہی تعریف لکھی ہیں رسیا و سمن کی دو شعر میں
 شکل منارہ خوشنوتی ز سنک از پی سقف فلک شیشہ رنگ
 سقف سما کر گنیکے شد نمون در تہ او دشتہ سنکین سنون
 تاریخ کی کتابوں میں اس مسجد کو مسجد آدینہ دہلی اور مسجد جامع دہلی کر لیا
 مگر مسجد قوۃ الاسلام کا نام کہیں نہیں ملا معلوم نہیں کہ یہ نام کب لکھا گیا
 ایسا معلوم ہوا کہ جب یہ تہ خانہ فتح ہوا اور مسجد بنائی گئی اس وقت کا نام
 قوۃ الاسلام رکھا ہوا ایسی مسجدیں اصل نام ہی مشہور نہیں ہوتیں بلکہ

تاریخ الفتح
 تاریخ غلامی

جامع مسجد کر کشور بھجانی بین جسی شاہجان آباد کی مسجد کہ اسی نام اسکا
مسجد جهان نای مکر جامع مسجد کر کشور ہے
لمبر ۱۱ حوض شمسی یا قطب صاحب کا تالاب

قطب صاحب کی نواح میں سلطان شمس الدین التمش فی قریب ششدر ہے
مطابق ۱۲۹ کی یہ حوض بنایا تھا مشہور ہے کہ یہ حوض سنک سکڑا ہوا تھا
مکراب سب ٹوٹ گیا ہی اور تالاب رو گیا ہی یہ تالاب ۱۶ سو چتر بکھرتے
کا ہی جب یہ حوض بنایا ہوا تھا تو خیال کرنا چاہی کہ کتنا بڑا ہو گا سلطان
علاء الدین فی قریب ششدر بھری مطابق ۱۳۱۶ عیسوی اس حوض کو کہ مٹی سے
اٹ کیا تھا صاف کرایا اور اوسیکے بچوں چمن ایک لداؤ کا چورہ ہے
سی نالی بنا کر اوسپر برجی نہایت خوبصورت بنائی خیاںچہ اسکا دروازہ
موجود ہے فیروز شاہ فی اپنی زمانہ بادشاہت میں اس حوض کی مرمت
اور پانی انی کی رستہ صاف کرائی مکراب یہ تالاب بہت اٹ گیا ہے
اور تین چار مہینے ہی ہوا زمین پانی نہیں بھرتا

لمبر ۱۲ مقبرہ سلطان غازی

قطب صاحب کے دو کوس پر ہے جانب غرب یہ مقبرہ ہی سلطان ناصر الدین محمود
پسر کلان سلطان شمس الدین التمش کا جو لکھنؤ کی کا حکم بنا اور ششدر بھری تھا
۱۲۸۸ عیسوی کے اپنے باپ کے جتنی جی فرمایا اوسکی لاش کو دلی میں لا کر رہا

نایچ فرشتہ

خبر ان القس مشہور
نایچ عالی

فوتات فیروز شاہ

نایچ فرشتہ

دفن کیا اور ۱۲۱۱ھ ہجری مطابقی ۱۸۲۷ء عیسوی کے سلطان شمس الدین التمش نے یہ
 بنایا یہ مقبرہ بت نفیس ہی اسکی اندر چاروں طرف مکان ہیں اور جگہ
 نری سنگ مرمر کی ایک چوٹی ہی سجدہ ہی اور چون چمن ایک غار سے
 کہ نیرہ سیر بیان اور ترکراؤ میں جاتی ہیں اور او میں یہ قبر ہی اور اس
 ستون کہ نری کر کرہٹ پات دی ہی اور بہت پر شمن چو ترہ چاروٹ
 سات انچہ کا اونچا بنایا ہی دروازہ ہی اس مقبرہ کا سنگ مرمر کا ہی اور
 دیکھو کہ ۱۲۱۱ھ اوپر آیات قرانی بخط نسخ و کوفی اور کتبہ کہدا ہوا ہے اور چار دیواری
 سنگ خارا سی بہت حکم بنائی ہی چاروں کونوں پر چار برج ہیں دروازہ
 اتنا کرسی دیکر بنایا کہ بائیں سیر بیان چڑھ کر او میں جاتی ہیں

لمبر ۱۳ مقبرہ سلطان شمس الدین التمش

مرات آفتاب قطب صاحب کی لاشہ کی پاس یہ مشہور ہے حکمہ سلطان شمس الدین التمش
 ۱۲۳۳ھ ہجری مطابقی ۱۸۴۸ء عیسوی مرا تو بیان دفن کیا غالب ہے کہ یہ مقبرہ رضیہ
 سلطان حکیم اوسکی مٹی نی بنایا اس مقبرہ کی عمارت باہر ہے نری سنگ
 ہی اور اندر سی سنگ سرخ کی ہی اور کہیں کہیں سنگ مرمری لگا ہی تمام
 دیواروں پر آیات قرانی کند ہیں اور بہت اچھی منت کاری کی ہوئی
 معلوم ہوتا ہے کہ پہلی اس مقبرہ پر سنون اگن بند ہی تھا مگر اب کمر خا ہے
 قوت فرور فیروز شاہ لکھنوی کہ مٹی اس مقبرہ کی ہی منت کی اور صندل کا چھڑا

و ر اویکے کنبد میں تہر کی بھری تراش کر لٹائی مگر اب ان چھوٹا پتہ نہیں ہا

لمبر ۱۲ درگاہ شاہ ترکمان

یہ درگاہ شہر شاہجان آباد کی اندر ترکمان دروازہ کے پاس واقع شاہ نر

بڑی بزرگوں میں سے ہیں جس کا لقب ہے چو بیون جب ۱۲۳۵ء

مرات افغان
و اخبار الاخبار

مطابق ۱۲۳۵ء میں ہوا اور

بہرے میں مزار کے کعبہ کے مکان بنایا گیا ہے قبر کی گرد سنگ مرکا

کھڑی اور تھوڑی دور تک سنگ مرکا فرش ہے سو وہ بھی سال کا بنا

معلوم ہوتا ہے ہر برس چو بیون جب کو میان عرس ہوتا اور ہر سوم

برس بڑی ہوم دہا م سے سنت ہوتی ہے شہر کا ترکمان دروازہ اسی کے

مزار کی سبب اس نام سے مشہور ہے

لمبر ۱۵ مقبرہ کن الدین فیروز شاہ

فتوحات فیروز شاہ

زیر دیوار مقبرہ سلطان غاری سواد موضع ملکپور یہ مقبرہ ہی صرف آستان

کبریٰ کرکراوسپر برج بنا دیا ہے جبکہ ۱۲۳۵ء میں مطابقی ۱۲۳۵ء کے

رضیہ سلطان سکیم سے لڑ کر مگر کیا اور قید میں مراتب مقام پر دفن ہوا فیروز

اپنی سلطنت میں اس برج کی ازبک نو مرمت کی

لمبر ۱۶ مقبرہ رضیہ سلطان سکیم

شہر شاہجان آباد میں ٹبلی خانہ کی محلہ میں ترکمان دروازہ کی بائیں

۲۶
 ٹوٹی سی چار دیواری اور پوٹی سی قبر ضیہ سلطان یکم بنت سلطان شمس الدین
 شمس سراج شمس
 التمش کی بی بی خود ہی چند مدت تحت پریشی سنہ ۳۸ ہجری مطابق سنہ ۱۲۸۵ عیسوی
 معز الدین بہرام شاہ کی وقت میں قتل ہوئی جب یہ مقبرہ بنا کر اب بخر گیا

اور کچھ نہیں

مقبرہ معز الدین بہرام شاہ

لمبر ۱۷

مقبرہ سلطان غاری کی زبرد دیوار سواد صاع لکھو رہن یہ مقبرہ ہی صرف
 ستون کبریٰ کرکراؤ سپر برج بنایا بی جبکہ سنہ ۳۹ ہجری مطابق سنہ ۱۲۸۶ عیسوی
 امرانی اس بادشاہ کو مار ڈالا اور علاء الدین کو تخت پر بٹھایا تب اس مظلوم
 بادشاہ کی قبر پر یہ کتبہ بنا فیروز شاہ کی وقت میں اس مقبرہ کی تعمیر

فتوحات
 فیروزی

ہوئی تھی

مقبرہ سلطان غیاث الدین بلبن

لمبر ۱۸

جہان قطب صاحب کی قدیم آبادی کی ٹوٹی کھنڈ میں ہاں یہ مقبرہ ہی جبکہ
 سنہ ۶۱ ہجری مطابق سنہ ۱۲۸۶ عیسوی یہ بادشاہ مراٹو بیان دفن کیا یہ مقبرہ بالکل
 ٹوٹ گیا سی اور تہر سب اوکھڑی ہیں چہ نہ کا ڈھیم رہ گیا ہی اسی مقبرہ کی پر
 ایک اور قبر بھی مشہور ہے کہ وہ قبر خان شہید کے بیٹی کی سی جو سنہ ۶۳ ہجری مطابق
 سنہ ۱۲۸۸ عیسوی لاہور کی طرف لڑائی میں مارا گیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مقبرہ
 اس بادشاہ فی انبی سامنی بنایا تھا جبکہ خود مراٹو وہ بھی ان دفن ہوا

حوض علائی یا حوض خاص

یہ حوض در حقیقت سلطان علاؤ الدین کا بنا یا ہوا ہے جسے قریب اپنی زماخت کی
 بنی قریب ۹۰۰ء ہجری مطابق ۱۵۰۰ء عیسوی کے بنایا تھا یہ حوض ہی ایک سو کئی ستر
 تین ہی چاروں طرف اسکی تختہ دیوار بنی ہوئی ہیں فیروز شاہ کو وقت میں
 یہ حوض مٹی سی بہر کیا تھا اور پانی نہیں ہاتا او سٹے تختہ ۱۰۰۰ ہجری
 مطابق ۱۵۰۰ عیسوی کے اس حوض کو نئی سہی خالی کیا اور جہان بہان
 ٹوٹ کیا تھا اسکی مرمت کی اور اویسے اور ایک مدرٹہ بنایا اور
 طالب علم مقرر کئی اور مدرس نوکر رکھی یہ ہے ابکا نام حوض غلامشہور کیا
 بڑی مدرس اس مدرسے سید یوسف بن جمال سینی تھی جسکا انتقال ۱۰۰۰ ہجری
 مطابق ۱۵۰۰ عیسوی میں ہوا اور اسی مدرسے کے صحن میں دفن ہوئی اور مقبرہ
 فیروز شاہ کا بھی اس مقام پر ہے

نوٹات فیروز شاہ
 و اخبار الاخبار

نوٹات فیروز شاہ

اخبار الاخبار

لمبر ۲۰ مقبرہ سلطان علاؤ الدین علی
 قطب صاحب کی لاشہ کی پاس مسجد قوۃ الاسلام کی چھ بنائے ٹوٹا ہوا
 ایک کہنہ رکھ راہی مقبرہ ہی سلطان علاؤ الدین علی کا اگرچہ یہ بادشاہ
 ہجری مطابق ۱۰۰۰ عیسوی کے مرا لکین غالب ہے کہ یہ مقبرہ ۱۰۰۰ ہجری
 ۱۰۰۰ عیسوی کے قطب الدین بابر شاہ کی عہد میں بنایا ہے پس ایک ستر
 اور ایک مدرسہ وہی بالکل ٹخنتہ ہو گیا ہی کچھ کہہ نشان پائی جاتی ہیں

مرات فتاب ۲

فیروز شاہ فی اپنی عہد میں اس مقبرہ اور مدرسہ اور مسجد کی بہی مرت کی نہی
 صندوق کا چھپر کھٹ چڑھایا مگر یہ مقبرہ بالکل چوٹھا ڈھم ہی رہا پھر اوکھڑی
 قبر تک ہی ٹوٹ گئی ہی

لمبر ۲۱ باولی حضرت نظام الدین

مشہور ہے کہ یہ باولی حضرت نظام الدین فی اپنی جنتی جی قبر شاہ سحر
 مطابق ۱۳۷۹ عیسوی سنائی ہی اس باولی کا پانی ہی شہرک کنا جاتا ہے اور جن نے
 اور ہوت بہا کنی اور پٹ رہی کی منت سی اس میں بنا یا جاتا ہے باولی بہت خوب
 اور نہایت روشن ہی پانی کی اندر تہ ملک اس میں گول سیڑیاں بہت خوب
 سی بنی ہوئی ہیں ۱۳۷۹ عیسوی مطابق محمد معروف ابن عبد الدین نے
 اس باولی کی جنوبی ضلع پر فیروز شاہ کی عہد میں کچھ مکانات بنائی اور ان خوب
 ایک پھر چند اشعار لکائی وہ پھر اور اشعار ناموزون و خط زشت ایک فاسیے
 اس باولی کی اوپر اور بھی مکانات اور قبرستان بن گئی ہیں اور سیکہ بن
 آدمی اس باولی پر جمع ہوتی ہیں اور بہت اونچی اونچی جگہ سی خیر فی والی
 کو دتی ہیں بڑا تماشا یہ تو ہے کہ تماشائی اور پری یہ پہنکتی ہیں اور کو دتی
 اویسے ساتھ کو دتی ہیں اور رستہ میں پہلک لینی ہیں اس گاہ کے
 چار دیواری نواب احمد بخش خان بدر والی فیروز پورنی بنوادی ہی اور
 دروازہ پر یہ صبیح لکھوا دیا یہی صریح شاہان عجب کرنواز مذکور

لمبر ۲۲ مقبرہ تغلق شاہ ۲۶

قعرہ تغلق آباد کی پاس یہ مقبرہ ہی غیاث الدین تغلق شاہ کا جبکہ وہ بادشاہ^{۲۵} شہ
 بھر مطابقت^{۲۶} عیسوی کے مطابق محمد شاہ تغلق فی حکم محمد عادل تغلق^{۲۷} ہے
 کہتی ہیں یہ مقبرہ بنایا قطع اس مقبرہ کی بہت خوبصورت ہی برج کی چار دیواری
 بالکل سنک سرخ کی ہی اور کنبہ سنک مرمر کا سنک سرخ میں جاسا سنگ مرمر
 دیوار یاں لگی ہوئی ہیں اور بہت خوبصورت منبت کاری کی ہوئی ہے ایک
 برج کا لد او بہت بلند ہی پتھر اسخی وصل کئی ہیں کہ ایک ذرا نقصان نہیں آیا
 کرد اس مقبرہ کی چونہ اور پتھر کی نکونہ فصیل و سکی دیوار میں اندر کے رخ محراب
 ہوئی ہیں جس میں میدارستی ہیں فصیل کا دروازہ سنک سرخ کا بنا ہوا ہے اس میں
 تیس سیڑیاں ہیں اس دروازہ سے تلخ تغلق آباد تک ایک مل بنا ہے
 تاکہ تلخ میں ہی مقبرہ میں انجکارتہ ہو کہ سب کے چاروں طرف شکل کا تپ
 ہزار ہا تھا اس مقبرہ میں ایک تو اسی بادشاہ کی قبر ہی وسیع و مخدوم تھا
 اسکی ہوی کی تہری سلطان محمد عادل تغلق شاہ کے بیٹی کی جو شہ بھر
 مطابق^{۲۸} عیسوی رود سندھ کی کنارہ پر مرا تھا دروازہ کے خوبصیل کا
 برج ہی اوسپر ہی ایک چوٹا سا کنبہ ہی معلوم نہیں کہ او میں کس کی قبر
 فیروز شاہ کے وقت میں یہ مقبرہ دارالامان کہلاتا تھا اور فیروز شاہ نے
 ان قبروں پر صندل کا چہر کھٹ اور خانہ کعبہ کی پردہ چڑھائی تھی اور جن

لو کون کو کہ سلطان محمد عادل نعلشاہ فی مارڈالا تہا یا اونکی ہاتھ پاؤں ناک
کان کاٹنے الی تہی یا ند با کر دیا تہا اونکو اور اونکی مارڈونکو روپہ دیکر راضی کیا
اور غفو جہرا یم کی سندیں لیکر اور ایک صندوق میں بند کر کے قبر کی سرکائی
رکھوا دیا تھا

در کا و حضرت نظام الدین اولیا

لمر ۲۳

یہ در کاہ پرانی قلعہ سی ایک سیل کی بہت نامی ہی جبکہ حضرت نظام الدین
ؒ کے مطابق ^{۳۲} شہ عیسوی کے انتقال ہوا تو آپ کی فرار پر ایک چوٹا سا کنڈا
جالیان تہین فیروز شاہ فی اپنی وقت میں اس پر صندوق کا چھپر بہت چڑھا
اور برج کی چاروں کونوں میں سونی کی کٹوری سونی کی بچھرون میں لگا
شہ ^{۳۲} بحرے مطابق شہ عیسوی سید فرید خان فی بڑی اکبر کی عہد میں کنڈے
کر دستک مرمر کی جالیان لکائیں اور کنڈے کے اندر ایک لوح پر خد اشعار
تاریخ کی لکائی کہ مادہ تاریخ اس کا قبیلہ کہ خاص عام بعد کے نوالد
جہانگیر شاہ کی عہد میں فرید خان الخطاب مہر خانی فی ^{۳۲} شہ عیسوی
مطابق ^{۳۲} شہ عیسوی آپ کی فرار پر ایک چھپر بہت چڑھا
صفت میں اس کی کچی کاری بہت تھوڑی ہی اور اس پر چھپر بہت اشعار
کنڈے ہیں کہ مادہ تاریخ اس کا قبیلہ شیخ ہی بعد کے ^{۳۲} شہ عیسوی
عیسوی کے شاہجہان کی عہد میں خلیل اللہ خان فی اس کنڈے کے کنڈے

فوجات فیروز شاہ

۳۱
 سنک سنج کی ستونوں کی بنائی اور اویس کے دو سیر اور چوٹی در پر کتبہ کھدوا دیکر کتبہ لمبر ۱۹
 ۶۹ شہ جہری مطابق ۱۸۵۹ عیسو کے عہد عبدالعزیز عالمگیر ثانی فی چند اشعار اردو انک سیر
 کہہ والے کتبہ کے اندر لگا دی بعد کے ۱۸۶۳ عیسو کے مطابق ۱۸۵۹ عیسو کے نو
 احمد بخش خان بہادر بس فیروز پور فی غلام کر دس کی سنک سنج کے
 ستون نکلوا ڈالی اور سنک مرمر کی ستون بہت تھخہ اور خوبصورت لگا دی
 ۱۸۶۹ عیسو کے مطابق ۱۸۶۳ عیسو کے فیض اللہ خان بخش فی غلام کر دس میں
 کی بہت چڑھادی اور سونی اور لاہور کے بہت تھخہ مینا کاری کھدوا دی
 ۱۸۶۹ عیسو کے مطابق ۱۸۶۳ عیسو کے اکبر شاہ ثانی فی اوس برج کو سنک مرمر کا بنوا
 اور اوس پر بہت خوشنما سنہری کلس لکوا دیا اب یہ در کا بہت عمدہ گاہن
 سی ہی ستروین برج الثانی کو ہر برس بڑی ہوم سی بیان س ہوتا ہے
 اور موسم بہار میں بہت ہی بہت دہوم سی ہوتی ہی مسجد اس در کا کی فیروز
 کی بنائی ہوئی ہی

۲۲ لمبر ۲۲
 ست پلہ
 موضع کبڑی کی سرحد میں متصل در کا حضرت روشن جہاندہی بیہ پل ہی
 جہری مطابق ۱۸۶۹ عیسو کے سلطان محمد عادل غلشاہ فی بیہ پل بنایا ہی حقیقت
 بیہ بند سی اور دور دور کا پانی اس میں کبڑی نالہ کی نکلنی گویا من بات در
 بطور پل کی بنائی ہیں اور اسی سبب سے ست پلہ شہر یہ سکی اور پر ہی مکا

بنی ہوئی ہیں اور وہ دروازہ بہت خوشنمائی بنائی ہیں ایک حکم یہ
 یہ مل ٹوٹ گیا تھا وہاں کیا بند بنا دیا ہی اس مل کی درون کی ہا
 ایک کنواں بنا کر چہ وہ کنواں اب نہیں ہا کمر نالی میں آٹھ لاکھ لکڑی جمع
 کرتی ہیں اور اسکو تہرک سمجھتی ہیں ہا یہ ونگو ہڈائی ہیں اور چون کی تہنوں
 پانی بہر کر اور سرس کی تہی رکھ کبر دور دور لیجائی ہیں کٹ کی مہینہ میں
 دہوالی کی قریب ہفتہ اور اتوار اور منگل کی دن ہر ہجوم ہونا ہی ہا زون مر
 اور بھی بنائی کو اتی ہیں تاکہ اسب جن اور بہوت اور جادوسی محفوظ رہیں
 کہتی ہیں کہ یہاں حضرت روشن چراغ ملی نی وضو کیا تھا او کے
 سبتان کی پانی کو بزرگ جانتی ہیں دہوالی کی دونوں ہاں پائے
 چوٹی سی شلیا چہ کی کو کھتی ہی

لمبر ۲۵ درگاہ شیخ صلاح الدین

حضرت شیخ صلاح الدین سلطان محمد عادل تغلق شاہ کی وقت میں تھی اور آپ
 مریدین شیخ صدر الدین کے محمد تغلق شاہ کو ہمیشہ سخت جواب دیتی تھے
 جب انکا انتقال ہوا تو موضع کبر کی کی متصل دفن کیا یقین ہے کہ شاہ
 جبریل علیؑ عیسو فیروز شاہ کی وقت میں یہ درگاہ بنی اپنی فرار پر
 کسند ہے اور او کے چاروں طرف جالیان ہیں او کے پاس ہے
 بڑی مسجد تھی اب اکثر حکم یہ سی کر پڑی ہی او کے پاس محل خانہ کا
 ۱ اخبار الاخبار

۳۳
والان ی اور چوٹی سی کسبندین اور قبرین ہیں اٹھائیسویں صفر کو ہر سال
عرس عورتا تہا پچھدی قوف ہو کیا ہے

لمبر ۲۶ مسجد در کاہ حضرت نظام الدین

یہ مسجد کنابون میں جماعت خانہ کر کر لکھا ہی حضرت نظام الدین کی دکان ہے
اس مسجد کو فیروز شاہ بادشاہ فی قریب ششہ ہجری طانی ۷۳۲ھ عیسوی بنایا
خود فیروز شاہ لکھتا ہے یہ جماعت خانہ فی سرسبی مینی بنایا پہلی بیان نہ تھا
نات ہوتا ہے کہ خادموں میں جو اس مسجد کا پہلی سے ہونا مشہور ہے غلط ہے
مسجد بہت نادری اس مسجد کا بچکا درجہ بزرگتکسج کا ہی اور جو درجہ
فطر کا کسبند ہے اویسے بچھن ہونی کا کثورہ لکھتا ہے بائون فی مہن کو لیان
تین کثورہ تانہن و درجہ اس بڑی درجہ کی ادھر ادھر ہیں اور اویسے
دود و برج مین کہ ساری مسجد کی پانچ برج ہوئی مسجد کی درون کی پٹائی
لغضیہ جہ نسخ خط اور لغضی حکمہ کو فی خط میں آبات قرانی کندہ ہیں کثورہ
بانہر کی دیوار رحمن کی سن ہوڑی ن ہوئی ہوئی کہ کسی شخص فی حضرت
نظام الدین کی انتقال کی تاریخ کہودی ہی مار پٹی کی کہودی ہوئی نہیں ہے

تاریخ

نظام دو کئی شہ ما وطن . سراج و عالم شہ لہقین
پوتا نیک خوش بستم ز غیب ندا داد ہاتھ شہاد دین

مسجد جامع فیروزپور

لمبر ۲۷

فیروز شاہ نے اپنی کوتلہ میں قریب شہر بھری مطابق ۱۳۹۲ء میں مسجد
 بنی چنانچہ اب تک یہ مسجد توئی ہوئی لائبہ کی ماس موجود ہے اس مسجد کا کتبہ
 تھا اور اسکے اٹھوں طرف بادشاہ نے تاریخ فتوحات فیروز شاہی
 خلاصہ جو اس بادشاہ نے خود اپنی حالات میں تصنیف کی تھی تہمین
 لگا دیا تھا اور اس میں خلاصہ اولیٰ حکامات کا تھا جو اس بادشاہ نے دربار
 اور دربار مکرئی سیاست بدنی اور لہجی خراج اور آسائش رعایا میں
 جاری کئی تھی لیکن اس کتبہ کا اب نشان ہی نہیں رہا توئی ہوئی پھر
 کہیں نہیں ملتی مگر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتبہ جانیگیر بادشاہ کی مانہ ملک
 پھر معلوم نہیں کہ کس زمانہ میں لکھا گیا ہے مگر مطابق ۱۳۹۸ء عیسوی میں جب تیمور
 دلی کو فتح کیا تو اسی مسجد میں تیمور کی نام کا خطبہ پڑھا گیا

کوشک انور یا مہنڈان

لمبر ۲۸

یہ ایک کتبہ عمارت ہی کوتلہ فیروز شاہ کی سامنی جلیانہ کی ماس اگرچہ کچھ
 کچھ معلوم نہیں مگر کیا بوغن اسکا نام کوشک انور لکھا ہے اسکے نام ہی میں
 پڑتا ہے کہ کسی بادشاہ کی بنائی ہوئی ہے کیونکہ اس طرح کی نام اوس زمانہ میں
 بادشاہی عمارتوں کی ہوتی تھی اور اس موقع پر یہ عمارت محاذی کوتلہ
 واقع ہے اس فرینہ ہی تصور ہوتا ہے کہ فیروز شاہ کی بنائی ہوئی ہے پھر

جب نہیں کہ قریب ششہ جمری مطابق ششہ عیسوی ہوں ہندوستان میں
 رواج ہو گیا ہے کہ ہر سوین دن بڑی پسیر کے نیاز میں کاغذ کی برجی جو
 ہندی کہتی ہیں بنا کر اوس کے چاروں طرف روشنی کرتی ہیں یا تو
 اس سبب کہ اس عمارت کی صورت اسی طرح کی ہے اور اس سبب
 کہ خاص اوی دن کی روشنی کو بنی تھی ہندو یا ان کا نام مشہور ہو گیا ہے
 ہر حال کے دونوں ناموں کی ثابت ہے کہ یہ عمارت روشنی کرتی ہے
 لی بنی یہ مکان نئی قطعہ کا ہی ہے کبھی درہ لاد کر سہی ہی اور پھر
 اوپر پانچ برج بنائی ہیں چاروں کو ٹون پر اور ایک چین پر جو
 قطعہ ہی بہت خوبصورت ہے مگر اب یہ مکان بہت شکستہ ہو گیا ہے
 جو کہ نری چونہ اور تہری بنا ہوا تھا اوسطی بالکل کر پڑا ہے دو ایک جانب
 رہ گئی ہیں

بولی ہنیا ر کی کامل

لمبر ۲۹

میرہ ایک بندہ ہی شہر شاہجان آباد کی یا ہر توڑی صلہ رد کاہ حسین
 رسول نام کی پاس غالب ہے کہ یہ بندہ فیروز شاہ کا اوس زمانہ کا بنا ہوا
 جس زمانہ میں کہ اوس نے کو سنگ سنگار بنا یا یعنی ششہ جمری مطابق
 کا اور اس پر ایک مکان چوٹا سا بہت بد قطع بنا ہوا اور مکان کا بیچ
 ہی مشہور ہے کہ کسی زمانہ میں نو علیخان شہی اسمکان میں رہتی تھی جیسی بولی

محل شہر ہو گیا ہی یہ بند بہت خوب بنا ہوا ہی اور اس تک بھر ہو رہی ہے
 نقصان کی اور کچھ نہیں بکرا اسی بند پر ہر سال اساؤ کی منی میں پورے
 پون پچاس کا میلہ ہوتا اور برمن جا کر اس مسجد میں ایک چیمہ کھڑی کر کر ہوا
 دیکھتی ہیں اور اس ہی موسم کی پہلائی برائی کا حال بنانی ہیں اور اس
 بیان بڑا میلہ اکٹھا ہوتا ہے

لمبر ۳۰ کالی مسجد کوئلہ نظام الدین

منصل درگاہ حضرت نظام الدین کی یہ مسجد خانبھان فیرو شاہی کی بنا ہے
 ہوئی ہی اس نے ششمہ ہجری مطابق شمسوین بنائی قطع اس مسجد کی ایسی ہی
 کالی مسجد اور یکم پور وغیرہ مسجدوں کی ہی چونہ اور پوری یہ مسجد ہی اور
 دروازہ پر کتبہ سال بنا کندہ ہی

دیکھو کتبہ لمبر

لمبر ۳۱ درگاہ حضرت حسن غدہلی

یہ درگاہ حضرت نصیر الدین حسن غدہلی کی بہت نامی ہی انتقال ایک اٹار
 رمضان ششمہ ہجری مطابق شمسوین جمعہ کی دن ہوئے مگر یہ عمارت فیرو شاہ
 بادشاہ فی ششمہ ہجری مطابق شمسوین بنائی ہی گاہ کی کتبہ بارہ در
 اور سنگ خارا کی ستون لگی ہوئی ہیں سب دروازہ میں سنگ سرج
 جالیان میں خوب کے ایک میں دروازہ ہے کتبہ جوئے شہر سی بنائی اور اس
 شہر کلس ہے اور کتبہ کے اندر شہر کٹورہ لکھا ہی سنگین چوبہ میں

نواب محمد خان فی سال میں بنوادیابی اور سیرا غلام حیدر فی کتبہ کردارہ
 بنوادیابی کہ وہ کرپری درگاہ کی صحن میں کتبہ ہیں ایک میں حضرت
 فرید کنگ کی پوتی کی قبر ہے اور دوسرے میں محمد و مبین الدین کی قبر ہے
 جو آپ کی بہانچی اور خلیفہ نبی اویس کے پاس محمد و ممال الدین کی قبر ہے جو
 فخر الدین صاحب کے بیرون میں ہیں اور اسی مقام پر نواب فیض طلب خان
 کی قبر ہے درگاہ کی پاس ایک مسجد ہے فتح سیکر کے عہد کی اس کا دروازہ
 ہی کتبہ نامی اور اوس پر فیروز شاہ کی نام کا کتبہ لکھا ہوا ہے ۳۲ مسجد بھڑک
 ۳۹ عیسوی محمد شاہ بادشاہ فی اس کا ذی کرد پونی چار لاکھ روپے
 خرچ کر کر شہر بنا دیا اور اوس میں چار دروازہ اور ایک کھڑکی ہے

دیکھو کتبہ لمبر ۲۱

قدم شریف یا مقبرہ فتح خان

لمبر ۳۲

یہ درگاہ بہت نامی اور حقیقت یہ مقبرہ ہی شاہزادہ فتح خان فیروز شاہ
 جگہ ۳۲ بھڑک عیسوی شاہزادہ فتح خان فی انتقال کیا تو اس کے
 لاش بیان ہوئی اور فیروز شاہ فی اویس کے کرد مکانات اور مدرسہ
 بنائی اور چار دیواری کے پاس ایک بہت بڑا حوض بنوایا کہ ایک ہوجے
 ضباب پھر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی ایک معجزہ ہوا تاکہ اویس کے
 تہر نقش قدم پڑی تھی چنانچہ اکثر کتابتیں یہ مذکور ہیں کہ انہیں
 نقش قدم کی تہر و نمین کا ایک تہر فیروز شاہ کی عہد آیا اور اویس نے وہ

قصیدہ بزمیہ

۳۸ بطور تبرک اپنی بیٹی کی قبر پر لگا دیا اور اسی سبب سے یہ مقبرہ قدم شریف کے نام سے مشہور ہوا اس قبر پر حوض بنا دیا بی اور اویس کے کمر و سنگ مرمر کثیر لکھا یا ہی اوسین پانی بہرتی ہیں اور شمس قدم کو دھو کر پانچا تبرک لی جاتی ہیں اور زبان حال سے شعر پڑھتی ہیں شعر اسی خضر دل سے ہے پی سی نجات ہی پانی قدم شریف کا احیاء ہے بارہویں ربع الاول کو ہر سال بہان بہت ٹرا میلہ ہوتا ہے تا خلف صبح ہوتی ہی ریزہ ملکاتی میں اور دروازہ اکی دہال کرتی ہیں

لمبر ۳۳ مسجد چوراہینہ قدم شریف

یہ مسجد فیروز شاہ کی وقت کی بنی ہوئی ہے اور طبع اسکی ایسی ہی ہے جیسے خانجہان کی بنائی ہوئی مسجدین ہیں مگر خیال میں آتا ہی کہ فیروز شاہ نے یہ مقبرہ بنایا یعنی قرب تشبہ بھری مطابق ۱۳۲۰ عیسوی آپ یہ مسجد بنی تھی یہ مسجد چونہ اور تہری برجوں دار نہایت حکم ہی ہے ہی اور چوراہینہ قدم شریف کی مسجد کے نام سے مشہور ہے

لمبر ۳۴ درگاہ حضرت سید محمود بھار

یہ درگاہ سرحہ موضع کیلو کٹری میں واقع ہے اور اگرچہ بہان کوئی عمدہ نہیں مگر یہ درگاہ بہت تبرک مانی جاتی ہے حضرت سید محمود بھار عالم اور بہت بڑی ملی تھی حضرت سید ناصر الدین سونی پی کی لادین

۳۹
 شہ جہڑی مطابق شہ عیسو کو اپکا انتقال ہوا مشہور ہے کہ آپکی دعائی ایک
 جی اوٹا تھا اس سبب محی العظام اور راجہ ہار کوڑا چکا لقب ہو گیا ہے
 ستائیسویں صفر کو ہر رخصتیاں اس ہوتا ہے

۳۵ لہر کالی مسجد یا کلان مسجد

فیروز شاہ کی وقت میں جب شہر فیروز آباد آباد ہوا تھا اس کے ایک محلہ میں
 خانجہان فی شہ جہڑی مطابق شہ عیسو کے یہ مسجد بنائی گئی تھی جب وہ شہر آباد
 ہوا اور شاہجہان فی یہ شہر بسایا تو یہ مسجد شہر میں اکی اس مسجد کو بہت
 کرسی دیکر بنایا یہ کہ تیس سیڑھیاں چڑھ کر مسجد میں جاتی ہیں اندر سے
 نہ کہا بنا یا ہی اور ہر کعبہ میں پانچ پانچ درہین اور اس کی چیت پر لد او کی
 جوتی چوٹی کسبند بنائی ہیں اور اس کے دروازہ پر کتبہ ہے دیکھو کتبہ لہر ۳۵

۳۶ لہر مسجد بیکم پور

یہ مسجد بھی منجملہ اونہی مسجدوں کی ہی جسکو خانجہان فیروز شاہی فی شہ جہڑی
 مطابق شہ عیسو کے بنایا تھا یہ مسجد نری چونہ اور تہر کی سی قطع اسکی مر
 بہدی بالکل پتھانوں کی وقت کی ہی مگر القبتہ مستحکم خوب سے اسکی قطع او
 کڑکی کی مسجد کی قطع بہت قریب قریب معلوم ہوتی ہے

۳۷ لہر مسجد کالوسہ

متصل مسجد بیکم پور کے ایک اور مسجد بھی خانجہان فیروز شاہی کی بنائی ہوئی ہے

یہ مسجد ہی چونہ اور تیرہ سیر برجون اربنی ہوئی ہی اور حکم یہ سب مسجد بن
خانجہان کی طرف سے یہ زمانہ میں بنائی ہیں اس واسطے اسکی سال بنا ہی ہے
۱۱۳۸ھ کے مقرر مطاقی شائع تصور کی جاتی ہی اس مسجد کی ضلع شمالی جنوبی
مہندم ہو گئی ہیں اور اب مہندار اس میں رہتی ہیں

لمبر ۳۸ مسجد کبر کی

موضع کبر کی میں بہت پہلے کی ہیں مسجد سے قریب ۱۱۳۸ھ مطاقی شائع
فیروز شاہ کی وقت میں خانجہان کی یہ مسجد بنائی ہی اب اس مسجد میں
زمیندار رہتے ہیں یہ مسجد چوکھوٹی ہی اور چاروں طرف مربع کی ضلع ہو گئی
بچھن ایک ایک مربع بطور تاج کی نکالا ہی میں طرف تو دروازہ ہیں اور
قبیلہ کے طرف سے بند ہی نام مسجد میں بہت سے ستون لگائی ہیں ایک ایک
چاروں تاج کی مربعوں سے اور مسجد کی چیت پر نو جگہ ملی ہوئی نو نو
ہیں ہر برج کی تلی چار چار ستون ہیں مسجد کی صحن میں چار چوک چوک
ہیں اس قطع کی مسجد اس فواح میں کہیں نہیں ہی ملا دروم کی مسجد
قطع معلوم ہوتی ہے

لمبر ۳۹ مقبرہ فیروز شاہ

یہ مقبرہ حوض خاص کی کنارہ واقع ہی جبکہ ۱۱۳۸ھ مطاقی شائع
فیروز شاہ کا انتقال ہوا تو اس مقام پر دفن کیا میری راہ میں یہ مقبرہ
نام

۴۱
 ناصر الدین محمد شاہ کی وقت میں ۹۲۸ھ ہجری مطابق ۱۵۱۹ء عیسوی کے بنائی یہ مقبرہ
 بالکل چوڑے اور پتھر سے بنا ہوا ہے اسکی پیشانی پر چوڑے کی حرفوں کی کتبہ ہے دیکھو کتبہ نمبر ۳
 مگر اکثر حرف جھڑکئی ہیں ایسی حکیمہ اور پتھر چوڑی چوڑی برج بنی ہوئی ہیں
 اور ناصر الدین محمد شاہ اور علاؤ الدین سکندر شاہ کی مہین قبریں دور
 چوڑا سا برج شہاب الدین تاج خان اور سلطان ابو سعید کاہی اور اوپر
 کتبہ لگا ہوا ہے دیکھو کتبہ نمبر ۴

نمبر ۴۲ خضر کی کنٹی

دریا کی کنارہ موضع اوکھلہ کی سرحد میں خضر خان کا یہ مقبرہ ۹۲۸ھ ہجری
 مطابق ۱۵۱۹ء عیسوی میں ابو الفتح مبارک شاہ اویس کے بیٹی کی یہ مقبرہ بنایا
 یہ مقبرہ کچھ اچھا نہیں ہے صرف ایک کسند تھا کہ وہ گڑبڑ سی فصل
 کا ایک برج ماقی رہ گیا ہے البتہ دریا کی مٹی اور کشتیوں کی چٹنے
 سے ایک کیفت ہے

نمبر ۴۳ مبارکپور کوٹلہ

یہ مقبرہ موضع مبارکپور میں شاہجہان آباد کی مین چار کوس جنوب
 واقع ہے جبکہ معز الدین ابو الفتح مبارک شاہ ۹۳۸ھ ہجری مطابق ۱۵۲۸ء
 عیسوی میں مراٹ نہیہ مقبرہ بنایا یہ مقبرہ ہی بہت خوش قطعہ ہے
 خاراہی بنا ہوا ہے اور سنگ خارا ایسی خوبصورتی سے لکایا ہے

۴۲ کہ دیکھنی سی علاقہ رکھتا ہی بعضی لوگ یوں خیال کرتی ہیں کہ اس بادشاہ نے
شہر مبارک آبادی استقام پر آباد کرنا چاہتا مگر یہ بات صحیح نہیں
بلکہ اس بادشاہ نے موضع مبارک پور ریتی میں شہر مبارک آباد کرنا چاہا
مقبرہ محمد شاہ

لمبر ۴۲ منصور کے مقبرہ کی سامنی سو اد موضع خیر پور میں یہ مقبرہ ہی سلطان
محمد شاہ بن فرید خان بن خضر خان کا جو سلطان معز الدین ابوالفتح مبارک
بن خضر خان کی بعد تخت پر بیٹھا جبکہ ۴۴۹ھ مطابق ۱۳۴۷ء میں
اس بادشاہ کا انتقال ہوا تو یہاں دفن کیا اور یہ مقبرہ اس کے
علاء الدین عالم شاہ نے بنایا یہ مقبرہ نرا چونہ اور تہر کا بنا ہوا لیکن
ایکے بہت نفیس ہی اندر کا مکان اور باہر کی غلام کردش اور دیگر
برجیان بہت خوبصورتی سے بنائی ہیں

لمبر ۴۳ مقبرہ سلطان بہلول لودی
جبکہ سلطان بہلول لودی موضع ہڈاؤلی نواح سکیٹ میں ۴۹۲ھ
مطابق ۴۸۸ء میں اس کے نعش کو استقام پر حضرت روشن علی
کی درگاہ کی پاس لاکر دفن کیا اور سلطان سکندر اس کے
یہ مقبرہ بنایا یہ مقبرہ عجیب قطع کا بنا ہوا ہی نیچے تو بارہ درمیں اور اوپر
پانچ برج ہیئت مجموعی مقبرہ کی بہت خوبصورتی استقام پر اور

۴۴
قبرستان بن کیا ہی اور شک کے مجھ میں قبر بنی ہوئی ہیں یہاں سے
روشن چراغ دہلی کی درگاہ کی فصیل جو محمد شاہ فی بنا کی ہی اور ایک دوا
فصیل کا بہت خوشنمائی سی کہا کی دیکھا

لمبر ۴۴ پنج برجہ زمرہ پور
زمرہ پور ایک کانوہی شاہجان آباد چھ میل جانب جنوب پہاڑ کا نوکا
نام کنج سر سے تھا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سلطان بھول کی وقت میں
زمرہ خان کی جاگیر میں صاحب کے زمرہ پور نام پڑا اس کانوہی مرد کا
قبرستان ہی اور قبروں پر چوٹی چوٹی اور بڑی بڑی برج ستون اور
بنی ہوئی ہیں عمارت دیکھنی سی کچھ شک نہیں تھا کہ یہ عمارت سلطان
کی وقت کی ہی اسی ہے اس قبرستان کی بنا ہی تھنا پندرہویں
سوی قریب ۹۴۲ھ سحر مطابق ۱۵۳۵ء کے خیال کی گئی ہے

لمبر ۴۵ بستی باؤریہ

یہ پتھر ہی قریب درگاہ حضرت نظام الدین کی سلطان بھول کے
وقت میں بستی خواجہ سرا تھا اوسنے اپنا مقبرہ قریب ۹۴۲ھ ہجری مطابق
۱۵۴۴ء عیسوی بنا یا انتہام پر ایک باولی بہت فصیل ہے اوس میں چلی اور پڑا
بنی ہوئی ہی جانب جنوب باولی کی ایک مسجد ہے اور اوس پر چوٹی کے
سنت کاری میں آیات قرآنی کندہ ہیں مسجد کی تعلیم بائیں طرف دروازہ

اور اوس پر ہی برج بنا ہوا ہے اوس میں دروازہ لی ماسی قبر کا کتبہ ہے پہلے
 بہت اونچا سو ترہ بنا کر اوس میں کمری کی طور پر کھربجائی مین اور اوس پر
 بنائی ہی اور قبر پر ہی برج معہ لہ اور ستون کی سنگدستہ رکھا
 نشہ بنا ہوا ہے چوڑی بہت خوبصورت ہی اوس کے چاروں گوشوں پر
 چشمانی کی بنی چار برجیاں بنائی تھیں اور مین کی تین برجیاں قائم ہیں اور
 ایک تخت لگی ہی

لمبر ۴۶ موبہ کی مسجد

سبارک پور کوٹہ سی تھوڑی دورا کی یہ مسجد اور اوس کے ساتھ کا ایک کنوا
 مکر یہ مسجد بیت نامی اور نہایت خوشنما چہ اور تہر کی ہی دروازہ
 مسجد سی ہی اچھا بنا ہوا بتاسنگ مرین امات توانی کندہ نہیں کرا
 بالکل شکستہ اور خراب ہو گیا ہی شہور ہے کہ کسی شخص نے رات طی میں
 پر سی موٹہ کا دانہ اوتھایا تھا اوس نے کو بویا جو اوس میں خوشہ لگا
 برس پر بکو بویا بیان کہتے کہ چند سال میں بہت روٹنی موٹہ ہو
 اوس کی یہ مسجد بنی اور اسی سبب سے موٹہ کی مسجد شہور ہے کنوین
 ایک کتبہ سنگ سرخ کی تہر پر ہی اوس کے اکثر حرف شور لکھی سی جہر
 میں جعفر کہ باقی میں اونی معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسجد اور کنواں سلطان
 بن سلطان ہلول کی وقت میں یعنی تخمیناً ۹۴۰ھ ہجری مطابق ۱۵۳۰ء
 مقرر

کتبہ لمبر ۲۵

مقبرہ لکڑ خان

لمبر ۴۲

موشخ زفر کی پائیں پورا ایک کانوی اوکے سرحد میں یہ مقبرہ ہے
 لکڑ خان سلطان بول لودھی کی وقت کے امیرون میں سی سی اونکا یہ
 مقبرہ ہی اور اسی وسطے کے بنا تخمیناً ۹۲۹ھ ہجری مطابق ۱۵۱۲ء عیسوی
 کی گئی ہی یہ مقبرہ نہایت عباد چوڑا تیر کا بنا ہوا ہے مگر اسکے اندر کی قبر
 اتنی اونچی بنائی ہے کہ اگر آدمی اسکے پیس کھڑا ہو کر ہاتھ اونچا کری
 ہی اونکیاں قبر کی سیہ شکستہ بن پونہنیں ہی مقبرہ کی پاس ایک تختہ
 کی برجی اور ہی اور او میں ہی کیسکے قبر ہی شاید کہ انہی کی خاندان
 سی کیسکے ہوئی

تربہ

لمبر ۴۸

موشخ کی سید کی پائیں میں برج برابر برہین معلوم ہوئی کہ یہ کیسکے
 مقبرہ ہیں مگر اس میں کہ شک نہیں کہ سلطان سکندر کی عہد کی تعمیر
 ۹۲۹ھ ہجری مطابق ۱۵۱۲ء عیسوی ہوئی ہیں یہ مینون مقبرہ حوالہ ور
 ہی ہوئی ہیں پہلا مقبرہ اور مقبروں ہی اچھا بنا ہوا ہے اور کہیں کہیں
 او میں شکستہ ہی لگا ہوا ہے

راجوان کی با میں

لمبر ۴۹

نواح قطب صاحب میں کوٹھی دلکشا ہی توڑی و پر یہ یہ باولی

۹۳۲ء ہجری مطابق ۱۵۲۰ء عیسوی کے بکھڑے شاہ کی وقت میں دولت خان نے
 بنایا ساخت اس باولی کی بہت اچھی ہی سیہ پاؤں مکہ چونہ تہر کی
 اور ایک سب جگہ سی ثابت ہی کے پاس ایک مسجد اور لوگ
 صحن میں کتبہ تہر کی ستون کھڑی کرکے اور سپر برجی بنائی ہی
 زمانہ میں اس باولی کی مکانات میں راج ابسی ہی جسے راجون
 بامین مشہور ہے اس باولی کی برج کی پٹانی پر یہ کتبہ لکھا ہوا ہے

دیکھو کتبہ نمبر ۲

لمبر ۵۵ مقررہ سلطان بکھڑے بھول

موضع خبر پور کی باہر میں بکھڑے بن سلطان بھول او دہی کا یہ بکھڑے
 ۹۳۳ء ہجری مطابق ۱۵۲۱ء عیسوی کے سلطان ابراہیم او کے بیٹی فی بنایا
 اگرچہ بکھڑے نری چونہ اور تہر کا ہی الا اندر کا درجہ اور باہر کی غلام کرکے
 اور اوپر کی برجیان بہت خوشمائی ہی کہا ہی دیتی ہیں

لمبر ۵۶ در کاہ شیخ یوسف قتال

انبار لاہور کی مسجد کے پاس در کاہ ہی شیخ یوسف قتال کی جو مرید ہیں
 جلال الدین لاہوری کی ۹۳۳ء ہجری مطابق ۱۵۲۱ء عیسوی کے اچھا قتال ہوا
 دیکھو کتبہ نمبر ۳ شیخ علاؤ الدین حضرت شیخ فرید شکر کنج کی نو اسے یہ مکانات
 یہ در کاہ سنکسنج کی بنی ہوئی ہی چاروں طرف کی جالیان ہے
 سنگین میں برج چونہ کا ہی اور او کے حاشیہ پر چینی کا کام بنا ہوا

اور

در کما و مولانا جامی

041

الْخَبَرُ الْأَخِيرُ

مسجد و رکاوہ والا ناچالی

اگر

انہی الانبیاء

نیل چتری

لمبر ۵۲

سب سے کہ وہ کی بھی درباری کنارہ کمبود کی کہات پر ایک چوٹی سی بارہ دیکھ
 بنگلہ نما اور اس چتری کی کار کا بند رنگ میں کام کیا تو اس سب سے
 نوٹ کیا اور اس کی چتری کتی میں ۱۲۹۰ء بھری مطابقت ۱۲۹۲ء عیسوی کے مطابق بادشاہ نے
 درباری سید و کمپنی کو یہ چتری بنائی اگرچہ سندھ اس چتری کو پانڈوئی و
 تانی میں اور کو یہ بات صحیح ہو مگر اتنی بات مسلم ہی اس چتری پر جو صحنی کا
 کی تین لگی ہوئی ہیں وہ اور کسی سندھ و نمکی حکیم سی او کہا مگر اس میں لکائی ہیں
 اون ایٹھ مین مو تین شکستہ اور برہم خوردہ موجود ہیں اور مورتوں کی ہیں
 ہو جانی سی کہ کیا سری کہ کیا ہی کسکا دھری باقی سی اور بل پون کے
 نظام کی اولٹ پٹ ہوئی سی صاف ثابت ہے کہ یہ آئین اور حکیم سے
 اندر سے ملتا اور کہا کر بیان لکائی ہیں بند وئی تاریخ موجب راجہ جہتشرنی اس
 حکیم کا بنا کچھ عجب نہیں کہ سندھ و نمکی عہد میں اس کا ت پر کسی مقام کو اس
 حکیم کی حکیم تصور کر کر چتری بنادی ہو اور سالیون کی عہد میں ہی چتری
 نوٹ کر یہ چتری بنی ہو ۱۲۹۰ء بھری مطابقت ۱۲۹۲ء عیسوی کے مطابق بادشاہ
 بارادہ جانی کشمیر کے دلی میں پونجا تو اس نے ایک کتبہ آئین لکھا و
 اور جب ۱۲۹۰ء بھری مطابقت ۱۲۹۲ء عیسوی کے وہاں سی ہر اتود و سر الکباد
 لمبر ۵۳ درگاہ امام ضامن یعنی مہر سہن پائی منار

نوٹ کیا

انداز سے ملتا

دیکھو کتبہ ۱۲۹۰

دیکھو کتبہ ۱۲۹۰

لاٹھ

لاٹھ کی چڑی دروازہ کی باپس یہ ایک مقبرہ ہی امام محمد علی شہید کا
 جنگو حسین باپس منار ہی کہنی میں یہ بزرگ شہید مقدس طوس سی سلطان
 سکندر کی وقت میں دلی میں آئی اور اسی مقام پر سکونت اختیار کی
 اور یہ مقبرہ اپنی سامانی آپ بنایا جسے ۱۲۲۲ھ ہجری مطابق ۱۸۰۷ء میں
 انکا انتقال ہوا تو بموجب وصیت کی اسی مقبرہ میں دفن ہوئی قطعاً
 مقبرہ کی بہت اچھی ہی برج ہی خوشنما ہی اندر سنسکرم و کافر سے
 اور دروازہ پر کتبہ لگا ہوا ہے

در ۱۰۰۰

لمبر ۵۶ در کا و حضرت قطب الدین

یہ در کا حضرت قطب الدین قطب الدین خجندیہ کا کی حیدر
 علیہ کی ایکا انتقال شب دوشنبہ چودھویں ریح الاول ۱۲۲۲ھ ہجری مطابق
 ۱۸۰۷ء میں ہوا اور مقام پر دفن ہوئی مگر یہاں کہہ عمارت نہ تھی
 ہجری مطابق ۱۲۵۱ء میں شیر شاہ کی وقت میں خلیل اللہ خان نے
 ایک چار دیواری بنوائی تھی کہ وہ چار دیواری اب نہیں رہی
 ۱۲۵۵ھ ہجری مطابق ۱۸۴۰ء میں اسلام شاہ کی وقت میں بنایا گیا
 ہی ایک دروازہ اس در کا ہ میں بنا یا کہ اس کی تاریخ بنا در کا ہجری
 بعد کے ۱۲۹۰ھ ہجری مطابق ۱۸۷۳ء میں شہر کے شاہ کر خان نے اسے
 وقت میں ایک دروازہ جانب غرب بنایا کہ اب تک موجود ہے

اور ۳۰ سحر طاقی ۱۰۰۰ عیسوی کے فرج سیر نے اپنی مزار کی گردنک مرمر کے
بہت نفیس حالیاں بنوا دیں اور سنک مرمر کی دروازہ بہت لطیف بنوائے
دیکھو نمبر ۲۲ اور اون وارون پر کتبی لکائی

لمبر ۵ مسجد ملکہ کہنہ

تاج مزار اہل بیت جبکہ شہزادہ بادشاہ ہوا تو اس نے ۹۴۸ھ میں سحر طاقی ۱۰۰۰ عیسوی کے
پرانی قلعہ کی اندر شمالی دیوار کی متصل بنایا اس زمانہ کی عمارتوں میں یہ مسجد
خوبصورت عمارت ہے اندر سے اور ساری و کار سنک سحر کے بنی ہوئے
اور کہیں کہیں بنائے خوشنمائی سے سنک مرمر ہی لگایا ہے ہر جگہ قرآن
اتین نسخ اور کوئی خط نہیں کند بہن ہر ہر محراب کو شہ اور کونہ بہت تحفہ
منبت کاری اور بہت خوب بچکاری کی ہوئی ہے اسکی ساخت قابل
دیکھنی کی ہے لہذا اس مسجد کا نہایت عمدہ ہے سنک سحر کے تہیروں کو
چوٹا چوٹا سرش کمر بہت خوبصورتی اور دانائی اور استاد ہی سے
خوبصورت اور مضبوط لدا لدا ہے کہ دیکھنی سے تعلق رکھتا ہے اس لدا میں
ہر جگہ بہت تحفہ منبت کاری بنائی ہے اس کے صحن میں ایک بہت خوبصورت
سولہ پہلو کا حوض ہے مگر اب بی مرمت کی سبب بالکل خراب ہو گیا
اس مسجد کی دیواروں کے آثار بہت چوڑی ہیں اور آثار رومین جہت پر
چرخی کا نیزہ اور طرح طرح کی شبنم نکالی ہیں اس مسجد کی جہت پر ایک
کھنڈ

۵۱
کسبناہ تک موجود ہے اور ادھر او دھر مسجد کے دو چتریاں تھیں کہ قوت
کئی ہیں اس مسجد کو اکبر نامہ میں جامع مسجد کر کر لکھا ہی شاید ہمایون کو قوت میں ہے
جامع مسجد تھر کئی ہو اس مسجد پر کہیں تاریخ کا کتبہ نہیں ہی الا مسجد کی نطق
کی دہائیں بائیں طاقونین چند شعر کندہ ہیں

دیکھو کتبہ لبر ۳۲

لبر ۵۸ شیر منڈل

اسی پرانی قلعہ میں شیر شاہ نے ۹۲۴ھ ہجری مطابق ۱۵۱۳ء عیسوی کے مسجد کے
پاس بہت بلند تہ منری ایک عمارت بنائی اور شیر منڈل اور سکنا نام رکھا
کہ اب تک اسی نام سے مشہور ہے یہ عمارت تمام منڈل سے بھی بڑی ہے
پہلے اور دوسرے درجہ کی چون چمن ایک کمرہ لائی اور چاروں طرف
بتلی غلام کر دس ہے اور دیوار میں سی اور پر کو زینہ چڑھایا ہے اور تہ
درجہ پر ایک برجی بنائی ہے بجز سیر کے اور کچھ اس عمارت سے فائدہ معلوم
نہیں ہوتا جبکہ ہمایون بادشاہ دوبارہ دلی میں بادشاہ ہو تو اس مکان
کے کتب خانہ رکھا تھا ۹۲۴ھ ہجری مطابق ۱۵۱۳ء عیسوی کے شام کو قوت ہمایون
بادشاہ اس کتب خانہ میں آئے اور اسی ذات احتمال تھا کہ زہر چلو
کری اور سکود مکینا جا ہاجب وہاں سے اوترنی لگی تو زینہ سے
نہایت پیچ پر پڑے پائون پھل گیا اور بادشاہ بھی کر پڑے کن پٹھان
بہت چوٹ الی اور چند روز بعد فری کے میرزا ہدایت اللہ خان نے

اکبر نامہ

اپنی تاریخ میں اس عمارت کو ہمایون بادشاہ کی بنائی ہوئی خیال کیا ہے
یہ صحیح نہیں ہے

لمبرہ ۵ مسجد و مقبرہ خیر پور

اس میں تو کچھ شک نہیں کہ یہ مقبرہ اور مسجد تہاؤن کی وقت کی ہی اور تھما
شہ جہری مطابق ۱۵۴۲ء عیسوی کے بغی قرب قرب زمانہ شیر شاہ کی بنی
ہوئی ہی اگرچہ اسکے بنائی والی کا نام تحقیق نہیں ہوا لیکن اس میں کچھ شک
رہا کہ تہاؤن کی وقت کی کسی امیر کا جسے نام پر یہ کانا آبادی یہ مقبرہ
اور اوسکے یہ مسجد بنائی ہوئی ہی اگرچہ یہ مسجد چونہ اور تہری بنی گئی
مگر اسکے خوش قطع ہوئی میں کلام نہیں اس مسجد میں جو نہ کاری کی
تحفہ منت کاری کی ہوئی ہی اور شانی میں جو نہ کاری ایات قرآنی
کھدی ہوئی ہیں ایسی خوش قطع مسجد تہاؤن کی وقت کی بہت کم
دیکھنی میں آئی ہے

لمبرہ ۶ کہاری باؤلی

پہلے اسمقام پر عمار الملک ف خواجہ عبداللہ نے سلام شاہ کی وقت میں
۱۵۴۲ء جہری مطابق ۱۵۴۲ء عیسوی۔ ایک کنواں بنایا تھا چہ برس بعد یعنی
جہری مطابق ۱۵۴۲ء عیسوی اوس کنوئی کی باؤلی بنادی جب شاہجہان
شہر بسایا تو یہ باؤلی ہی شہر میں آگئی اب یہاں بہت لوگوں نے
ملا

مکان غالبی ہیں اور یہ ہی ایک محلہ ہو گیا ہی اور یہ کتبہ اس باؤلی کی ہیں دیکھو کتبہ نمبر ۴۱

مقبرہ عیسیٰ خان

عرب سر کی پسن ایک چار دیواری ہے اور سکو عیسیٰ خان کا کتبہ کہتی ہیں اس کتبہ میں یہ مقبرہ ہی اس مقبرہ کو عیسیٰ خان نے جو اسلام شاہ کی عہد کے بڑے نامی سردار تھے سی ہیں ۱۰۲۰ھ ہجری مطابق ۱۶۱۰ء عیسوی۔ اپنی جتنی جی بنایا مقبرہ کے اندر کتبہ لگا ہوا ہے پٹانوں کی وقت کی عمارتوں میں یہ مقبرہ نہایت خوبصورت ہے عجمی برجیہ اور چاروں طرف غلام کر دے سنک خارا اور چونہ سی بہت خوبصورت بنائی ہے اس مقبرہ میں کنواستی ہیں اس نقش عمارت کو خراب کرتی جاتی ہیں

مقبرہ عیسیٰ خان

یہ مقبرہ عیسیٰ خان کی مقبرہ کی پسن ہے اور اس مسجد کو ہی عیسیٰ خان نے ۱۰۲۰ھ ہجری مطابق ۱۶۱۰ء عیسوی۔ اسلام شاہ کی وقت میں مقبرہ کے ساتھ ہی مسجد بنائی ہے اور پتھر سے بنی ہوئی ہے اور محرابوں میں کھینچتے ہیں سب سے لگا ہوا ہے

مقبرہ در کا حضرت قطب صاحب

قطب صاحب کے مزار کے پاس چالیوں کے قریب یہ مسجد ہے اس مسجد کے تین درجہ ہیں پہلا درجہ دو محراب کا کچھ ہی صرف مٹی کا اس درجہ کو

حضرت قطب صاحب نے آپ بنا یا تھا ۹۵۵ھ ہجری مطابق ۱۵۴۸ء عیسوی کے بعد
کی وقت میں اس کے درجے کی ایک اور درجہ بنا بعد اویس کے ۹۵۸ھ
ہجری مطابق ۱۵۵۱ء عیسوی فرج سیر نے اویس کے ایک اور درجہ بنا
اور اویس کے پشانی پر تاریخ لکائی حکامادہ تاریخ بیت ربی مستجاب

لمبر ۶۴ عرب سرا

سایون کی مقبرہ کی پاس یہ سر ہے اور اس سر کو نواب حاجی حکیم سائون
بادشاہ کی بیوی نے ۱۵۵۸ھ ہجری مطابق ۱۵۶۱ء عیسوی کے
بنا یا ہی اس سر میں تین سو عرب آباد ہوئی تھی اس سب سے سوسا
نام سی مشہور ہے اگرچہ عمارت اس سدا کی بہت بدل گئی الا قدیم دروازہ
بہت خوبصورت اور نہایت تحفہ ناموایا اب ہی موجود ہے

لمبر ۶۵ خیر المنازل

یہ مدرسہ عام حکیم کا جنھوں نے بڑی البر کو دو دیا یا تھا ۹۶۹ھ ہجری
مطابق ۱۵۶۱ء عیسوی یہ مسجد اور مدرسہ پرانے قلعہ کی پاس بنا یا عمارت
بالکل جو نہ اور تیر کی ہی اور اب بالکل ٹکستہ ہو گئی ہے مسجد کی مثنائی
۱۰۰ کتبہ لمبر ۶۴ یہ کتبہ لکھا ہوا ہے

لمبر ۶۶ بیول ہلیان

قطب صاحب کے نواح میں لائے کے قریب ادھم خان ماہم انکھ کی مٹی اور لکڑ
۱۰۰

کو کہ کاہنہ مقبرہ ہی شہدہ جلوس اکبری ہوا فی ۹۶۹ شہدہ بھری مطالی ۱۰۱۱ شہدہ عیسو آدم خان
 فی شمس الدین محمد خان انکہ کو مارڈالا اویس کے عوض بادشاہ فی ادیم خان
 شہدہ پر یہ لڑکر مارڈالا ماہم انکہ ہی اوی زمانہ مین مرگئی اور دونوں لائیں
 اکبر آبادی بیان لا کر دفن کیں اور اکبر بادشاہ کی حکم ہو جب یہ مقبرہ بنا ^{تھا} لاہور
 یہ مقبرہ نراچونہ اور تہر کا ہی اسکی ایک دیوار مین نہ بنایا ہی اور ہر کے
 سطح پر بنائی ہی کہ اویس کے کردہ پرہے کہتے ہیں اور مین ایک مقام پر
 ایسا دھوکا رکھا ہی کہ آدمی یہ خیال کرتا ہی کہ جس رستہ کو مین جاتا ہوں
 اسی رستہ سے بھی اتر و نکا حالانکہ برخلاف اپنی قیاس کی اور پڑ جاتا ہے
 اور ہر جگہ اتر نکا ارادہ کرتا ہی تو سبب شک کے بھی اتر نکا رستہ
 کو نہ مین نظری پوشیدہ ہے اوی رستہ برآں پڑتا ہی اور پھر اور جڑ جاتا ہے
 اور اسی سبب بھول ہلیان یعنی مقام کم کشتی کے اسکا نام نہ ہو گیا تھے

لمبر ۱۱ مقبرہ مایون

نہر کہ منجواہ کہ بسینڈ گل فرس برین . کو بیا این قصر و این باغ و این
 یہ مقبرہ شہر شاہجہان آبادی فہائی کوس جنوب کی طرف سے الدین کی قبا
 کیلو کٹری مین واقع ہی اور اس مین مایون بادشاہ کی قبر ہی اس مقبرہ کے
 عمارت ایسی خوب ہی کہ اپنا نظیونین رکبتی سنک مرمر اور سنک پیر
 ملا کر سکو بنایا ہی سنک مرمر تو وہ لطیف کہ موتی شامو اویس کے

دریای نجالت میں ڈوب جا گیا اور نہک سنخ و نہاد کہ کلاب کی پکھڑوں
 شرف لیجاتا ہی برج اچکا زانشک مرمر کا کو یا خد کی قدرت کے دریا کا ایک
 موتی ہی قطع کیے ایسی خوبصورت ہے کہ آسمان ہی کے اکی پانی کا اعلیٰ
 ہی چوڑاں چکلاں اونچائی مقبرہ کی نہایت مناسب ہے باوصف استدرثر
 کی بہت نازک دیکھائی دیتا ہی صحن اوسکا بہت دلکشا اور مکان اس کے
 نہایت دلربا وضع کے نہایت خوب قطع کے نہایت مرغوب
 زمانہ میں باغ بھی بہت ارہہ تھا چاروں طرف نہریں جاری تھیں پانی
 حوض بنی ہوئی تھی پانی لہراتا تھا فوارہ چوٹ تھی پھول کھلتی تھی بلبلیں
 تھیں مکراب سب ویران ہو گیا وہ سب وجود مایہ پر طعنہ مارتی تھی اور وہ
 پھول جوب دلبروں پرستی تھی نام کو بھی نہریں نہریں ٹوٹ گئیں حوض
 ہو گئی فوارہ چپ ہو گئی کوئین اندھی ہو گئی آبشاروں کا نام نہ رہا
 کہیں توٹا ہوٹا ان باتوں کا نشان با جا گیا ۹۳ء ۱۵۶۵ء مطابق ۱۵۶۵ء
 مرثا افغانا نواب حاجی سکیم مایون بادشاہ کی بوی فی سلسلہ جلوس اکبر میں اس
 بنو انام شروع کیا سولہ برس کے عرصہ میں نذرہ لاکھ روپیہ خرچ ہو کر بنایا
 ہوا خاندان نیموریہ کا یہ مقبرہ قبرستان ہے

۶۸ لمبر نیلی چتری یا مقبرہ نوجان

پرائی فکٹ کے پاس مقبرہ ہی نواب نوبت خان اکبری کا اونہوں نے
 ۱۵۶۵ء

۹۴۳
 ۵۷
 ۱ شہدہ بھری مطابق شہدہ عیسوی یہ مقبرہ اپنی سنی جی بنایا اس مقبرہ کا برج صحنی رکھتا
 نیلہ تھا اس سب سے پہلی چھتری کر کر مشہور ہے اب یہ مقبرہ بالکل ٹوٹ گیا
 برج ہی کر پڑی مقبرہ کی مالش ہی خراب ہو گئی ہے

۹۴۴
 مقبرہ تنگہ خان

یہ مقبرہ بیٹس الدین محمد خان عنوی کا جنکا اعظم خان خطاب سٹائری اکیس کے
 انا کی خاوند سی شہدہ بھری مطابق شہدہ عیسوی ادم خان نے یوں کو مار ڈالا یہاں
 اویس کے بدلہ ادم خان کو دو دفعہ شہدہ پر یہ کروا کر مار ڈالا وہ خون
 بڑا دتی ایک کے ایک کے تاریخ ہی اور یہ مصنف ہی تاریخ کا ہی رفعت عظم
 سر عظم خان اور یہ قطعہ ہی تاریخ کا ہی قطعہ خان اعظم سپاہ عظم خان
 کہ چو اوس درین زمانہ مذید بہ شہادت رسید ماہ صیام شہرت ہو
 روزہ دار شہید کاش سال دکر شہید شہدہ کہ شہد سال فوت خان شہد
 غرض کہ انکی ماری جانی کی بعد انکی لاش دلی من لائی اور حضرت نظام الدین
 کی درگاہ کی پاس دفن کیا شہدہ بھری مطابق شہدہ عیسوی کو کلاش خان
 انکی بیٹی یہ مقبرہ بنایا یہ مقبرہ ہی بہت خوب سے سنک سنک اور سنک
 بنا سوای ایات قرانی اور کل نوشتی بہت خوبصورتی سے کندہ ہیں دروازہ
 پیشانی رنارچ بنا کا کتبہ لگا ہوا ہے

۹۴۵
 درگاہ حضرت خواجہ فیاض رحمہ اللہ علیہ

دیکھو کتبہ لبر

یہ درگاہ شہر شامیان آباد سی تھوڑی دور فرشتخانہ کی کھڑکی باہر واقع ہے
حضرت خواجہ باقی باللہ صاحب نقشبند کی یہ درگاہ ہی شہر بھری مطا
۲۹ شہر عیسوی۱۷۷۱ کا انتقال ہوا اور یہی اچکا مزار بنا پڑا ہے رقتہ ایک مسجد
بن گئی اور بہت قبریں ہو گئی آپ کے مزار کی سربانی ایک دیوار ہے
اوسین طاق طاق بنی ہوئی ہیں اوسین چراغان روشن ہوتی ہیں

لمبر ۷۱ درگاہ حضرت میر حسن

حضرت نظام الدین کی درگاہ کی ماس سے درگاہ ابو الحسن عرف چہرہ رو کی
۲۹ انتیون فی یقعدہ شہر بھری مطا ۱۷۷۱ کا انتقال ہوا اور یہی مقام پر جو
اخبار الاخبار
یارانی چوترا کہلاتا تھا دفن ہوئی اپنی مزار کی سربانی لوح پر تاریخ اسکا
کندہ ہی جبکا پہلا مادہ عدیم المثل اور دوسرا طوطی شکر متعال ہی شہر ۱۷۹۹
مطابق شہر عیسوی ۱۷۷۱ میں مدنی صرف مجربا بکر یہ عمارت جواب موجود ہے
۱۲ شہر بھری مطابق شہر عیسوی ۱۷۷۱ عمارت الدین حسن نے یہ عمارت سنک مر کے
تعمیر کی برج کی اندر چند اشعار اور کتبہ تاریخ بنا کندہ ہی اس درگاہ میں ہر روز
۳۰ دیکھو کتبہ
ستر موبن شوال کو بہت دھوم سی میلہ ہوتا سی اور موسم بہار میں شہر
بہت خوب ہوتی ہے

لمبر ۷۲ جیلخانہ بایر سیرک فرخان

دھقیقت یہ سیرک ہی نواب شہید خان جہانگیر علی الخاٹب مرتضیٰ خان کی کٹائی
میں

نخستین جہر مطاقی ۱۲۱ عیسوی انہوں نے یہ سربانی تھی جب پرانی دے
 ویران ہو گئی یہ سربانی پران پڑی تھی سرکار انگریزی نے اس کے مرنے
 کی اور اس کو جلی نہ تجویز کیا اس سرکار کا دروازہ بہت عالیشان بنا ہوا ہے
 اور اویس کے اوپر ہی مکانات ہیں کہ داروغہ چلیا بہ اوسین بھراعت
 رہ سکتا ہی اب اس کے قریب اور بہت سی مکانات بیچا نہ اور کامی جو
 اور پائل خانہ کی بن گئی ہیں

بارہ پلہ

لمبر ۳۴

یہ پل شاہجان آباد حاجی پریل خوب کی طرف واقع ہے ایسا نفس اس طرح
 نہیں ہے اس پل کو حیا نکیر بادشاہ کی عہد میں ۱۲۱ عیسوی
 مہربان اغا عرف اغا مان الحاطب بہ اغای اغایان خواجہ سربانی
 بنایا یہ اغا اکبری اور حیا نکیری عہد کی بڑے نامی خواجہ سربانی
 ہیں اور یہ پل ہی بہت خوبصورت تھا اور چونہ سی بنا ہوا اس کے
 سر پر ایک پتھر پر چند شعر پل بنی کی تاریخ اور حیا نکیر بادشاہ کی تعریف
 میں کندہ ہیں

توزک حیا نکیری

دیکھو کتبہ لمبر ۳۹

منہ

لمبر ۴۱

یہ منہ مہربان اغا خواجہ سربانی بنائی ہوئی ہے اور جس زمانہ میں
 بارہ پلہ بنایا یعنی ۱۲۱ عیسوی ۱۶۱۲ عیسوی ۱۶۱۲ عیسوی ۱۶۱۲ عیسوی

بنائی اس منڈی کا دروازہ بہت خوبصورت ہے اور اوس پیرانی کا نام لکھدو
منڈیکی اندر ایک مسجد تھی وہ ٹوٹ گئی مگر ایک کنواں سیربون دار ایک
موجود ہے اور بائیں کی نام سی مشہور ہے اس قسم کی کنویں لوہ کی طرف بہت
مکر طرف ایسا کنواں عجایب سی ہے

لمبر ۷ کو س منارہ

جہانگیر بادشاہ فی انبی عہد میں بکالہ سی اگرہ ہوتی ہوئی دریای اہمک سے
بنوا کر دو طرفہ درخت لکائی تھی سلمہ جلوسی مطابق سلمہ سحری موافق سلمہ سیو
یہ بھی حکم دیا کہ اگرہ سی لاہور تک ہر کوس کی سیر پر ایک منارہ بنوایا
جاوی اور میں کوس پر ایک کنواں چنانچہ یہ منارہ چو نہ اور پتھر کی بہت محکم
اور بلند اس کے موجود ہیں اکثر مناروں میں معلوم ہوتا ہے کہ تعداد کوس
یہی پتھر لکانیکو خانہ چوڑا سی مگر کسی میں پتھر لکا ہوا نہیں ہے

لمبر ۷ پل سلیم کدہ

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سلیم شاہ فی جب سلیم کدہ بنایا تھا تو اوس وقت دریا کے
نبی بہتا تھا اور خوب کی طرف پانی نہ تھا اور اوس طرف کے دروازہ بہت
اس سلمہ میں جاتی تھی اور ایک دروازہ شمال کی جانب دریا کی کنارہ
شاید ایک ت کی بعد پانی کی مگر سی خوب کی طرف کا گڑبڑ اور یا کا کٹ گیا
اور اس سلمہ کی چاروں طرف پانی ہو گیا اور سلمہ میں جانچا رہتے رہا

نور الدین بہاگیر بادشاہ فی شہ جلوس مطالبی ۱۰۳۱ شہ جہری ہوا فی ۱۳ شہ عیسوی کے
 اس شہ کی جنوبی دروازہ کے اکی بہت شہ اور نہایت مضبوط تختہ جو نہ
 اور پتھر کا پل بنوایا کہ وہ پل اب مکت ہو چکا ہے اور اوپر دو کتبہ ہیں لکھے
 ہوئی ہیں جب شاہجان فی شہ بنا یا تو یہ پل قلعہ میں ایسا مل گیا کہ کو یا
 اس شہ کی لپی بنا یا تھا

۱۱ قبرستان شیخ فرید
 یکم پور کی مسجد کی بائیں پہ منبرہ ہی شیخ فرید ابن شیخ احمد بخاری کا جنکو جہانگیر
 عہد میں مرقضی خان کا خطاب ملا تھا اس منبرہ کی مکانات بالکل ٹوٹے
 ہیں صرف دالان باقی رہ گیا ہے شہ جلوس جہانگیری مطالبی ۱۰۳۲ شہ
 موافق ۱۳ شہ عیسوی کا انتقال ہوا کہ سال فات او کی قبر پر کندہ ہی اور
 اسی مانہ کی قرب یہ منبرہ بنا

۱۲ قبرستان برج یا منبرہ فہیم
 یہ منبرہ ہی جہا یون کی منبرہ کی پاس کوئی تو اسکو حجام کا منبرہ بتا رہی اور
 کوئی فہیم کا پہلی بات تو یقینی غلط ہے اور دوسری بات اگر صحیح ہو تو یہ منبرہ
 محمد الرحیم خان خانان کا بنا یا ہوا ہے ۱۰۳۳ شہ جہری مطالبی ۱۰۳۳ شہ عیسوی کے جبکہ
 نہایت خان فی خان خانان کو براہ دعا نظر بند کیا تو پہلی فہیم میں جس
 خان خانان کی جڑی عزیز چلیون میں سی تہا پیغام سازش کا بھیجا او نے

نادرالامرا
وزیراعلیٰ

نانا اورانی بی اورانی خالیں مستقون کی ساتھ لکڑیاں لایا گیا ہے کہ جب
خانخانان ^{۱۲۳۳} شہ جگہیں گیری مطابق ^{۱۲۳۳} شہ جگہیں گیری مطابق ^{۱۲۳۳} شہ جگہیں گیری مطابق
یہ مقبرہ بنایا یہ مقبرہ بالکل چینی کاری کی اورانی خوش رنگ اور خوبصورت
چینی کاری اور رنگ آمیزی کی ہوئی ہے کہ دیکھنی سی علاقہ کتنی ہی برج
اس مقبرہ کا بالکل نیکہ رنگ کا ہی اورانی سب سے نیکہ برج کی نامی ہوئی
چونکہ کہنہ

لمبر ۴

متصل درگاہ حضرت نظام الدین کی یہ مقبرہ میرزا غریز کو کتاس خان
خان اعظم امکہ خان کا ہی جبکہ ^{۱۲۳۳} شہ جگہیں گیری مطابق ^{۱۲۳۳} شہ جگہیں گیری مطابق
جہانگیر کی عہد میں انکا انتقال ہوا تب اونکی لاش کو یہاں لاکر دفن کیا گیا
مقبرہ اونکی قبر پر بنا یہ مقبرہ وحقیقت نئی طرح کا ہے کہ انیا نظیر نہیں کتا ستر
ماون کت سنگ مرمر کا ہی اس عمارت میں چونکہ شہ ستون سنگ مرمر
کلی ہوئی ہیں اس سب سے اسکو چونکہ کہنہ کتنی بہن اسکی محرابوں کا لداؤ
ستونوں کی قطع اور سنگ مرمر کی نمائش بہت ہی اچھی معلوم ہوئی

لمبر ۵ مقبرہ خانخانان

یہ مقبرہ بارہ پلہ اور مایون کی مقبرہ کی پاس عبد الرحیم خان خانان بر
خانخانان کا ہی ^{۱۲۳۶} شہ جگہیں گیری مطابق ^{۱۲۳۶} شہ جگہیں گیری مطابق
نادرالامرا اور اسی مقبرہ میں دفن ہوئی خان ^{۱۲۳۶} شہ جگہیں گیری مطابق ^{۱۲۳۶} شہ جگہیں گیری مطابق
کی

کسی مازہ میں بیت خوبیاں ہوا تھا سارا برج منک مرم کا اور مقبرہ منک منک کا
 منک مرم کی بچی کا رگی کا تھا صف الدولہ کی عبد میں اس مقبرہ کا نام مرم کا
 انفوس ہے کہ یہ اسمعی عمارت یوں خراب ہو گئی اب یہ مقبرہ راجو نہ کا بند
 اور بالکل لٹہ مندرہ گیا نہی جا خانان اکبر اور جہانگیر کی عمارت کی بڑی نامی میر
 سی میں انکو سسکت میں ڈال دیا اور عری ب کتی تھی

لمبر ۸۱ مقبرہ سید عابد

سید عابد نواب خاندوران خان کی رفیقوں میں تھی کسی لڑائی میں ماری گئے
 جب یہ مقبرہ تھمنا تھمنا سحری مطابق تھمنا تھمنا لال بنگلہ جو مکان مشہور ہے
 اوسکے پاس مقبرہ ہی ساخت کے بالکل جو نہ اور نیت کی ہی کہیں بنا
 چنی کاری نہی کام ہی یہ مکان ہی چاہا ہوا ہی ہے صحن میں جو صن تھا حارو
 بہرین تین کمراب خراب ہو گئی ہیں وازہ ہی اسکا خوش قطعہ بنا ہوا
 اور اوسپر ایک سہ در معقول ہی

لمبر ۸۲ خاص محل

پرانی قلعہ کے پاس ایک محل تھا شاہجان کی وفات کا ۱۶۲۷ء سحری
 ۱۶۲۷ء مسکو کے رنجان کی بیٹی جکا خاص محل خطاب تھا یہ محل بنا ہوا ہے

محل بالکل ٹوٹ گیا مٹی وازہ بانی ہے

لمبر ۸۳ مقبرہ شیخ غنبد الحق محمد

حوض شہی کی کنارہ شیخ عبدالحی محدث کا یہ مقبرہ ہی جو اکبر اور جہانگیر کے
عہد کی بڑی نامی عالموں میں سے ہیں ۱۰۵۰ء بمطابق ۱۶۴۲ء عیسوی کا ہے
اور اسی زمانہ میں یہ مقبرہ بنا مقبرہ کی اندر قبر کی سرہانی ایک دو پارہ
انکا سارا حال لکھ رکھا ہے یہ مقبرہ زری چونہ تیر کا ہی مگر تالاب کے کنارہ پر
واقع ہوئی ہے القبا ایک سیر کی جگہ ہے

لمبر ۸۲ مسجد جهان نیا مسجد جامع

یہ مسجد قصی اور یہ بعد علی ازک شاہان آباد سی ہزار گز کی فاصلہ غرب
کی طرف ایک چوٹی سی ہاڑی پر واقع ہے کہ وہ ہاڑی اوسمیں بالکھنڈ
کئی سی اور شاہ اب الدین محمد شاہان بادشاہ فی اس مسجد کو بنایا ہے کہ
لطافت اور زراعت اور خوبی اور خوشنمائی کے بیان سے باہری
ادبی کی طاقت نہیں کہ اوسکا بیان کر کے ایسی خوش قطع اور خوش
مسجد روئے زمین پر نہیں سے پاؤں مکث ایک مکث کی سنگسار
ہی اور اندر سے اجارہ مکث سنگ مرمر کی اور جاجا سنگسار
سنگ مرمر کی ہاربان اور سنگ مرمر کی کچی کاری کی ہوئی ہے
برج کے تمام سنگ مرمر کی ہیں اور اوسمیں سنگ مرمر کی پانچ
بنی ہوئی ہیں ایسی ہندسے بدل فی یہ مسجد بنائی ہے کہ کوئی درود دوا
طاق و محراب مرغولہ و گنگوڑہ تناسب سے خالی نہیں دسویں سال ۱۰۵۰ء

شاہان نیا
ومرات القبا

موافق شدہ سیو بھلائی سبب چارم جلوس میں اس مسجد کی بنیاد ہستام
 سعد اللہ خان دیوان اعلیٰ اور فاضل خان خانمان کی پڑنی شروع ہو
 اور ہر روز پانچھ ازراج مرد و بچہ اس کے شکر کام کرتی تھی باوجود اس
 ہستام کی جہ برس میں اس لکھ پوچھ پچھ ہو کر یہ مسجد تمام ہو گئی
 اس مسجد کی تین گنبد ہیں نہایت خوشنما نوٹنی کمر کی طول اور تین
 عرض میں اندر کو سات محرابیں ہیں اور باہر صحن کھٹف کیارہ در ایک
 توہت بلند ہی اور پانچ مانج دراد ہر او دہرین بڑے در تو باہر کے بطور
 طعرا اور باقی درون پر کتبہ نام نامی شاہجان اور تاریخ تعمیر اور در در
 سنک موسیٰ کی بچی کاری سی کہہ اسوئے ان دن کی دو نو طرف
 سینارہین نہایت بلند اور لغات خوشنما اور اوہین رہ نہ ہی ہو
 بین کہ اوں رستہ سے سینار کی اوپر چلی جاتی ہیں سینارون کی اوپر
 بارہ دری کی جربیان سنک مرم کی نہایت دلکشاد لرامانی ہوئے
 بین ان سینارون پر چڑھنی سی شہر کی عجب کیفیت معلوم ہوئی اور
 نہایت سیر دکھائی دیتی ہی تمام شہر مثل کٹورہ کے معلوم ہوتا ہے اور
 درخون کی رونق اور مکانوں کی خوشنما سی ایک عالم دکھائی دیتا
 شمالی منار بہت بلندی کی کر رہا تھا اور اس عمارت اور صحن کا پیشہ
 کہ تمام سنک سنخ کانسی جا بجا سی بکر کیا تھا سرکار انگریزی فی سہ

دیکھو کتبہ نمبر ۴۲

سلطان محمد بن محمد اکبر شاہ بادشاہ کی عہد میں اس مسند کو بڑا
 نور و شہرت ہی درت کروادیا کثرت نمازیوں کی مانند اس مسجد میں
 بور و ملح سی زیادہ ہوتی ہی اور امام کی اوار تکبیر سب نمازیوں کو نہیں پہنچ
 سکتے اس واسطی شاہزادہ میرزا سلیم بن معین الدین محمد اکبر شاہ بادشاہ
 سنہ ۸۲۵ ہجری مطابق سنہ ۱۵۱۱ عیسوی ہجری در کی چھین ایک کبر سنک سے
 بہت خوش نما ہوا دیا کہ مکبرہ اس کبر پر کھڑی ہو کر اوزار امده اکبر اور
 لک الحمد سے کاٹھا اویزہ کرتا ہی اس مسجد میں تمام فرش سنک مرمر کا ہے
 اور اوس میں سنک سے کی بچکا رہی سی مصلے بنا دی ہیں مہر مسجد کا سنک
 اور ایسا خوش قطع بنا ہوا ہے کہ جس کا بیان ممکن نہیں جائے مثال کی دالان میں
 کچھ تبرکات خاتم الانبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رکھی ہیں اور وہ تمام
 درگاہ آثار شریف کہلاتا ہی صحن مسجد کا بہت دلگشا اور رغابت فر
 بخش ہی ایک سو چھتیس کنز کی عرض طول سی اور اوس کے چوں چھین
 فرجت بخش روح افراد دلکش اور دلربا بندہ کرسی بارہ کنز کا نزا
 سنک مرمر کا اور اوس کے چھین فوارہ لگا ہوا ہے اور جمعہ اور عیدین اور
 الوداع کو چوٹا کرتا ہی اوس محض کی عربی کوشہ پر محمد حسین خان
 محلی بادشاہی فی سنہ ۸۲۵ ہجری مطابق سنہ ۱۵۱۱ عیسوی میں یہ بات بیان کر کے کہ
 مبنی جناب سول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں اس حکم سے پہنچے

ایک چوٹا سا کٹہرہ تھوڑا لگا ہوا ہے اس مسجد کی صحن کی چاروں طرف ایوانیا
خوشنما اور دالانہائی فحش افزا اور چھرہ ہائی دلکش اور کائنات فحش
نبی ہوئی ہیں اور چاروں کوٹوں پر چار رخ عین بارہ دری کی بہت چمک
کہ اوس سی ایک عجب وئی اور بہار حاصل ہو گئی ہے خونیاں اور شہرے
دالان کی سامنی دائرہ ہنس کے وقت نماز جان بکھوٹا ہوا ہی مسجد کے
تین دروازے بہت عالی ہیں تھوڑے وازو عین برنجی کو آخر پہنچی تین

دروازہ جنوبی مسجد جامع

جنوبی دروازہ اس مسجد کا قلعی قبر کی بازار کھٹیف بہت خوشنما ہوا
دروازہ پرستار کی لاتی جھری نی ہوئی ہیں اس دروازہ کی تین سیڑیاں
ہیں ان سیڑیوں پر سے پہر کو مجمع عام ہوتا ہے اور ساطی اپنی اپنی
دوکانیں لگاتی ہیں اور طرح طرح کے چیزیں جتنی ہیں اور فالودہ والے
اپنی دوکان لگاتا ہی اور شربت قند اور فالودہ رکھیں جیسا ہی کہا ہے
سب طرح کے کباب بناتی ہیں کہ اویس کے پور عاشق برشتہ خان
لیجاتی ہیں عجب عجب طرح کے جانور اور اسیل ضیل مرغ بھی تھیں اور
جو انسان فرشتہ صورت ابام نوروز میں اندھے لڑائی میں کہاں
ہی اونکی جفا کاری اور نیرنگی پر رشک کہتا ہی یا ان ہم عمر اور بڑا
ہم سیرت ہاتھ میں ہاتھ دیئی ہوئی سیر و تماشا کرتی پہرتی ہیں

دروازہ شمالی مسجد جامع

دروازہ شمالی اس مسجد کا پایہ والوں کے بازار کی طرف واقع ہے یہ دروازہ بہت خوبصورت ہے اور سپری جھروہی کی لائق بنی ہوئی ہیں اور طرف اوٹا لیس پیریاں ہیں اگرچہ طرف ہی کبابی بیٹھے ہیں اور وہی دوکانیں لگائی ہیں لیکن بڑا تماشا طرف مار یون اور قصہ خوانوں کا ہوتا ہے ہر ایک قصہ خوان ہونڈہ بھائی ہوئی بیٹیا ہی اور داستان کتاسی کی طرف قصہ حاتم طائی اور کہیں داستان بوستان خیال ہوتے ہی اور صد ہا آدمی اوسکے سنے کو جمع ہوتی ہیں ایک طرف مارے تماشا کرتا ہی اور رہنمائی کا کیل ہوتا ہی اور بوڑھے کو جوان اور جوان بوڑھا بناتا ہے

دروازہ شرقی مسجد جامع

شرقی دروازہ اس مسجد عالی کا خاص بازار کی طرف ہی بہت بڑا دروازہ ہے اور پیرکانات ہی بہت بنی ہوئی ہیں اس دروازے کی پیریاں پیریاں ہیں ان سیڑھیوں پر ہر روز کھڑی ہوتی ہی یہ کھڑی ہی شاہجہان دیو کو یا ہر روز کا سیکہ ہے ہزار طرح طرح کی کپڑی الکنیوں پر ڈالتی ہیں اور عجب عجب خوشنمائی سی درو دیوار باغ سا کہلا معلوم ہوتا ہے جو ان کی سرشت طرح طرح کی جانور پھر و نین لئی ہوئی سیر کرتی پھرتی ہیں اور اونچے

پہلی بیواؤں میں ایک طرف کبوتر والہ کو ترجیح میں اور ایک طرف
کبوتریے والی کبوتریے کی کڑی میں خریدار جو حق جو ہے پھر یہ
اور ایک ایک پھر نقد کے بدلے مول لیتی ہیں

لمبر ۸۵ دارالشاہ اور دارالبقا

اس مسجد کی کردہ بیت چوڑا بازار چوڑا کر شیعہ دونوں کوئی طرف جو
بیت بڑے بنائی تھی اب وہ حوض بند ہو گئی ہیں اور ان پر مکان
بن گئی ہیں اور عسریہ دونوں کوئی بھی شمال کی طرف دارالشاہی اور
کی طرف یہ حکم مقرر رہی اور بیماروں کو ذوالمتی تھی اب وہ کارخانہ بنی
بادشاہ زادوں کی اسپر مکان بنائی ہیں اور رستے میں اور حوض کی طرف
دارالباقی یعنی مدرسہ یہ مدرسہ بالکل ویران ہو گیا تھا اور اکثر مکان
کر پڑی تھی مولوی محمد صدر الدین خان بہادر صدر الصد و شاہان آبادیہ
اس مدرسہ کو بادشاہ سی لیکر آباد کیا ہی اور اکثر مکانات سنگت کے
مدرسہ کے ہی اور بہت سے مستعد طلب علم بنی ہیں مکان ہی بنائے
ہیں اور جامع مسجد کے ساتھ تختہ تاجری مطابقی تختہ عیسویں شروع ہو

لمبر ۸۶ بیگم کا باغ یا صاحب آباد

یہ باغ شہر شاہان آباد کی اندر جاندنی چوک کی پس واقع ہے اس
جہان ابراہیم بنت شاہان آبادیہ تختہ تاجری مطابقی تختہ عیسویں بنایا
مات افغان

کسی زمانہ میں باغ بہت نفیس تھا اور مکانات لطیف بنی ہوئی تھیں اور جاگجا
 ہنر جاری تھیں مگر اب بہت خراب ہو گیا ہے طول اس باغ کا نو سو ستر
 کزکائی اور عرض دو سو چالیس کزکا

مسجد فقہوریہ

شہر شاہجان آباد میں اردو بازار اور چاندنی چوک سی کی بڑھ کر یہ مسجد
 نواب فقہوری سکرم راجہ شاہجان کی بنائی ہوئی ہے یہ مسجد ہی شہر شاہجان
 مطابق ضلع سیوٹیجی ہی طول اس مسجد کا پتہ تالیس کزکا ہے اور عرض
 بائیس کزکا اور سینے پاؤں تک سنگ مرمر کے ہیں کتبہ کے دو نو
 طرف تین تین کی اویان دراون میں فرش سنگ مرمر کا ہے و لو کو پور
 دوسنار میں تین تین تیس کز اونچی مگر اب اونکی برجیاں ٹوٹ گئیں
 ہیں کے اکی ایک چو ترہ ہی سنگ مرمر کا پتہ تالیس کزکا لہذا
 اور تین تیس کز کا چوڑا اوس چو ترہ کی اکی سنگ مرمر کا حوض ہے
 سولہ کز سے چودہ کز کا اور اوس کے اکی صحن ہی سو کز سی سو کز کا صحن ہے
 کرداوتہر حجر طالب علموں کے رہنے کی لٹی بنی ہوئی ہیں

مسجد اکبر آبادیہ

شہر شاہجان آباد کی فیض بازار میں یہ مسجد واقع ہے نواب غازی علی
 عرف اکبر آبادی سکرم راجہ شاہجان بادشاہ فیض پوری نے بنوائی
 منطابق ضلع سیوٹیجی

یہ مسجد بنائی اس مسجد کی تین برج اور سات درہین مسجد کی عمارت پر مشتمل
 لنبی اور سترہ کنوڑی نری سنگ سجی ہی اوسکا پیش طاقتی رہا
 مرم کا بنات پچھن کا رہی اوسکے الی ایک چوہرہ ہی سنگ سجی
 کتھرہ دار تریشہ کنز کا لنبی اور ستاون کنز کا حور اور ساری تین کنز کا
 اوسکے الی سنگ سرخ کا ایک حوض ہی مسجد کا صحن ایک سو چون کنز کا
 اور ایک سو چار کنوڑی ہی اور اوسکے گرد طالب علموں کی رہنی کی لیے
 حجرہ بنی ہوئی تین مسجد کی دروازہ پر کتبہ سنگ موسیٰ کی کچی لکھی ہوئی
 نمبر ۸۴ مسجد سہرہ بند

دیکھو کتبہ نمبر ۸۳

یہ مسجد لاہور دیروازہ کے باہر بنگ موجود ہے اگرچہ صحن مسجد کا اکثر
 دمدہ میں کیا ہی لیکن مسجد کا دالان بدستور موجود ہے اس مسجد کو ستر
 یکم فی جو شاہجہان کی بوی تین تین حجری مطابق نقشہ عسکری بنایا
 یہ مسجد سے پانچ کت سنگ سرخ کی ہی مگر اکثر حلیہ ہی کتبہ
 ہوئی کی شکستہ ہو گئی ہے

نمبر ۹۰ باغ شاہ مار

یہ باغی لاہوری دروازہ کے باہر شہر پادھی چپسل شاہجہان بادشاہ
 بنایا ہوا جگہ بادشاہ شہر پادھی کی بنائی سی فارغ ہوا تہ تھا
 مطابق نقشہ عسکری یہ باغ بنانا شروع کیا اس باغ میں بہت چوڑے

رات آفتاب

سی نہرین اور حوض اور مکانات بنی ہوئی ہیں اور عجب عجب طرح کی درختیں
 باغین تہی اب بھی ہیں چار درخت انہ کے ایسی باقی ہیں کہ انوس ضالیہ کا انہ
 اور کہیں نہیں ہی یہ نام اس باغ کا خود شاہجہان کا رکھا ہوا ہے یعنی خاہ عیش
 نورجہانگیر کے عشرت کو نہ کہ ہے زبان میں شالہ کی معنی کہر کی ہیں اور کی معنی عیش
 خوشی کے

لمبر ۹۱ باغ روشن آرا

یہ باغ شیر کے منڈی میں واقع ہے اور شاہجہانی باغات میں سے ہے یہ سن
 شاہجہان کی بیٹی فی بیہ باغ بنایا ہے اور تیرہویں سال جلوس عالمگیر میں لکھا تھا
 اور اسی باغ میں دفن ہوئے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ باغ تھمنا شلہ ہجر
 مطابق سن ۱۶۵۳ء عیسوی یعنی اوس زمانہ میں جبکہ شاہجہان نے شہر آباد کر کے
 بیگمات اور امرا کو باغات اور مکانات بنانے کا حکم دیا تھا ہے یہ باغ ہے
 بہت خوب سے کے چھین مقبرہ ہے اور نہرین ہیں اور نہر کی پانی سے
 ہری جاتی ہیں اب بھی باغ آباد و سرسبز ہے

لمبر ۹۲ باغ سرسبز

یہ شیر کے منڈی کی ماس ہے باغ ہے کہ اسکو سرسبز کے حکیم زوجہ شاہجہان
 سن ۱۶۵۳ء عیسوی بنایا تھا یہ باغ بھی زمانہ میں بہت آباد
 ہو کا کلاب بالکل خراب ہے کچھ کچھ مکانات کے بنی ہوئی باقی رہ گئے

اور سید سکیم کی قبر ہی باغین ہے

لمبر ۹۳

مولیٰ مسجد

اس مسجد کو اورکت زیب عالمگیر بادشاہ فی سہ جلوسی مطابق محلہ مسجد باغ عالمگیر
سوا فی سہ جلوسی قلعہ شاہجان میں متصل باغ حیات بخش بنایا ہی مسجد
اسے پاؤں مکہ سنک مرمر کی ہی فرش اسکا اور درود پوار محراب
و مرغل اور حیت اور مندر پر سب کے سب سنک مرمر کی ہیں اور ہر کو
و ہنبت کاری کی ہوئی ہے اور ایسی کل بوٹی بل تی بنائی ہیں کہ ٹخنے
سی تعلق رکھتی ہیں حقیقت میں ایسی ہنبت کاری تمام قلعہ میں کسی مکان
نہیں اس مسجد میں درہن بہت خوشنما اور چھوٹے چوٹی دو سہار
اور زمین گنبد نہیں سہرے اور اسی سب سے بعضی لوگ ایک کو سہرے
مسجد ہی کہتی ہیں اس مسجد کے صحن میں ایک حوض ہی بہت چوڑا ہے
اس حوض میں پانی اتنا ہی اور او بل کر ہر وقت بہتا ہی اس مسجد
جانب شمال کو ایک حجرہ بنا سوا ہے واسطے عبادت اور وظیفہ ظاہر
کی اوسمیں ہی ایک مختصر کم عظمیٰ بہت نفیس حوض ہی اور او کے
ایسہ بندی کی ہوئی ہے اس مسجد کی تئاری میں ایک لاکھ ساٹھ

رات آفتاب

روپیہ خرچ مولیٰ ہیں
لمبر ۹۴
مجر جہان ارا سکیم

حضرت نظام الدین کی درگاہ کی صحن میں ہم مجھری نر اسٹمک مرمر کا حائر
 سنک مرمر کی جالیان میں اس محجر کو جہان ابراہیم نسبت شاہان
 بادشاہی سنہ ہجری ۹۲۱ سنہ عیسوی ۱۶۱۱ء میں بنایا تھا اور اس
 سال ۱۰۰۰ء مری اور بہان دفن ہوئی مشہور ہے کہ اونے صیت کے
 تی کہ میری مرنگی بعد میرا تن کڑوڑ رویہ کا سباب جو ہی وہ
 بہان کی خادمون کو دیدنا کراو کے مرنگی بعد عالمگیر فی ایک کڑوڑ
 رویہ کا سباب یا اور کہا کہ تہائی سی یادہ میں وصیت نہیں ہوئے
 اس محجر میں جہان ابراہیم فی خود اپنا کہا ہوا شعر اور تہوڑی سی عبارت
 ایک تہر رکندہ واکر لگا دی ہے

دیکھو کتبہ

لمبر ۹۳ مقبرہ سر نالہ

درگاہ روشن غدہ کی پاس نالہ کی سڑک پر یہ ایک مقبرہ ہی اس
 مقبرہ کی ستون اور فرش سب سنک سے بنے ہیں اور وہی انجلیہ
 سنک سرخ لگا ہوا ہے کچھ نہیں معلوم ہوا کہ یہ مقبرہ کس کا ہی اور کہا
 لیکن طرز عمارت سے معلوم ہوتا ہے کہ سترہویں صدی ہی کا ہے
 تخمیناً سنہ ہجری ۱۰۸۸ سنہ عیسوی ۱۶۷۸ء میں رکنا ہوا ہے

لمبر ۹۴ درگاہ حضرت سید حسن رحمان

مراتقا حضرت سید حسن رحمان سید عثمان یار نولی کی اولاد میں جن جہان
 ہوا

۷۵
 آپکا مزار ہی وہاں ہے کلابی باغ مشہور تھا یہاں آپ رہتی تھی سلسلہ ۳۲
 مطابق سلسلہ ۳۹ آپکا انتقال ہوا اور اسی مقام پر دفن ہوئے چنانچہ تاریخ
 وفات کی ماہیر کی دالان پر کندہ ہے

تاریخ

حسن سول نا بارسول باقی شد
 سلسلہ ۶۲ بحری مطابق سلسلہ ۳۹ حاجی محمد طاہر نی اس کاہ کی ماسک
 بنائی اور محمد سعید خان کا بنایا ہوا انک حوض میان ہو جو سلسلہ ۳۳
 مطابق سلسلہ ۸۱ میر محمد شفیع نی حوت کے اولاد میں سی ہیں ہوا
 امیر خان والی ٹوکن سے روپہ لیکر استقام پر انک ردیواریچہ بطور
 کی بنائی ہی اور اسکے دو دروازہ بہت معقول بنائی ہیں

۹۷

جہر نہ

قطب صاحب کے نواح میں حوض شمسی کی ماسک مکان ہی استقام پر انک
 بند کی بہت قدیمی ہی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حوض شمسی جب بنایا
 پانیکا زور روکنی کو یہ دیواری اس دیوار میں پانی نکلنی کا رستہ تھا
 کہ جب پانی کا زور ہوتا تھا تو اس میں سی نکل کر اور نو لکھی نالہ میں ہو کر
 تعلق آباد اور عادل آباد کی بھی بہ جاتا تھا قریب سلسلہ ۱۲ بحری مطابق
 سلسلہ ۳۹ نواب غازی الدین خان فیروز ٹکٹ نی اوس دیواری

اکی والا بنایا اور اویس کے اکی تھمٹ مریج کا حوض ہی اس میں
 شمس حوض کی پانی سی چادر چوٹ تی تی اور چپت میں سی ہی غوار چوٹ
 تی اور حوض میں پانی پیر کر اکی کی نہر میں ہو کر بہتا تھا اب چادر اور غوار
 بند ہو گئی ہیں الا حوض میں پانی انی کا رستہ باقی ہی اکبر شاہ ثانی کی
 جنوب اور شمال کو کچھ مکانا سنگین بنائی تی اور اب بہادر شاہ فیض
 سنگین بارہ دری بنائی ہی سانوں ہا دون کی مینہ میں ہر سال بڑے
 دھوم مچی سید ہوتا آٹھ آٹھ روز لوک جمع رہتی ہیں اور یہ سب جمعہ
 تن دن توہیت عجم ہوتا ہے اور عین سید کا دن جمعرات ہوتی ہے
 لاکھ ڈیڑ لاکھ آدمی سی کم اس سید میں سب عین ہوتا ہے کل سب سید کا
 ڈھائی تن لاکھ روپیہ کم نہیں ہوتا ہول ڈالی اور اور صرفہ والی تھا
 پنکھا بناتی ہیں اور حضرت قطب صاحب کے درگاہ میں لجا کر چڑھاتی ہیں اس
 اس سید کا نام ہول والو کا سید ہے سید کی دونوں مقام رڑا تماشا
 ہوتا ہی سیکڑوں آدمی اس حوض میں نہاتی ہیں اور الانو کی خت اور
 دیواروں کی منڈیر اور درختوں کے ٹھنوں پر یہ حوض میں کودتی ہیں
 اور سب نے تھر رسی اٹھا رفت لٹا اور ساڑھی سات فٹ چوڑا ہے
 پہلے تین اور انڈون کی درختوں میں بفریاں لٹھلاتی ہیں سب
 جھولتی ہیں افسوس ہے کہ اس سید کی بابت ضلع دی کی عدالتوں میں

لمبر ۹۸ مسجد اورنگ آبادی

شہر شاہجان آباد میں پنجابی کترہ کی اندر یہ مسجد ہے اس مسجد کو نواب اورنگ آباد
 حکیم اورنگ زیب عالمگیر کی بیوی نے چھٹا سالہ بھری مطا بق شہ عیسوی
 بنایا یہ مسجد ہی سے پانچون تک سنک حجری ہوئی ہے اور
 صحن میں ایک حوض ہے جس میں نہر کا پانی آتا ہے صحن میں مسجد کا مینار
 ہے لیکن اکثر لوگوں نے اپنی کھردھیں ملا لیا ہے اب مقام پر پنجابی سوداگر
 رہتی ہیں اور اسی سبب پنجابی کترہ مشہور ہو گیا ہے

لمبر ۹۹ مقبرہ نواب الشاہ حکیم

شہر شاہجان آباد کی کابلی دروازہ کے باہر یہ مقبرہ ہے نواب الشاہ
 بنت عالمگیر کا ان حکیم کا انتقال جو بڑی مٹی عالمگیر کی تین سالہ بھری
 مطا بق شہ عیسوی ہوا اور عالمگیر کے عہد میں یہ مقبرہ اور مسجد بنائی گئی
 قبر کے سر ہانی تلبہ لگا ہوا ہے

دیکھو کتبہ لمبر ۱۰۵

لمبر ۱۰۰ موتی مسجد

قطب صاحب کے درگاہ کی پاس ایک بوازی ہے یہ مسجد ہے نری سنگ
 فرش ہے سنگ مرمر کا ہے اور او میں سنگ موسی کی دھاریاں لگی ہیں
 اس مسجد کی تین اور تین کتبہ ہیں اور مسجد کی صحن کی کونوں پر در
 سینہ سنگ مرمر کی ہیں قرین شہ بھری مطا بق شہ عیسوی

یہ مسجد بنائی نہی شاہ عالم کی وقت میں اس مسجد کا حج کا کب بند ہو چکا ہے
کرڑا تھا اور اسی زمانہ شاہ عالم میں ہے مرمت ہو گئی تھی

لمبر ۱۰۱ زینت المساجد

شہر شاہجان آباد میں یا کی کنارہ یہ مسجد ہے زینت النسا بکیمت عالمگیر
بادشاہ کی اوسنے قریب ۲۲ سالہ بھری مطابق ۱۱۷۱ عیسوی یہ مسجد اور اپنے
دفن ہو نیکو محجر بنا یا یہ مسجد سے پاؤں تک سنگ سرخ سے بنی ہوئی ہے
اور تینوں برج سنگ مرمر کی ہیں اور اوسین سنگ موسی کی دھاریاں
بنائی ہیں و منارہ اس مسجد کی بہت بلند ہیں اور دور دور سے دکھائی
دیتی ہیں اس مسجد کی سات درمیں ایک بڑا در باقی چھوٹی اور اس کے
صحن میں ایک حوض ہی حسین کنوی سی پانی آتا تھا اب وہ کنوئیں
بند ہو گئی تھی شمال کی جانب اس مسجد کے ایک محجر ہی سنگ مرمر
اور دوسرا محجر سنگ ناسی کا اندر کے محجر میں زینت النسا بکیم کے
قبر ہی اور اوس کے سر باقی تہ پر کتبہ لکھا ہوا ہے

دیکھو کتبہ ۴

لمبر ۱۰۲ مقبرہ غازی الدین خان

اجمیر دروازہ کی باہر شہر شاہ الدین المحاطت غازی الدین خان
فیروز خاں کے نظام الملک اصفحانہ کا یہ مقبرہ ہے جو عالمگیری مسجد کے
بڑے نامی میروغین سی ہیں یہ مقبرہ اونہوں کی اپنی جی آپ بنوایا

نماز الامرا

حکمہ ۱۲۲ بجری مطابق ۱۲۲ عیسوی سال چارم ہلو شش سال ہوا درشاہ من مقام
 احمد آباد انکا انتقال ہوا تو انکی نعش کو میان لاکر اونہی کی بنائی ہوئے
 مقبرہ میں دفن کیا یہ مقبرہ سارا سنک سرخا ہی اور اسکا دروازہ نہایت
 خوبصورت ہے مقبرہ میں ایک صحن وسیع ہی اویکے جنوب و شمال کو
 حجر متعدد دو کھئی اور دالان بنی ہوئی ہیں اور جانب شرق دروازہ
 ترپولیمہ کے طور پر اور جانب غرب زری سنک سرخا ہے اور کچھ
 دو نو پیلو میں کچھ صحن جو مرکز دالان ہیں جنوبی دالان کی پاس ایک حجر
 سنک باسی کا اوس حجر میں ایک اور محبری سنک مرم کا جالی دار
 اور بہت نفیس حالیاں کھدی ہوئی ہیں اوس حجر میں اب غازی الدین خان
 اور انکی اولاد کی قبریں ہیں تکت اس مدرسہ میں سکراندر
 طرف سے مدرسہ رہا اور اسی سبب مدرسہ کے نام سے مشہور ہوا تھا
 الدولہ نواب فضل علی خان لکنئو والہ فی اس کے خراج کے واسطے
 ایک لاکھ ستر ہزار روپیہ دی تھی چنانچہ سرکار کی طرف سے کتبہ
 انکی نام کا ایک پوار رکھ دیا اور لکھا دیا

دیکھو کتبہ نمبر ۴۴

لمبر ۱۰۳ محضر شش سال ہوا درشاہ

قط صاحب کے درگاہ کے پاس ٹی مسجد سی ملا ہوا یہ محبر ہی حکمہ ۱۲۲
 مطابق ۱۲۲ عیسوی شش سال ہوا درشاہ کا انتقال ہوا تو اس حجر میں

بعد کے حکم سلطان عالی کو شہر عالم بادشاہ کا سلسلہ ہجری مطابق ۱۰۲۱
 عیسوی انتقال ہوا تو وہ ہی اسی مہجرین کی کئی کئی بعد کے حکم محمد اکبر کا انتقال
 ثانی کا سلسلہ ہجری مطابق ۱۰۳۱ عیسوی انتقال ہوا تو وہ ہی اسی مہجرین
 ہوئی اگرچہ تاریخ وفات او کی قبر کے سر ہانی کندہ نہیں ہی مگر تمام
 ائمہ نے او کی مرثیہ تاریخ کی ہی ہے۔

چون رفت از جهان شد اکبر شد سیہ آسمان زد و دگر
 بایں شادی تخت و تخت و تخت سال تاریخ او غم کمر
 لمیزا ۱۰۲۱ رخ اندرون احاطہ مقبرہ یون
 مایون کی مقبرہ میں ایک چوٹا سا حج سنگ بنکھا اور او کیسین
 او میں سنگ مرمر ہی لگا ہوا اور او میں سنگ مرمر تعویذ کی و قیر
 ہیں اگرچہ نہیں معلوم کہ یہ کس کا حج ہے مگر او میں کچھ شک نہیں کہ مایون
 مقبرہ کے بہت بعد کا بلکہ حال کا بنا ہوا ہے اور ہم اس کو چھٹا سلسلہ
 مطابق ۱۰۳۱ عیسوی کا بنا ہوا جانتی ہیں

شہری مسجد کو توالی

شہر شاہجان آباد میں کو توالی حیویرہ کی پاس یہ مسجد ہے اس مسجد کو بوا
 روشن لد و لطف خان فی محمد شاہ کی عہد میں ۱۰۳۲ عیسوی مطابق
 ۱۰۳۲

شہنشاہ عیسوی نے بنایا یہ مسجد بی بی بنت خوش قطعہ ہی اگرچہ چونہ اور اس کے
 بنی ہوئی ہی لیکن اسکے برج اور کلیساں سب سنہری مین ہیں اس
 برج شکستہ ہو گئی تھی سو اسے روشن الدولہ کی دوسرے مسجد کے
 برج سپر چر ہادی مین اس مسجد کی پیشانی چنڈا شعار کندہ ہیں دیکھو کتبہ نمبر ۴۰۶
 مسجد و مدرستہ شرف الدولہ

شہر شامجھان آباد میں دیکھو اسکے بازار میں یہ مسجد ہے اور اسکے پاس
 مدرسہ اس مسجد اور مدرسہ کو نواب شرف الدولہ بہادر محمد شاہ
 بادشاہ کی عہد میں شہنشاہ عیسوی نے بنایا یہ مسجد اگرچہ
 چونہ اور اس کے بنی ہوئی ہی مگر اسکے تینوں برج شکستہ
 ہیں مگر سنگ مرمری اسازردے کہ پتیل کا شبہ جاتا ہی اس مسجد کے
 پیشانی پر ایک کتبہ لکھا ہوا ہے

دیکھو کتبہ نمبر ۴۰۷

نمبر ۱۰۸ جنت منیر

جنت منیر کے معنی الہ کے مین اور بیان مرادالات رصد ہی اور منیر ایک
 مہل ہی جو زبان کی محاورہ من صلی لفظ کی ساتھ بولتی ہیں
 کہانا وانا غرض کہ یہ رصد خانہ جسکو راجہ سواہی جسکے والی جی نور
 محمد شاہ بادشاہ کی حکم موجب شہنشاہ عیسوی نے بنوایا تھا
 شہنشاہ عیسوی نے بنایا اور حساب کے تحت کی گئی اسطر کا رصد خانہ

دیکھو کتبہ نمبر ۴۰۸

۸۲
 جی پور اور تہرا اور نہارس اور جین من ہی بنا یا کیا اکثر آلات اس
 میں جو نہ اور تہر کی بنائی تھی تاکہ رصد میں فرق نہ پڑے یہ رصد خانہ
 اب بالکل خراب ہو گیا سب آلات ٹوٹ گئی ہیں اور سب کے تقسیم
 کئی ہیں کوئی آلہ اس قابل نہیں ہا کہ اس سے ایک ہی عمل ہو سکے
 تین آلہ منجملہ آلات کے جو چونہ اور تہر سے بنائی تھی اب یہی ٹوٹی ہوئے
 موجود ہیں

اول جی پرکاش

یہ آلہ ہی حساب ظل کا ایک سطح مشوری پر عمود بطور مقیاس کے قائم کر
 کر دواویکے دائرہ افقی ترستی من فٹ آٹھ انچہ کی قطر کا کھج کر اوپر چار
 درجہ کی کول دیوار کنو میں کی کوٹھی کی طرح اوتھائی ہیں کہ ایک درجہ
 زمین میں رہا ہو ایسے اور تین اوپر نکلی ہوئی ہیں اویکے ساتھ تقسیم
 ایک خانہ کہلا بطور طاق کی اور ایک بند رکھا ہی اندر کی سطح منظر
 کبھی نہیں اور درجات کے تقسیم کی ہی اور مقیاس اور سطح دائرہ اور فضا
 منقظرات سب کے سب تقسیم ہیں

دویم رام جستر

یہ آلہ ایک چوڑے سلامی شمال کی طرف سے مقدار عرض بلد اوتھا ہوا اور
 چار قوسین ہیں اور ہر ایک قوس کے دو نو طرف سیریاں دی
 نا

تاکہ سینہ یوں پر چڑھ کر سایہ کا حال دیکھیں! وح ترہ کی نمی سے
 دو خوشین اور نگالی میں عدل النہار اور نقطۃ البروج کی لیکن نقتہ
 عرض بلد کی منحرف اور اوکے ہر ایک قوس پر تیس مہی بالکل
 سٹ کی اور خوشین ہی اکثر ٹوٹ گئی ہیں
 سیوم مہراثمہ جنہر

یہ جنہر درحقیقت تقیاس ہے یا ایک پاکہہ ہمیں بنا کر دائرہ عدل النہار کا
 نصف قطر انہارہ کنز کا ہی منحرف بقدر عرض بلد چونکہ اوہ تہری بنائے حکم
 بنایا تھا اوس پر رقی تقسیم ہے پاکہہ پر سیرہ بیان بنائی ہیں کہ اوس پر
 پاکہہ کی سر پر چڑھ جاتی ہیں اس طرح دائرہ عدل النہار کی دونوں
 سیرہ بیان بنائی ہیں کہ اون پر سایہ کو دیکھتی ہی اس خبر کی ہی
 تقسیم بالکل خراب ہو گئی ہی اگرچہ ۸۵۲ عیسوی میں پاکہہ کی مرمت آ
 جی پورنی موجب شریک اگر کھولا چکل سویشی مقام دہلی کی کی لا پور
 مرمت نہیں ہوئے یہ تینوں کہ خود سواے جینکہ فی ایجاد گئی ہیں اور
 انی سبب انکی ہندی نام رکھی ہیں
 کرہ مقعر

اسی خبر کے نمی دو کرہ مقعر آدھی آدھی بنائی ہیں سطح پر کہ مدار قطب
 بروج کا ہر ایک میں ناقص ہے اگر ایک کرہ کو اوٹھا کر دوسرے کرہ

رکھ دین تو سارا کرہ پورا ہو جاوے۔ ان کروٹوں میں بارہ تو سین بنائی ہیں تقسیم
بروج کی چھ خالی اور چھ بھری اور ہر حکمہ تقسیم کی خطوط تھی اور شا
قطب کی جانب میل تھا کہ اب وہ ہی ٹوٹ گیا ہی اور تقسیم ہی بالکل
مٹ گئی ہر خالی تو زمین پر نہ ہوئی ہیں کہ اون پر سی حرکہ کر سائیے کا حال
دیکھتی ہی قطران و نو کروٹ کا پیش رفت کا ہی اور چونہ انیس سے نہایت
مستحکم بنی ہوئی ہیں

یہ رصد خانہ وہ ہے کہ زمین پہلی پہل انگریزی ہیئت جدید کے اکثر قواعد پر
کئی کئی ہیں ورنہ اس سے پہلی یونانی ہیئت والون اور زریح بنائی والون
اون قواعد و زمین سے ایک کو ہی تسلیم نہیں کیا تھا اسی سبب سے یہ رصد خانہ
اپنی ساتھیوں میں یکہ اور بہ نامی ہی بلکہ جلوس محمد شاہ مظاہر علی شاہ
موافق سے لے کر راجہ سوامی جیسکہ نے کئی آدمی یا ضعیف ان پڑھوں کو
ساتھ فرنگستان میں بھیجے اور وہاں سے آلات رصد اور دیگر آلات
اور وہ لوگ خود ہی فرنگستان کا رصد خانہ دیکھ کر انی اور زریح حد تک
لیز نام تھا بیان لائی اور اس رصد خانہ مطابقت کی لیز کی حساب
تقویم قمر میں آدھی درجہ کا اور کسوف اور خسوف کی زمانہ میں جو تھا
دقیقہ یعنی سندرہ مل کا فرق نکلا انہی باتوں سے یقین ہوتا ہے کہ اس نے
میں انگریز ہی شریک تھی بلکہ انگریزی ہیئت جدید کے قواعد اس نے

۸۵
 رصد خانہ میں مانندی کا اس سبب سے معلوم ہوتا ہے اگرچہ یونانی نہایت دانا نے
 ان نئی باتوں کی مان لینی پر بہت تکرار کی تھی اور یہ بات چاہیے
 کہ ان نئی باتوں کو عقلی دلیلوں سے ثابت کیا جاوے مگر جو کہ ان نئے
 قاعدوں سے جو بات کہ حساب کی راہ سے نکالی جاتی تھی اور جو بات
 کہ صدی دیکھی جاتی تھی وہ دونوں ہیک نکلتی تھیں اس واسطے یہ بھی مطابقت
 اوفان عدوں کی صحت کو کافی متصور ہو کر عقلی دلیلیں قائم کرنی رہا تو جو
 نہیں کی اور یا حقیقت قائم ہو سکیں اب ہر مقام پر ایک مختصر فہرست ان
 باتوں کی لکھی ہیں جو برخلاف یونانی نہایت کی اس رصد خانہ میں تسلیم
 کی گئیں ہیں

- ۱ مدار خارج مرکز شمس کو مضیی تسلیم کیا
 - ۲ چاند کی حرکتوں کو مضیی مدار پر مانا
 - ۳ یہ بات تسلیم کی گئی کہ زہرہ اور عطارد جی پند کی طرح اقطاب
 روشن ہیں اور مدار اور ہلال ہوتی ہیں
 - ۴ یہ بات مانی گئی کہ محل کول کروئی شکل نہیں ہے بلکہ المہنجی شکل ہے
 - ۵ مشہرے کی گرد چار روشن تارہ قبول کی گئی جنکا انوار شمس نام ہے
 - ۶ اقطاب پر کی نشان مختلف مانی گئی کہ وضعی حرکت ہے ایک بے درجہ
- پورہ کمر تہی ہیں

رکھ دین تو سارا کرہ پورا ہو جاوے۔ ان کروٹوں میں بارہ تو سین بنائی ہیں تقسیم
بروج کی چھ خالی اور چھ بھری اور ہر حکمہ تقسیم کی خطوط تھی اور شا
قطب کی جانب میل تھا کہ اب وہ بھی ٹوٹ گیا ہی اور تقسیم ہی بالکل
مٹ گئی ہر خالی تو زمین پر پڑی ہوئی ہیں کہ اون پر سی حرکہ کر سائیہ کا حال
دیکھتی ہی قطران و نو کروٹ کا پیش رفت کا ہی اور چونہ انیس سے تہا
مستحکم بنی ہوئی ہیں

یہ رصد خانہ وہ ہے کہ زمین پہلی پہل انگریزی ہیئت جدید کے اکثر قواعد پر
کئی کئی ہیں ورنہ اس سے پہلی یونانی ہیئت والون اور زریح بنائی والون
اون قاعدوں میں سے ایک کو ہی تسلیم نہیں کیا تھا اسی سبب سے یہ رصد خانہ
اپنی ساتھیوں میں یکہ اور بہ نامی ہی بلکہ جلوس محمد شاہ سلطان تہذیب
موافق سے ایسیو کے راجہ سوامی جیسکہ نے کئی آدمی یا ضی ان پور میں
ساتھ فنکستان میں بھیجے اور وہاں کے آلات رصد اور دیگر آلات
اور وہ لوگ خود ہی فنکستان کا رصد خانہ دیکھ کر ائی اور زریح حد تک
لیز نام تھا بیان لائی اور اس رصد خانہ مطابقت کی لیز کی حساب
تقویم قمر میں آدھی درجہ کا اور کسوف اور خسوف کی زمانہ میں جو تھا
دقیقہ یعنی سندرہ مل کا فرق نکلا انہی باتوں سے یقین ہوتا ہے کہ اس نے
میں انگریز ہی شریک تھی بلکہ انگریزی ہیئت جدید کے قواعد اس نے

بافل بحری تاریخ سی مطابقت رکھتی ہے صرف اتنا فرق ہے کہ بحری سلا
محرم سی شروع ہوتا ہے اور محمد شاہی ربع الثانی سی ایک تاریخ سے
دوسرے تاریخ حساب کر کر نکالنی کی قاعدہ ربع کی کتابوں میں لکھی ہیں تمام
اونکی بیان کی حاجت نہیں الا اس قدر بیان کر دینا چاہی کہ کم جو ہے
شعب مطابقی پہون مضان ۱۲۳۸ محمد شاہی حسابی اور بارہون مہرستان
۱۲۳۸ محمد شاہی طالی کی تھی

لمبر ۱۰۸ شاہ مردان

یہ ایک گاہ ہی منصور علیان صفدر جنگ کے مقبرہ کی ساسنی حال اسکا پونا
کہ اوویم بائی وجہ محمد شاہ بادشاہ جو احمد شاہ کی سلطنت میں اول
نواب بائی اور پھر نواب سید صاحب الزمانی کا خطاب ملا شیعہ مذہب
کی تھی شعبہ بحری مطابق شعبہ او کے پاس ایک تہہ آباہ نقش قدم
تھا اور یہ بیان کیا گیا کہ یہ حضرت علی کی قدم کا نقش ہے نواب قدس
اوس نقش قدم کو اس مقام پر سنک مرمر کی حوض میں جمادیا اور اوس
حوض کی نجی سنک مرمر کا فرش کر کر محراب بنایا اور اوس کے کنارہ پر شعر
کرد یا شعر بر زمین کی نشان کھ پای تو بود سالیا سجد صاحب نظران
خواہد بود جب بنی عیشہ امیر کاہ کی ترقی ہوئی کئی احمد شاہ کی عہد
نواب قدس نے شعبہ بحری مطابق شعبہ غنیوہ جاوید خواجہ سرا نے

اس تمام ہی چار دیواریں اور مجلس خانہ اور مسجد اور حوض ہو گیا اور پھر
 مطابق ۱۰۸۹ھ کے عشرت علیخان فی مجلسخانہ بنوایا اور ۱۰۹۶ھ ہجری مطابق
 ۱۸۰۵ء کے صادق علیخان فی تقارخانہ بنوایا اب یہ درگاہ بہت جو
 راستہ یہ ہرنیہ کی بیٹوں کو بیان مجلس ہوئی ہی اور رمضان کے
 بیٹوں کو بہت جوم ہوتا ہی اور محرم میں تعزیمین اتی ہیں اور بہت مجمع ہوتا
 اور جس میدان میں تعزیمین ہوتی ہیں اسکا نام کرملا رکھا ہی گئے
 ہی چار دیواریں میرزا شرف بکخان فی بنوادی ہے

لمبر ۱۰۹ محرم المساجد

شہر شاہجان آباد کی اندر شیردر واریہ پاس ہے مسجد اس کو فخر النساء خانم
 بیوی نواب شجاعت خان فی ۱۲۱۱ھ ہجری مطابق ۱۸۰۲ء عیسوی بنایا ہے
 اگرچہ نہ مسجد بہت بڑی نہیں ہی لیکن بہت بے خوش قطعہ بنی ہوئی ہے
 کسبند اس مسجد کی بہت خوبصورت ہیں اور خوش وضعی میں ٹائیلز
 روکار ہیں مسجد کی تمام سنگ مرمر کی ہی اور چائے سنگ مرمر کے
 دیواریاں لگی ہوئی ہیں مسجد کی اندر اجارہ مک سنگ مرمر بہت نفیس
 لکایا ہی برج اس مسجد کی نری سنگ مرمر کی ہیں اور سنگ مرمر کے
 اوسمیں دیواریاں لکائی ہیں گلس بالکل سنہری ہیں مسجد کی اندر فرج
 سنگ مرمر کا اور باہر سنگ مرمر کا ہی صنلح شمالی میں دروازہ والا

اور او کے اکی حوض بہت ہی خوبصورت بنا ہوا ہے مگر افسوس ہے کہ وہ
اور فوار پاپ ٹوٹ گئی ہیں

لمبر ۱۱۰ . باغ محلدار خان

سب سے سنڈی سی توڑی ورا کی یہ باغ ہی محمد شاہ کی وقت میں ہمارے
محلدار خان فی اللہ بھری سطاقی شہ عیسوی کے یہ باغ بنایا یہ باغ بہت
خوب اور نہایت نامی نہی ہے ایک اندر ایک باہرہ دری سنگین
بہت خوشنما اور ایک بہت بڑا حوض حسین نوٹھڑ کے کنارے
شہر کی پانی ہی ہمیشہ ہزار مٹا ہی اس باغ کی دروازہ کی اکی استی
بازار بنایا تھا اور بازار کی سرون برتہ درہ دروازہ بنائی تھی تروٹ کے
نام سی سہو ر میں ان پو لیسر تاریخ کندہ ہے دیکھو کتبہ لمبر ۱۱۰

لمبر ۱۱۱ . کہات لکھنود

شہر شاہجان آباد کی شمال شرق کو دریا کی کنارہ پر یہ ایک کھاتہ ہے
لکھن کی مٹی شاسترین بیدون کی ہیں اور بود کھتی ہیں عقل اور سمجھ اور کیا
منہ و نکی اعتماد میں یہ بات ہے کہ دو ایرجک کی ابتدا میں جس کو
اونکی حساب بموجب ۲۹۵۲ برس ہو برہما جی سب بید و نگہ ہو
گئی تھی جب وہ میان آئی تو پریشہر فی پیر وہ سب یاد دلایے اور
سمجھا دی اس واسطے لکھنود کا نام پڑا اور یہی کہتی ہیں کہ راجہ جہدر

پوتی اندر پرت مہا

اس مقام پر مونی، ماکس کی مٹی کو برا حک کیا تھا اور حک کر نیکی چھیننے
 ایک چتری تیار کی تھی کچھ بے چین کہ اسی چتری کو تو کبریا یوں بادشاہ
 فی سلیم کدہ کی نیچی نیلی چتری بنائی ہوا اور شد و نکاہیہ ہی اعتقاد ہے
 کہ اس کماٹ پر اگر مردہ ہو نکا جاوے تو بہت شوری لگے لو غنہ سنگ و
 اور یقینی اس کی مکت ہو جاتی ہی گھنا شہ جبری مطاویٰ شہ عیسوی
 اس مقام پر بندہ ون فی نچہ کماٹ سنگ سرخے بہت اچھی اچھی بنائی
 صبح کو نہان والی عورتوں اور مردوں کا عجیب عجم تو مایہ جلیے حسن
 خجالت سی آفتاب ہی زرد رنگ نکلتا ہی

لمبر ۱۱۲ مسجد روشن الدولہ

شہر شاہجان آباد میں قاضی ارہ کی پاس پول کی منڈی اور فیض مارا
 یہ مسجد ہے اس مسجد کو نواب روشن الدولہ ظفر خان فی محمد شاہ
 عہد میں شہ جبری مطاویٰ شہ عیسوی بنا یا تھا اس مسجد کی تیون برج
 شہر تہی خدمت ہوئی کہ یہاں کی برج اوکھا کر کو توالی جو تیرہ
 پاس کی شہر مسجد میں لگائی ہیں یہ مسجد بہت نفیس بنی ہوئی ہے
 مگر اب بالکل شکستہ اور خراب ہو گئی تھی اور قریب کہ گھر قاضی فیض
 خاں صاحب نے انہی سنگ بنی اور عالی مہتی سی اس مسجد کی بالکل مر
 دیکھو کتبہ ملزہ کردی ہے اس مسجد کی پیشانی پر تاریخ کند ہے

لمبر ۱۱۳ باغ ناظر

قطب صاحب کے تواج میں جہری سی توڑی وراکی یہ باغ سی سلسلہ بحریہ
مطابق سلسلہ عیسوی ناظر روز افزون حواجہ سیرا محمد شاہ کی عہد میں یہ
باغ بنایا تھا اسکے اندر چاروں طرف سنگین چوٹی چوٹی مکان بنی ہوئے
میں چوچمین سنگ سرخا ایک مکان بہت نفیس ہی اویسے کی خصوصیت
باغ کی راستے شاہ محمد شاہ کی وقت میں بہت اچھی ہو رہا اب تو صرف
نام کو درخت رہ گئی ہیں اس باغ کی چار دیواری پختہ بنی ہوئی ہے اور
اویسے دروازہ پر کتبہ لگا ہوا ہے

دیکھو کتبہ لمبر ۵۲

لمبر ۱۱۴ مہجر محمد شاہ بادشاہ

حضرت نظام الدین کی درگاہ کی صحن میں مہجر محمد شاہ بادشاہ نے
سلسلہ بحری مطابق سلسلہ عیسوی انتقال کیا اور بیان فن ہوا مشہور ہے
کہ یہ مہجر محمد شاہ فی اپ بنایا تھا یہ مہجر بہت پختہ بنا ہوا ہے لطافت اور
ایکے حدی زیادہ اور خوبصورتی اور خوشنمائی سے بی اندازہ ہے
سنگ مرمر اس مہجر کا ایسا امدار اور خوش رنگ اور خوش فاشی ہے
کہ موتی کی آب اویسے کی خاک ہی گل ہوئی ہل تی منبت کا ہے
ایسی ہیں کہ نگار خانہ چین ہی اسکے کی ماتے یہ مہجر بہت نامی ہے
وحقیقت اپنا ثانی نہیں کہتا اس مہجر کی دروازہ میں دو پتہ سنگ مرمر

مرات افاب

ایک نڈال ایسی خوبصورت چٹری ہوئی تھیں کہ آدمی دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے
اس مجرمین محمد شاہ کی قبر کے سوا نواب صاحبہ محل اونکی بوی اور میرزا
محمد شاہ کی پوتی کی اور میرزا عاشوری کی بھی قبریں اور تین
قبریں اور بادشاہ زادوں کی ہیں

لمبر ۱۱۱ قدسیہ باغ

کسیریدروازہ کی باہر دریا کی کنارہ یہ باغ سی او دہم بائی وجہ
محمد شاہ بادشاہ والدہ احمد شاہ کا جبکہ احمد شاہ بادشاہ ہوا تو انکو خط
نواب بائی کا ملا اور یہ نواب قدسیہ صاحب الزمانی کا خطاب ملا
چنانچہ انہوں نے اپنی نام پر یہ باغ بمقام ۱۱۲۲ھ بمطابق ۱۷۰۸ء عیسوی
بنایا اس باغ کا برج بہت خوشنما ہی و زاویے اندر ایک بارہ در
سنگین اور ایک مسجد بہت خوبصورت بنی ہوئی موجود ہے

لمبر ۱۱۲ چوہی مسجد

یہ مسجد احمد شاہ بادشاہ نے ۱۱۲۲ھ بمطابق ۱۷۰۸ء عیسوی قلعہ شہر
بنائی تھی اس کے ستون اور محرابیں سب چوہی تھیں اس
چوہی مسجد کو کرمشہور ہے مگر وہ مسجد بالکل ٹوٹ گئی تھی ۱۱۲۸ء عیسوی
مطابق ۱۷۱۵ھ بمطابق ۱۷۱۵ء عیسوی یہ مسجد سرکار کی طرف سے پہرہی ہے
شہری مسجد

شہر شامیان نامہ منسلحہ کی نجی یہ ایک مسجدی بہت خوبصورت
 ہے۔ پاؤن مکت سنک باسی کی بنی ہوئی اور دو مینارین کے
 وہ بھی نہایت خوبصورت ہیں کام کلہاں اسکی شہر کے مین اور
 تینوں برج ہی شہر ہی مکر وہ برج ٹوٹ گئی تھی اسوائے سطلہ حجر
 مطاوی شہر عیسویں ہا در شاہ بادشاہ فی اون برجون کو اتار کے
 سنک باسی کی برج اوسکی حکمہ لگادی ہیں اس مسجد کو شہر حجر
 مطاوی شہر عیسویں جاوید خان خواجہ سرانچو نواب قدس احمد شاہ
 کی مان کا بہت مقرب تھا اور اسی سبب سے نواب بہادر اوسکو خطاب
 ملا تھا نہایت ہی اس مسجد میں ایک حوض ہی تھا مگر اب اوس میں پانی
 نہیں آتا اس مسجد کی مثنائی پر تاریخ کندہ ہے

دیکھو کتبہ لمبر ۵۳

لمبر ۱۱۹ مقبرہ منصور یا سفدر حنک
 یہ مقبرہ ہی ابو منصور خان بہادر صفدر حنک کا جو احمد شاہ بادشاہ کی پڑ
 جبکہ سترہویں و مجبہ شہر حجر مطاوی شہر عیسویں کا انتقال ہوا
 انتقام پر اوکو دفن کیا اور نواب شجاع الدولہ اوکی مثنائی شہر
 بلال محمد خان کی استہام من تن لاکہ روپہ شرح کر کر یہ مقبرہ بنایا
 یہ مقبرہ نہایت خوبصورت ہے سکرے پاؤن مکت سنک سر حکا
 بنا ہوا ہے اور جا بجا سنک مبر کی دبا ریاں اور چوکی لگی ہیں

رج اسکا تمام سنک مرکا ہی اور اندر ہی اجارہ تک سنک مرکا لگا ہوا ہے
 قبر کا تعویذ ہی سنک کا ہی اویس کے غمی ایک تہ خانہ ہی حسین اصل قبر
 ہوئی ہی عمارت اسکی ایسی نازک اور باریک ہی کہ اپنا نظیر نہیں رکھتی
 تقسیم مکانات کی ہی بہت اچھی طرح پرگی ہی چار دیواری حوضہ اور نہر
 کبھی ہی اور اوہین باغ ارہٹہ اور چاروں طرف نہرین اور حوضہ
 ہوئی بہن باغ کی تین طرف مکانات دکھانا بنائی بہن جنوبی مکان ہوئے
 محل کی نام سی شہور ہے اور عربی مکان جنگلی محل کی نام سی اور شمالی
 مکان بادشاہ سند کی نام سی ضلع شیخ منہ واڑہ ہی بہت بلند
 اور اوس واڑہ منہ طرح طرح کی مکانات اور چھان بنی ہوئی ہیں
 اور دروازہ کی پاس ایک مسجد ہی نری سنک سرچے چار دیواری
 چاروں کونوں پر چار برجیاں ہیں اور اوہین بہت باریک جالی سے
 سنج کی لکائی ہی کہ اویس کے سبب بہت بہار معلوم ہوئی ہی مہر
 دیکھو کتبہ اندر زما رخ کندہ ہے

کا لکا

مل ۱۱

موضع بہا پور کی سرحد منہ سہان آباد ہے چہ کوس جنوب کطرف ہے
 مندر ہی ہندو کی اعتقاد میں کسی فرضی زمانہ منہ سہا اور سہا
 دور کچھ پس تھے اونہو نے اوس زمانہ کی دیوتاؤں کو بہت پایا

جب برہانک فریاد و کئی تو اوسنے کہا کہ مجھسی تو مہاری رچا نہیں ہے
 تم مہا مائی یعنی پارتنی کا استوت کرو و مہار سہاتیا کر لی جب اول تو
 مہا مائی کا استوت کیا تو مہا مائی کی مہمن میں سی ایک دیوی پیدا ہوئے
 کوشکے اوسکا نام ہندا اوس دیوی نی دو لور کچھ سون کے ایک لور کو
 جسکا نام رکت پنج تھا مارا اوسکے لہو کی بوند و نسی بی تھا کچھ پس ہو
 تب کوشکے دیوی کی ہون میں سی کالی دیوی پیدا ہوئی اوسکا ایک
 ہونٹ پرت پرتا اور دوسرا اکاس میں جسکو کوشکی مارتی تھی کالی
 اوسکا لہو زمین پر کرنی نہیں دیتی تھی دو اپر حاک کے اخیر میں جسکو
 چار ہزار نو سو تیر میں برس سوئے کالی دیوی نی اس پار پرانیاستہاں
 کیا جسے یہاں پرستش ہوتی سی مکر یہ مندر ۱۲۲ مکر حاجت مطا
 ۱۲۱ شہہ بھری ہوا فی شہہ عیسوئے بنا بی پہلی پہل اسمقام پر لد او کی مادہ
 تھی اور مورت کی کہ جو بن کھڑا تھری سنگ سرخ اور سنگ مرمر کا
 کھڑا بنا اوسکے بائیں طرف دیوی کا نام اور سمت کندہ ہیں ۱۲۳
 نطابق ۱۲۴ عیسوئے راجہ کدار ناتھ نی جو محمد اکبر شاہ بادشاہانی کے
 عہد میں نظارت کی پیشکار تھی اوس لد او پر یہ برج لبنا بنایا اور
 کی غلام کر دشا اوسکے کرد و نوادی اب اسمقام بہت مکانات
 مہاجنون نی میلہ میں او ترنی کی لئی بنائی سین چیت اسمن اور سوئے

آئین کو ہتمام برجھائی گا بڑی دھوم سی مہلہ ہوئے اہمند رکی دروازہ کے
 اکی سنگ سرجے دوشہ اور ایک ترسول بنا ہوا ہے اور شیرون پر
 کہتا نکتا ہی ساری اوس کشتہ کو ہلاتی ہیں اور دیہی مانی کی جی کہہ کر چلا
 میں بند و نکو اعتقاد ہے کہ شیرون کی شہہ ہر ہوار ہو کر دیہی جی
 بیان پداری ہیں اس سبب سے شیرون کی صورت دروازہ کی آئے
 سنائی ہی اہمند رکی پوجاری و نو وقت پوجا کرتی ہیں اور کیا دیکھی
 دنی دیہی جی کو ہوک لگاتی ہیں اس تہہ کو لال لال کپڑی کوتہ کپڑے
 لگی ہوئی ہنار کہی ہیں اور ایک پلنگری ہنار کہی ہی رات کو پلنگر
 سجا کر دیہی جی کی کتہری میں رکھ دیتی ہیں اور یہ اعتقاد کہتی ہیں
 کہ دمی جی رات کو اس پر سکہ فرماتی ہیں کتہرہ کی اوپر دن رات مانتہ
 کہی کا چراغ جلتا رکھتی ہیں اور دیہی جی کئی جوت اوس کو کہتی ہیں اور
 چراغ کا بھناہت بڑا جانتی ہیں جاتریو نکلی جب مراداتی ہی دیہی
 پر پتہ اور شمیانہ چرباتی ہیں ۔ سر قوم رہے ریہی دنی قبلہ گائے

لال بیکلہ

لمبر ۱۳

پرانی قلعہ کی قریب یہ مقبرہ ہی لال کتور شاہ عالم کی نان کا قریب
 بحری سطلوں کے عیسوی شاہ عالم فی یہ مقبرہ بنا یا ہوتی کہتے ہیں
 تو لال کتور کی قبر ہی اور بڑی کنبہ میں حکیم جان شاہ عالم کی مٹی

قبر ہی یہ دونوں بندہ والا نوکی نری شکستہ سیر پہن جو اس سبب
 اور خواہ لال کنور کی دفن ہونی کی سبب لال بنگلہ کی نام سی شہر
 اب اس نواح میں بہت سی قبریں جانداں تو یہ ہو کسی ہیں اسکی
 میں ایک محرواب فتح آبادی سلیم اور ایک محرمیرا بلاتی کا حال
 بہادر شاہ بادشاہ ثانی فی بنایا ہی

لمبر ۱۴۱ مقبرہ تحف خان

شاہ مردان کی پاس نواب و الفقار الدولہ میرزا تحف خان بہادر
 مقبرہ ہی جو میرزا محسن صفدر حاکم کی بیانی کی سالی تھی جبکہ ۹۸۰ھ
 مطابق ۱۵۷۲ء میں انکا انتقال ہوا تو اس مقام پر دفن کیا یہ مقبرہ کچھ
 نفیس نہیں ہے چونکہ یہ پتہ ہی بنا ہوا ہے مگر اخیر زمانہ کی اکائی میں
 کی قبر ہے

لمبر ۱۴۲ جیسو نکا بڑا مندر

شہر شاہجان آباد میں ہرم پورہ کی محلہ میں لالہ ہر سہرائی اور لالہ
 مہاجنوں نے یہ مندر بنایا جسکی بنائش بکرمات مطابق ۱۵۷۲ء
 ۱۵۷۲ء ہجری میں مندر بنائش شروع ہوا اور آٹھ برس کے عرصہ میں
 تیار ہوا اس کو یون کی پہلی پوجا مندر میں مٹی سیا کھ کے
 مطابق ۱۵۸۱ء عیسوی ۱۶۷۰ء ہجری میں مندر چو نہ اور انیس کا بنایا اور اسکی

۹۸
اکثر شہنشاہ مملکت ہوئے کلہاں بالکل سنہرے ہین پانچ لاکھ روپیہ اس
مندری کی تیاری میں خرچ ہوئی ہین کہتی تھیں کہ اس مندر میں سو لاکھ روپیہ
کی تیاری کی صرف ایک بیدی ہے
مہر ۱۲۳
کر جا کھر

کشیدروازہ کی پائیں شہر شاہجان کی اندر یہ کر جا کھر ہی اس مسجد کو
کرنیل جس اسکے صاحب بہادر نے بنایا یہ تعمیر کے ۱۸۲۶ء عیسوی
مطابق ۱۲۴۲ھ ہجری میں شروع ہوئے اور دس کھیت کے عرصہ میں تو یہ
سزا رو چنے خرچ ہو کر تیار ہوا اور شہنشاہ مملکت کے اندر بجای فر
لما ہوا ہے وہ اس لکھت سی عائد ہے اسکے عمارت کے خوبی اور خوش
بیان سی ماہری حقیقت میں یہ بات ہے کہ ایسا خوبصورت کر جا کھر بہت کم
ہو کا اہل کلس کہ کل صلیب پر ہی بہت خوبصورت اور رنہا ہری سے او
اسکا کبندہ اور اندر کی کمرہ بہت خوبصورت سی بنائی ہین اسی کر جا
صحن میں ولیم فریز صاحب کی قبر ہے اور اسکے گرد نہایت خوب
اسنی کثرہ لکا ہوا ہے

مہر ۱۲۴
جوک مایا

بھاگوت قطب صاحب کے لاشہ کی پائیں مندر یہ بہت نامی مند و نکی اعتقاد میں ہے
کہ جب کس کچھیس نے بہت سراوٹا یا تو برہانی کرشن اور مارونکی جہر
نہ

اخیر دو اہر حاکم من جہو ہندی حسابے چار ہزار سو سو ری بن بن
 بد یو کی ہان یو کی رانی کی پٹ سی کرشن اوتارنی جنم یا کنس کے
 در کی ماری کرشن کو کوکل میں تند حاعر ف سود ہا کی ماس ڈال کے
 اور جسود ہا کی مٹی کو منہر میں اوشالا لائی کنس نے اس مٹی کو اوتار کر
 زمین پر دی مارنا جا ہا کہ وہ بجلی ہو کر اوزر کی اور یہ اسکا استہان
 مکر یہ ہند بہت قریب بنا ہوا ہے ۱۲۴۳ء بھری مطابق ۱۸۶۷ء عیسوی میں
 سیڈیل نی جواکبر شاہ ثانی کی نوکرتی اس مندر کو بنا یا یہ مندر
 انیسٹ پتھری بنا ہوا ہے مین سی چوٹی مکت اکتالیس فٹ اونچا ہے
 اور کس پر اینہ لکایا ہے ہندو میں ہی مورت نہیں ہی بن کر ہوتے
 اور اویسکے کر دسنگ بر مر کا تہا نولہ بنا ہوا ہے اسی پتھر کو تختی بن
 ہر نقبہ بیان میلہ ہوتا ہے مینی اس مندر کو بہت مانتی ہیں کیونکہ چر ہاؤن
 بیان جو نہیں چڑھتا

۱۲۴۵ء جیسو کا چوٹا مندر

شہر شاہجان آباد میں ستہہ کی کلی میں یہ مندر ہے اس مندر کو بہت
 شہر کی سڑکوں نی ملکر بنایا ہے اور نجاستی مندر کہلاتا ہے اس مندر
 تیاری وہ سیکہ دوج منٹ مطابق ۱۸۶۷ء عیسوی موافق ۱۲۴۵ء
 بھری کے شروع ہوئی اور سات برس کے عرصہ میں بن چکا

نئی شہر کے تروڈی شہر ۱۸۹۱ء مطابق ۱۸۳۳ء عیسوی کے سرکون کے مذہب کے
 موافق ہندو من مہاراج براجوان کے ہونے سے ہندو رہی جو نہ اسٹ کا بنا ہوا ہے
 اور ابد اکثر حکیمہ شہر مہاراجا ہوا اور اس شہر کے ہی بالکل شہر
 ہندو کے تیار میں ہی کسی کیمہ و پیہر سوئی ہیں
 لمبر ۱۲۶ کوئی جہان کا

اس کوئی کو جو پروں کشمیر دروازہ واقع نی حاکم رئیس و معظم الدولہ
 امین الملک اختصاص نایر خان فرزند احمد بھجان پوند سلطانہ طمس
 سیافلس شہنشاہ صاحب باورث بہادر فیروز جنگ صاحب کلان الحافہ
 شاہجہان آبادی ۱۸۳۲ء عیسوی مطابق ۱۸۳۲ء ہجری بنا شروع کیا اور
 یہ کوئی نہایت خوبصورت اور خوش وضع نی ہی اور حقیقت اس
 شعر کی مصداق ہے زہنی عمارت کہ در تماشا شیش

بدیدہ باز نکرد دنگاہ از دیوار

لمبر ۱۲۷ مہجریں جہا نکیر
 میرزا جہا نکیر مہجریں اکبر شاہ بادشاہ ثانی کی جب آلہ آباد میں اونکا
 انتقال ہوا تو لاش اونکی بیان لاکر متصل صحن کا حضرت نظام الدین
 دفن کیا ۱۸۳۲ء ہجری مطابق ۱۸۳۲ء عیسوی کو اب متنازل محل اونکی مان ہے
 یہ مہجریں یا یہ مہجریں شہر مہاراجا ہی اور او میں بہت بارک گیا
 ہندو

با بیان ہی بہت خوبصورت ہیں اسکے دراواز میں ہی دوش

ایک دال نری سنگ مرمر کی چڑی ہوئی تھیں

لمبر ۱۲۸ ظفر محل یا جمل محل

قلعہ شاہجان کے باغ حیات بخش میں محوضی اوسکی چون چمن

ابوالظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ حال فی شہر جلوس لوق

شہر بھری موافق شہر عیسوی ایک مکان بنایا سی نرسنگ سنج کا

اور ظفر محل اوسکے ہی کی تاریخ ہی اوسکے چمن ایک درجہ سے

بطور کمرہ کی اور چاروں طرف غلام کر دئیے اور کونون حجرہ

اور چاروں ضلعوں میں ششمن میں جانب شرق مکان کی ایک

بنایا سی اگرچہ یہ مکان ہی بہت اچھا بنایا لا محض کی کوہنہ

لمبر ۱۲۹ سیرا محل

قلعہ شاہجان میں ہوئی محل کی ایک نہر بہت کی کنارہ شہر بھری

بطابق شہر عیسوی ابوالظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ حال

ایک بارہ دری نری سنگ مرمر کی بنائی سی اور سیرا محل اسکا نام

رکھا ہی اس محل کی ایک جو قدیمی نہر مارچ کی سی اوسمیں جو جس فوارہ

چاندی کی تھی وہ تو اب نہیں رہی مگر نہر کوئی ہی یہ محل ہی

زمانہ کی لائق بہت اچھا بنایا ہے

کوٹی داکشا

لہر ۱۳

قطب صاحب کے نواح میں ایک سیر کاہ اور کان داکشا بھی صاحب الا مناب
عالی مناصب فرزند ارجمند بھان پوند سلطان محمد علی الدولہ امین الملک
اختصاص یار خان طامس شافلس سکف صاحب یارونٹ بہادر فیروز
صاحب کلان بہادر شاہ بھان آباد کا صاحب مدوح فی اس کوٹی کو
شہہ جہری مطاہی شہہ عیسویہ بنانا شروع کیا یہ کوٹی نہایت نفیس
ولطیف ہے اور یہ شہر اسی پر صادق آتا ہے اگر فردوس کی زمین اس

بہمن ست وہمن ست وہمن ست
باؤلی در کا حضرت صاحب

لہر ۱۳

قطب صاحب کے در کاہ کی پائیں مسجد کی ان ندیم الدولہ خلیفہ الملک حافظ
محمد داود خان بہادر ستیم جنگ فی شہہ جہری مطاہی شہہ عیسویہ
باؤلی بنانی شروع کی اور شہہ جہری مطاہی شہہ عیسویہ باؤلی بن
باؤلی نہایت خوبصورت بنی ہی نری چونہ اور شک خار اسی سے
ہوئی سی قریب چودہ ہزار روپہ کی سوای قیمت تہر کی اس باؤلی
بہمن خراج ہوئی بہمن

اہنی بل نہین

لہر ۱۳

غازی آباد کی پائیں شہن ایک ندی سی اوسپر سرکار انگریزی

۱۰۳
 شہ جری مطاہی شہ عیسوی۱۸۶۶ء آہنی پل باندھا یہ پل نہایت عجیب ہے
 لوی کی کمانوں پر عجب خوبصورتی سی لٹہ لٹکائی ہیں اور اوپر
 رستہ بنایا یہی ایسی ترکیب ان کمانوں کی رکھی ہے کہ جب کو
 وزنی چڑھتی ہے تو بوجہ سہارنیکو کمانی جھک جاتی ہے ہر چیز کے
 چلنے سے یہ پل جھکتا ہے اور کمانیاں بوجہ ثقلیتی ہیں اس فوج میں
 اس قسم کا پل عجیب و زکازی ہے
 لمبر ۱۳ ملال ڈلی

شہر شامیان بادمین قلعہ کی بھی خاص بازار کی سانس ہی موجب حکم لار
 الن براہادر کی شہ جری مطاہی شہ عیسوی۱۸۶۶ء حوض تیار ہے خوشبو
 سے پاؤں تک سنبک سرخکا بنایا ہے اور چاروں کونوں پر چار
 برج کثرہ دارہیت خوشمائی سے بنائی ہیں دو طرف غرضت
 شیرمیان بنی ہوئی ہیں نہر کی پانی سے یہ حوض ہمیشہ بہا رہتا ہے
 طول اسکا پانیسے فٹ اور دیرسوفٹ ہے اس حوض کی بنی سے اکثر
 کوٹن بہتی ہوئی ہیں اس سب سے لوگوں کو بہت آسائش ہے
 لمبر ۱۳ پل جدید نگہبود

نگہبود کی کماٹ کلکتہ دوارہ کے سانس اور سلیم کے کی برابر شہ جری
 مطاہی شہ عیسوی۱۸۶۶ء سرکار انگریزی نے تیار کیا یہ پل بنایا ہے

یہ مل چو نہ اور انٹ کا ہی لیکن ایسی خوشنالی اور مضبوطی سی بنا ہے
 اور ایسی خوش قطع اور بڑی قدر لادی ہیں کہ دیکھ کر آدمی شش در
 رہ جاتا ہی اسکے نبی سی یا کو اور بھی وقت ہو کسی سی اور کمود
 کماٹ اس مل سی بہت خوش معلوم ہوتی ہیں برسات کے دنوں
 صد ہا آدمی سیر و تماشا دیکھنی کو جاتی ہیں اور ہر روز میلہ رہتا ہے

خاتمہ

اردو زبان کی بیان میں

ابند و نمکی راج میں تو بیان ہندو بہاشا بولنی چالنی لکھنی پر نی
 اتی تھی شہ مجری مطاوی ^{۹۱} عیسو موافق ^{۱۲} مکر باجیت کے جب
 مسلمانوں کی سلطنت فی بیان تمام مکر اتو بادشاہی فر فارسی ہو
 مکر زبان عایا کی وی بہاشا رسی شہ مجری مطاوی ^{۹۲} عیسو مکر
 بادشاہی فقر کی رعایا میں فارسی رواج نہیں ہوا اسکے چند روز بعد
 سلطان بکھد رلودی کی عہد میں سے پہلی ہندو نہیں سی سیوں نے
 جو ہمیشہ امور ات ملکی اور تربیب و فقر میں مداخلت کرتی ہی رہے
 لکھنا پر بنا شروع کیا پھر تہ رفتہ اور قون فی ہی شروع کر لیا او
 فارسی لکھنی پر نی کا ہندو نہیں ہی رواج ہو کیا
 ۲ اگرچہ بابر اور جہانگیر کے عہد تک ہندو بہاشا میں کچھ تغیر
 نہیں

۱۰۵
 نہیں ہوتی تھی بسماں اپنی کھٹکوں فارسی زبان میں اور ہندو اپنی کھٹکوں ہاشا
 کیا کرتی تھی برب ہی اخیر سر نے خطی ہاشا ہون کے زمانہ سے
 یعنی حضرت سیخ سی تیرہویں صدی میں فارسی زبان میں ہاشا کی لفظ
 ملانی شروع کی تھی اور کچھ پہلیاں اور مکران اور تبت میں
 زبان میں کہیں تہین جہین اکثر الفاظ ہاشا کی تھی غالب سے کہ تہ
 ہاشا میں جب سی سی ملاپ شروع ہوا ہو مکران ہاشا جبکہ
 زبان کہا جاوی حکمہ شامہان بادشاہ فی شہ جری بن شہ عیسو
 شہ شامہان آباد آباد کیا اور ہر ملک کی لوگوں کا مجمع ہوا اس
 زمانہ میں فارسی زبان اور سب سے ہاشا بہت ملکی اور بعضی
 لفظوں اور اکثر ہاشا کی لفظوں میں سبب کثرت استعمال کی تھی
 تبدیل ہو گئی ہو سکے شکر بادشاہی اور اردو میں ان دنوں زبان
 ترکیب سے نئی زبان پیدا ہو گئی اور اسی سبب سے زبان کا اردو
 پہ کثرت استعمال سی لفظ زبان کا محذوف ہو کر اس کا بکوارڈ
 کہنی لگی رفتہ رفتہ اس زبان کی تہذیب اور ارتقاء کے ہوتے
 بیان مت کہ بختا شہ جری بن شہ عیسو کے یعنی اور بکوارڈ
 عالمگیر کی عہد میں شعر کہنا شروع ہوا اگرچہ شعور سے کہ سب سے
 پہلی اس زبان میں ولی فی شعر کہا مگر خود ولی کی اشعار ہی معلوم ہوتے

کہ اوس سی ہی سی ہی سببیں زبان میں شعر ہای ہوئے وسیع ہر
اور شاعروں کی زبان پر طرز نکلتی ہی مگر اوس زمانہ کی شعریں
اور نہایت سست بندش کی تھی ہر دن میں اسکو ترقی ہوتی تھی

۱ بیان ہکت کہ میر اور سودا کی اوسکو کمال پر پونچھا
۲ میر کی زبان الہی صاف اور شستہ ہے اور اوسکے شعروں میں
ایسی ہی محاورات کی تکلف نہ ہی ہیں کہ آجکے سادہ وسیع
تعریف کرتی ہیں سودا کی زبان ہی اگرچہ بہت خوب ہے اور سچے
تیزی میر پر غالب ہے مگر میر کی زبان کو اوسکے زبان نہیں
۴ اردو و سر لکھنی والو میں میرا من جسنی باغ بہار لکھا ہے
فوق لیکھا حقیقت میں نظم لکھنی میں جسا کمال میر کو ہی سر لکھنی
وہی اسی کمال میرا من کو ہی

۵ عربی زبان کا اردو میں ترجمہ سب سے پہلی مولوی عبدالقادر
اور مولوی رفیع الدین صاحب نے کیا مولوی عبدالقادر صاحب
اردو ترجمہ کلام اللہ کا اردو لغات کی ائی ایک بڑی سند
اور مولوی رفیع الدین صاحب کا ترجمہ تراکیب نحوی کی ہے

۶ ایک بہت عمدہ دستاویز ہے
اردو زبان کی شعروں کا بہنی طریقہ فارسی شعروں کے قاعدہ پر

۱۰۷
 پون ہی آن بُرای کہ گویا جوان مرد خوبصورت لڑکی کی تعریف میں
 کہتا ہی، ہندی بہا شاہین دستور تھا کہ عورت کے زبانی مرد کی نسبت
 شوقیہ شعر ہوتی ہی بعضی بعضی دفعہ اردو زبان میں سطح پر ہی شعر کہا جاتا
 اور اسکو سختی بولتی ہیں غالب کہ تجھنا شہ لہجری سطا تھنکے اشعار
 فی اسکور و اج دیاہ فارسی شعرون کی جو بحرین اقسام ہیں وہ اردو
 شعرون میں مروج ہیں الٹری اور سیل کنی کا وزن ہی انوری زبان ہی کی
 حسین اکثر بہا شاہی ہوئی ہوہ نسبتیں جو مشہور ہیں فضرہ ہوتی ہیں کہ انہوں
 باتیں بازاید خیرین حسین کچھ باعتبار ظاہر کی نہایت نہیں معلوم ہوتی
 بیان کی جاتی ہیں اور مخاطب سے پوچھا جاتا کہ ایسی ایک بات جامع
 مگر میں سہی بائی جاوے پہلی میں کسی چیز کی اوصاف اور خصائص
 اور ہی بیان کئی جاتی نہیں اور مخاطب سے پوچھا جاتا کہ وہ نہر کیا
 بڑی خوبی پہلی کی ہے کہ او میں اوس چیز کا نام ہی اجاویں کے اوصاف
 اور خصائص بیان کئی کئی میں پراوسہ ہی مخاطب سمجھی الٹری میں
 زبانہی و معنی بات بیان کئی جاتی ہی کہ نہیں ایک سے معشوق مراد
 ہوتا ہی اور دوسرے اور کچھ قلیل و کثرت ہی معشوق کی بات ہی مگر جائے

پہیلیاں

دیالینی جریخ

مالا ہا تو سکو ہا یا ۱۰۰ براہوا کہہ کام نہ آیا
 نہیں لے دیا سکا نا تو ۱۰۰ بوجہی تو بوجہ نہیں چور کمر

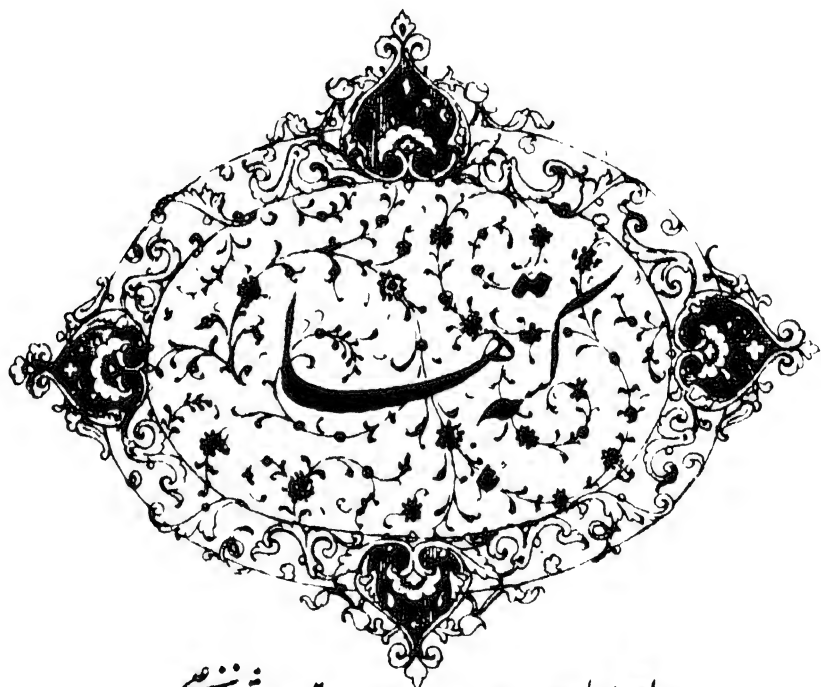
فارسی بولی آئی نا ترکی بولی مانی نا
 ہندی کشتی عاری اوی سنبہ دیکھو چو آبی اوی
 مکرری

اپ ہلی اور کو ہلاوے واکا ہنا سو کو ہلاوے
 ہل ہلا کی ہسانسکھا اسی ہی جن ناسکھی پنچا
 بنسین

گوشت کیون نہ کہا یا دُوم کیون نہ کہا یا
 امار کہا یا کیون نہین وزیر رکھا کیون نہین
 سموہ کیون نہ کہا یا جوتہ کیون نہین
 ریخی

اچا جو خفا ہستی تم ای صنم اچھا لوہین ہی بولون کی خدا کی قسم اچھا
 سحر اردو

عشق کوئی سین اوس پیوے میر صاحب بھی کہا دلو اینہا
 میرا اوس نم باز انکھون میں ساری شنی شراب کیسی ہے
 ہم ہوئی تم ہوئی کہ میر ہوئے اوسکی لہو نہیں سب میر ہوئے
 ممت باخبر



مطبعة مطبع احمدی واقع دہلی ہندوستان
شمارہ ۱۲ بھری و ۱۵۳۳

۲۲ تمہ اصل ۲۲ .

۱۰۔ سنت اسیا کہ سید
پندرس

ساکنمیزی کا راجہ سری ہا
یعنی بہہ صفت موصوف

این دو کلمات سری مان
یعنی همه صفت موصوف

بسم الله

९. संवत् १२२० वैशाख्युति १५

शाकंरु वीरु पति श्री न दमनरुद

वामदे। श्रीमदीसल्लव वृष्टि॥

حاشیہ خوب

[illegible]

8 f 3 v 7 c 7 l 1 e f 8

ጠቅላይ ሚኒስትር ለጥቅምት ፳፭ ቀን ፳፻፲፱ ዓ.ም. የደረሰው ጥቅምት ፳፭ ቀን ፳፻፲፱ ዓ.ም.

ዓፄ ዳጊዳጊ ገብረ ገብረ ዳርጌ ዳጋዳጋ

+ 85608 3 4 118-1155. 6 147. 1157 7 8

የተገኘው የሰነድ ቅጽ በታችኛው ሁኔታ ይፀናል፡

[illegible]

ፋታዊታዊ ህጻናት ለፍጥነት ለማግኘት ለሚችሉት ሁሉም ሀገራት ምስጋና ይገባል፡፡

ቅንጥጥር ላይ ለሚገኙ ስራዎች ለሚገኙ ሰራተኞች ለሚገኙ ሰራተኞች ለሚገኙ ሰራተኞች

[illegible]

ዘላቂው ፊደል ሰላም ላይ ሕይወት ሊገኝ ይችላል፡፡

[illegible]

ዓቢይ፡ ዘገገረ፡ ሃይሌሰጋ፡ ልጁ፡ ለገሃዳቸደ

ንዕተርጌ ርጌ ከታላቅ ገደብ ተገደለ

ዘላቂ ገደብ ከታላቅ ገደብ ተገደለ

ዕለታዊ ገደብ ከታላቅ ገደብ ተገደለ

ዕለታዊ ገደብ ከታላቅ ገደብ ተገደለ

ዕለታዊ ገደብ ከታላቅ ገደብ ተገደለ

ዕለታዊ ገደብ ከታላቅ ገደብ ተገደለ

ዕለታዊ ገደብ ከታላቅ ገደብ ተገደለ

ዕለታዊ ገደብ ከታላቅ ገደብ ተገደለ

ዕለታዊ ገደብ ከታላቅ ገደብ ተገደለ

ዕለታዊ ገደብ ከታላቅ ገደብ ተገደለ

ዕለታዊ ገደብ ከታላቅ ገደብ ተገደለ

جانب شمال

ንዕተርጌ ርጌ ከታላቅ ገደብ ተገደለ

ዕለታዊ ገደብ ከታላቅ ገደብ ተገደለ

ዕለታዊ ገደብ ከታላቅ ገደብ ተገደለ

ዕለታዊ ገደብ ከታላቅ ገደብ ተገደለ

ዕለታዊ ገደብ ከታላቅ ገደብ ተገደለ

ዕለታዊ ገደብ ከታላቅ ገደብ ተገደለ

ለአባህረኛው ያደረገው የፍጥነት ምርመራ ያሳያል፡፡
 ያደረገው የፍጥነት ምርመራ ያሳያል፡፡
 የፍጥነት ምርመራ ያሳያል፡፡
 የፍጥነት ምርመራ ያሳያል፡፡
 የፍጥነት ምርመራ ያሳያል፡፡

[illegible]

$D \times V = H \wedge K \circ J \cup \{0\} \cdot F \delta \cup G \cup F \delta \wedge \lambda + C_5 J \Delta$

६० श्रीरा वो म/विपुपिमा नं यं नप्याःप्रग्रथिं दं ता त्र
 नप्य यद्यक्षणिठानि विरु वमिल कथं यथाभा वकं
 मार्लीला रु विरु द्ध ० वकिरुतः शृष्टं न नो विद्विषां
 श्रीमक्तिग्र द्ध ता रु द्ध वट व तः प्राप्ता प्रया नां सवे
 नीत्ता मंदि नाभा देल्लु स व द्ध श्रीत लु वा मरु वा श
 नां त्र न वि शृ द्ध द्ध ति प त था णा क वा स स व
 शं का वा मु का णा व म श्च रु व ता बा ष्ट्य व वा द्ध ति ॥

निर्मिष्टा पद्धति यः किञ्चु वाक्काद्वननिद्रा/यितः॥

॥ अविंधादादिना हं विं विं विं न विं रुतस्त्रीर्ष्यात्ता प्र
सगादुद्गीतपुत्रदत्तपतिविविधम कर्त्तुं पप्रुप
सन्नः।

आर्या वतं यथा धैर्यं न द्रपिह तवान्मृगविहदना
 दिद्विदःशासैरुपीशरुमात्रिविक्रयानवी सलाह
 पिपालः ।

ध्यानसप्तति चारुमा नति लकःशाक रु ग्रीह पतिःश्री
 भविभूदमाहु एएषविह यीमंता नक्षत्रावः।

आष्माक्षिक पदं यत्किञ्चिदपि मवद्विधां तत्तल्लवः
निष्पत्तीक गणा यमास्तु तव तां ह्यहाम्नायं मवः॥

بہشت کو چاہیں اور دشمنوں کی مخالفت میں

سید لکھا کہ وہ راجہ کی
مہرابانی سری سنگھ
کی حضور میں سری سنگھ
میں مہابت کو زبیر
کاتب فی اس وقت میں
کہ مہانتی یعنی وزیر
راجپوت سری سنگھ
لکھن پال ہے

सं व ह जी वि क मा दिय १२९० वे सा व व ह ति १५ छ मे वि वि
न मि दं स ह म व शा शो ति दि क श्री ति ल क बा ऊ प त कं
गो दा व य का य छ मा रु व उ व श्री प ति ना प्र व स मा य न क
मि ३? बा ऊ उ व श्री स ल कृ ण पा वः।

मु ट. ३३५ म ० ५ ५ ५ ५

ترجمہ ہوا با عانت مصر
رام سندن نندت
ساکن متک



ॐ श्रीः २१२३५५५

श्री. ३ व दि ३ मा ० ३

ल. दि ३ सं स मा ० ३

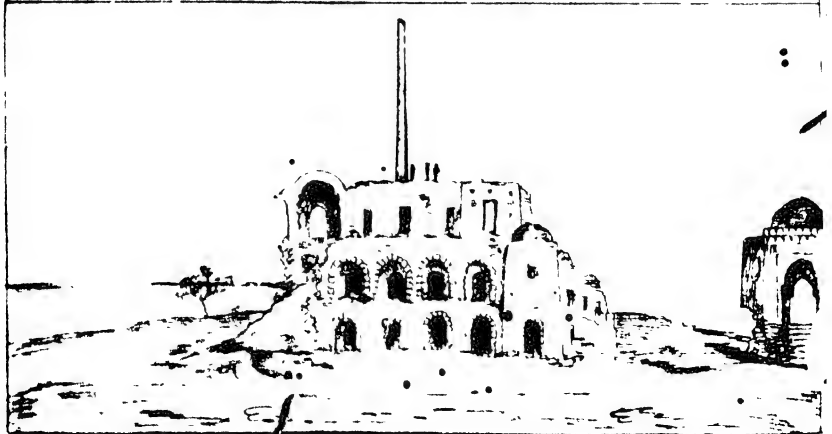
१२३४५६७८९०

१२३४५६७८९०

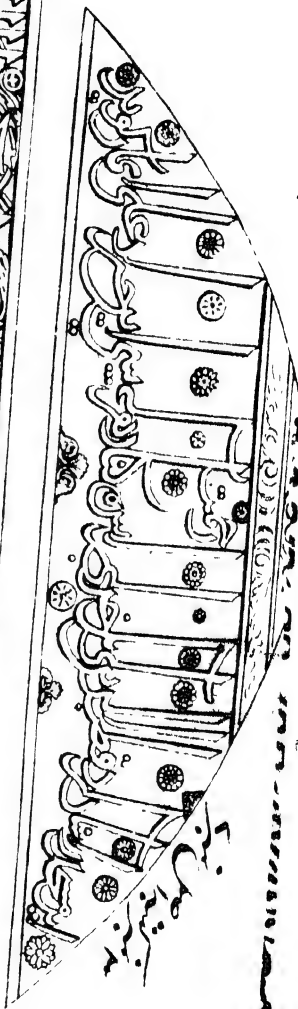
१२३४५६७८९०



वि व ३८ वि ३ मा ० ३



از هر دو اولی و اما در هر دو



نمبر پنجم

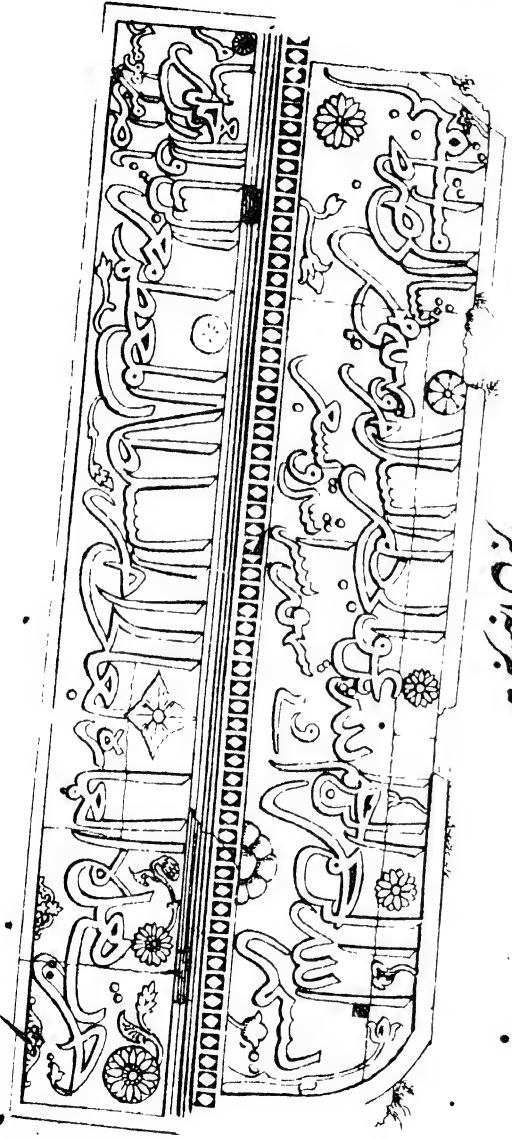


نمبر ششم

نمبر هفتم



نمبر هجدهم



نمبر نهم

بسم الله الرحمن الرحيم

بمكتبة حسن لبره

الحمد لله الذي جعلنا من عباده

الذين لا يشركون بالله

شيئاً ولا اله الا الله

الحي القيوم

الملك

الغني

الذو الجلال والإكرام

الحق

لا اله الا الله محمد رسول الله

والله اعلم بالصواب

والله اعلم بالصواب

والله اعلم بالصواب

سطر دوم درجه اول

لا اله الا الله محمد رسول الله

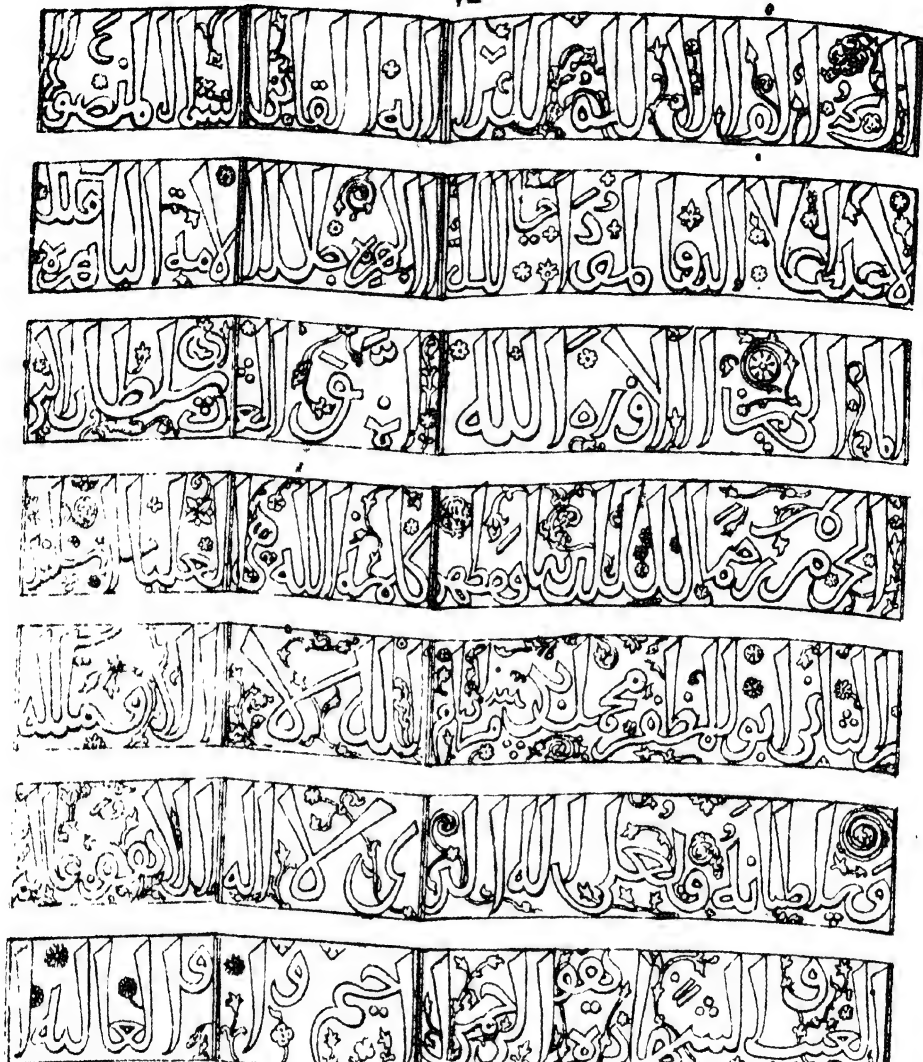
والله اعلم بالصواب

والله اعلم بالصواب

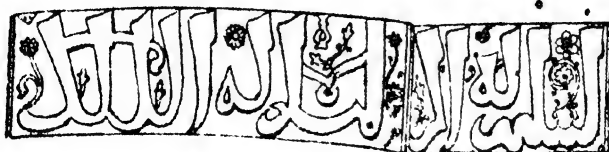
والله اعلم بالصواب

والله اعلم بالصواب

لا اله الا الله محمد رسول الله



سطر سوتوم درجه اول



الحمد لله الذي هدانا لهذا
 الذي كنا لنهتدي لہ

ما كنا لنهتدي لہ
 ما كنا لنهتدي لہ

ما كنا لنهتدي لہ
 ما كنا لنهتدي لہ

ما كنا لنهتدي لہ
 ما كنا لنهتدي لہ

ما كنا لنهتدي لہ
 ما كنا لنهتدي لہ

ما كنا لنهتدي لہ
 ما كنا لنهتدي لہ

ما كنا لنهتدي لہ
 ما كنا لنهتدي لہ

ما كنا لنهتدي لہ
 ما كنا لنهتدي لہ

ما كنا لنهتدي لہ
 ما كنا لنهتدي لہ

ما كنا لنهتدي لہ
 ما كنا لنهتدي لہ

الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لہ

مطمان و زویر است که الله

مطمان

سطح بهرام در جدول

الله اعلم الله اعلم الله اعلم

الله اعلم الله اعلم الله اعلم

الله اعلم الله اعلم الله اعلم

الله اعلم الله اعلم الله اعلم

الله اعلم الله اعلم الله اعلم

الله اعلم الله اعلم الله اعلم

الله اعلم الله اعلم الله اعلم

الله اعلم
الحمد لله
الحمد لله

الله اعلم
الحمد لله
الحمد لله

الله اعلم
الحمد لله
الحمد لله

الله اعلم
الحمد لله
الحمد لله

الله اعلم
الحمد لله
الحمد لله

الله اعلم

سطر نهم درجه اول

الله اعلم
الحمد لله
الحمد لله

الله اعلم
الحمد لله
الحمد لله

الله اعلم
الحمد لله
الحمد لله

الله اعلم
الحمد لله
الحمد لله

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَكُونَنَّ لَهُ شُكْرًا

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَكُونَنَّ لَهُ شُكْرًا

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَكُونَنَّ لَهُ شُكْرًا

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَكُونَنَّ لَهُ شُكْرًا

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَكُونَنَّ لَهُ شُكْرًا

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَكُونَنَّ لَهُ شُكْرًا

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَكُونَنَّ لَهُ شُكْرًا

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَكُونَنَّ لَهُ شُكْرًا

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَكُونَنَّ لَهُ شُكْرًا

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَكُونَنَّ لَهُ شُكْرًا

سطر ششم درجه اول

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي هدانا لهذا

والذي كنا في ضلال مبين

والذي هدانا لهذا

والذي كنا في ضلال مبين

والذي هدانا لهذا

والذي كنا في ضلال مبين

والذي هدانا لهذا

والذي كنا في ضلال مبين

الله و الذي خلقنا من نور
محيي و ممتد و طالع و نور

بكر و نور و نور و نور و نور
عفو و نور و نور و نور و نور

الحمد و نور و نور و نور و نور
محيي و نور و نور و نور و نور

الله و الذي

انمبر کتبه اصل نمبر ۸

الله و الذي خلقنا من نور

انمبر کتبه بالادروازه درجه دویم اصل نمبر ۸

الله و الذي خلقنا من نور
محيي و نور و نور و نور و نور

انمبر کتبه درجه دویم عهد سلطان شمس الدین اصل نمبر ۸

الله و الذي خلقنا من نور
محيي و نور و نور و نور و نور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سوره دوم درجه دوم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لَكَ شَاكِرِينَ

كَأَخْبَرْنَا ذَرَوْنَاهُ ثُمَّ نَسُوهُ ثُمَّ أَخْبَرْنَا فَخَرْنَا بِهِ أَثِمْنَا وَهَدَانَا لَهُ

إِنَّا نَسُوهُ لَئِيْلَ الْكَافِرِينَ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لَكَ شَاكِرِينَ

كَأَخْبَرْنَا ذَرَوْنَاهُ ثُمَّ نَسُوهُ ثُمَّ أَخْبَرْنَا فَخَرْنَا بِهِ أَثِمْنَا وَهَدَانَا لَهُ

إِنَّا نَسُوهُ لَئِيْلَ الْكَافِرِينَ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لَكَ شَاكِرِينَ

بالای دروازه درجه سویم

السلام علیکم وعلیٰ آئینکم وعلیٰ جمیع مسلمین وعلیٰ من اتبع الهدی
 علیٰ سائر الدنیا والآخره وعلیٰ من اتبع الهدی
 علیٰ سائر الدنیا والآخره وعلیٰ من اتبع الهدی
 علیٰ سائر الدنیا والآخره وعلیٰ من اتبع الهدی
 علیٰ سائر الدنیا والآخره وعلیٰ من اتبع الهدی
 علیٰ سائر الدنیا والآخره وعلیٰ من اتبع الهدی

بر پهلوی درجه سویم

بسم الله الرحمن الرحیم
 الحمد لله رب العالمین
 والصلاة والسلام علی محمد وعلیٰ آله
 الطیبین الطاهرین

سطر درجه سویم

السلام علیکم وعلیٰ آئینکم وعلیٰ جمیع مسلمین وعلیٰ من اتبع الهدی
 علیٰ سائر الدنیا والآخره وعلیٰ من اتبع الهدی
 علیٰ سائر الدنیا والآخره وعلیٰ من اتبع الهدی
 علیٰ سائر الدنیا والآخره وعلیٰ من اتبع الهدی
 علیٰ سائر الدنیا والآخره وعلیٰ من اتبع الهدی
 علیٰ سائر الدنیا والآخره وعلیٰ من اتبع الهدی

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَلِكِ الْحَمِيدِ

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَلِكِ الْحَمِيدِ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَلِكِ الْحَمِيدِ

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَلِكِ الْحَمِيدِ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَلِكِ الْحَمِيدِ

سطر درج چهارم

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَلِكِ الْحَمِيدِ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَلِكِ الْحَمِيدِ

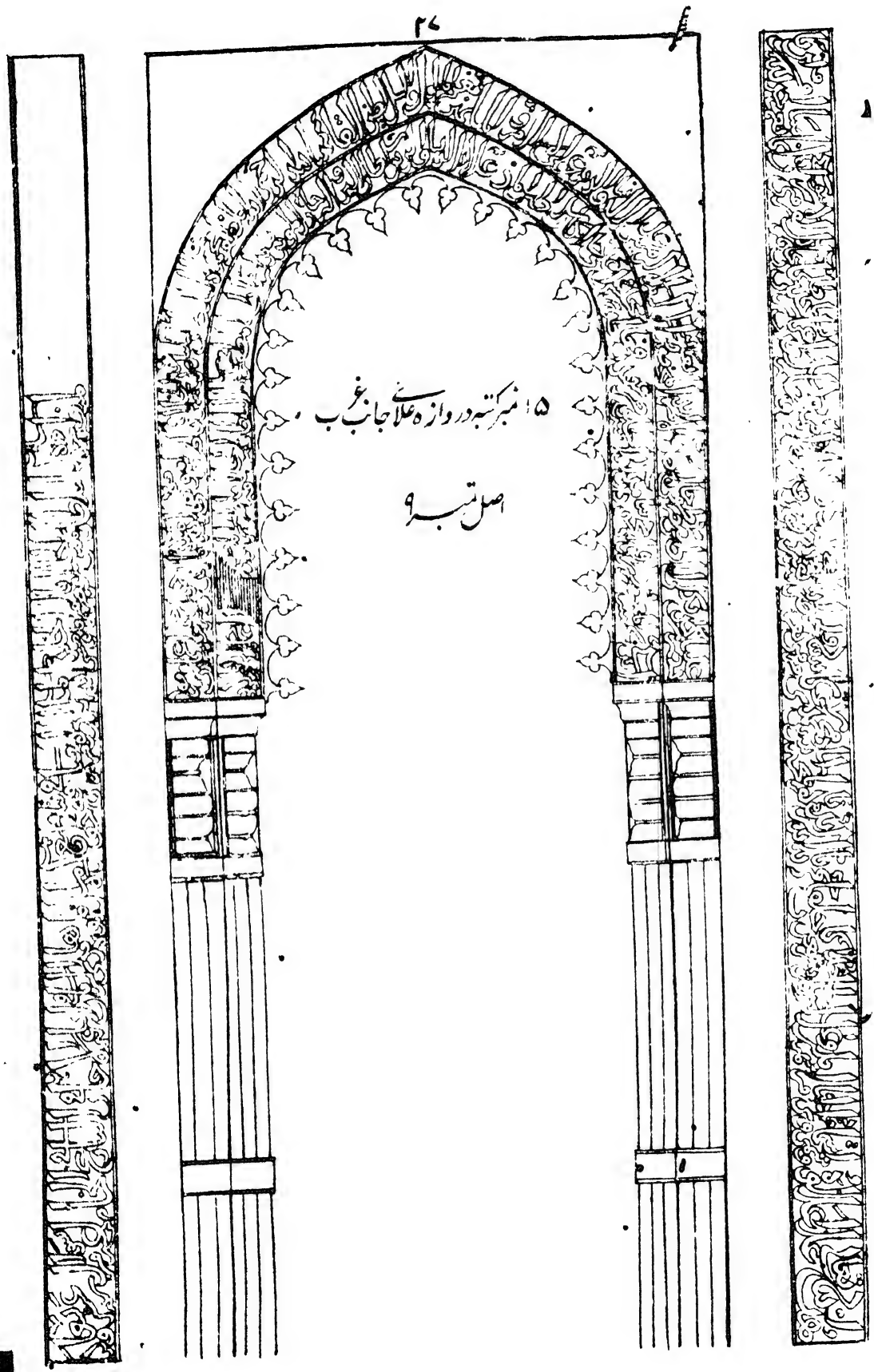
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَلِكِ الْحَمِيدِ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَلِكِ الْحَمِيدِ

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَلِكِ الْحَمِيدِ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَلِكِ الْحَمِيدِ

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَلِكِ الْحَمِيدِ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَلِكِ الْحَمِيدِ

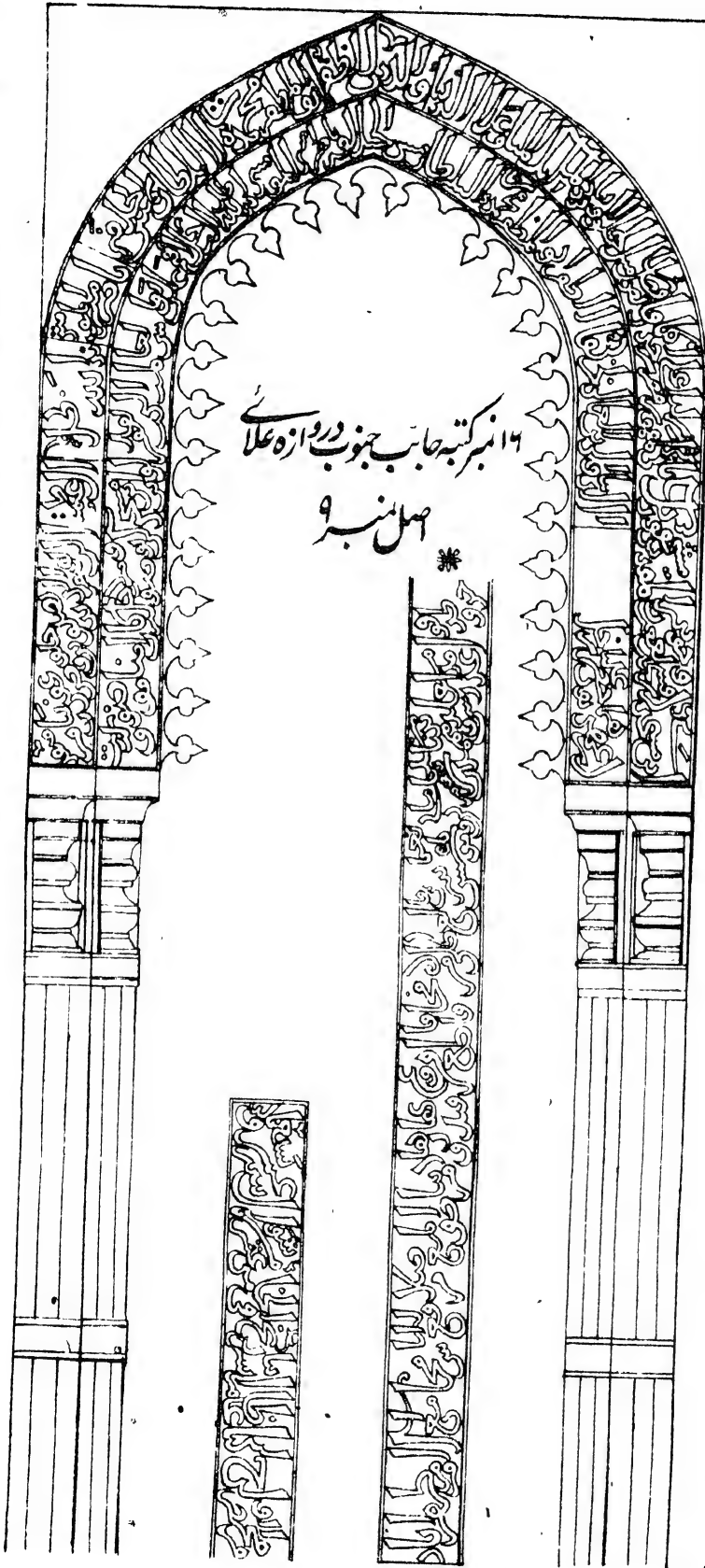
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَلِكِ الْحَمِيدِ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَلِكِ الْحَمِيدِ

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَلِكِ الْحَمِيدِ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَلِكِ الْحَمِيدِ

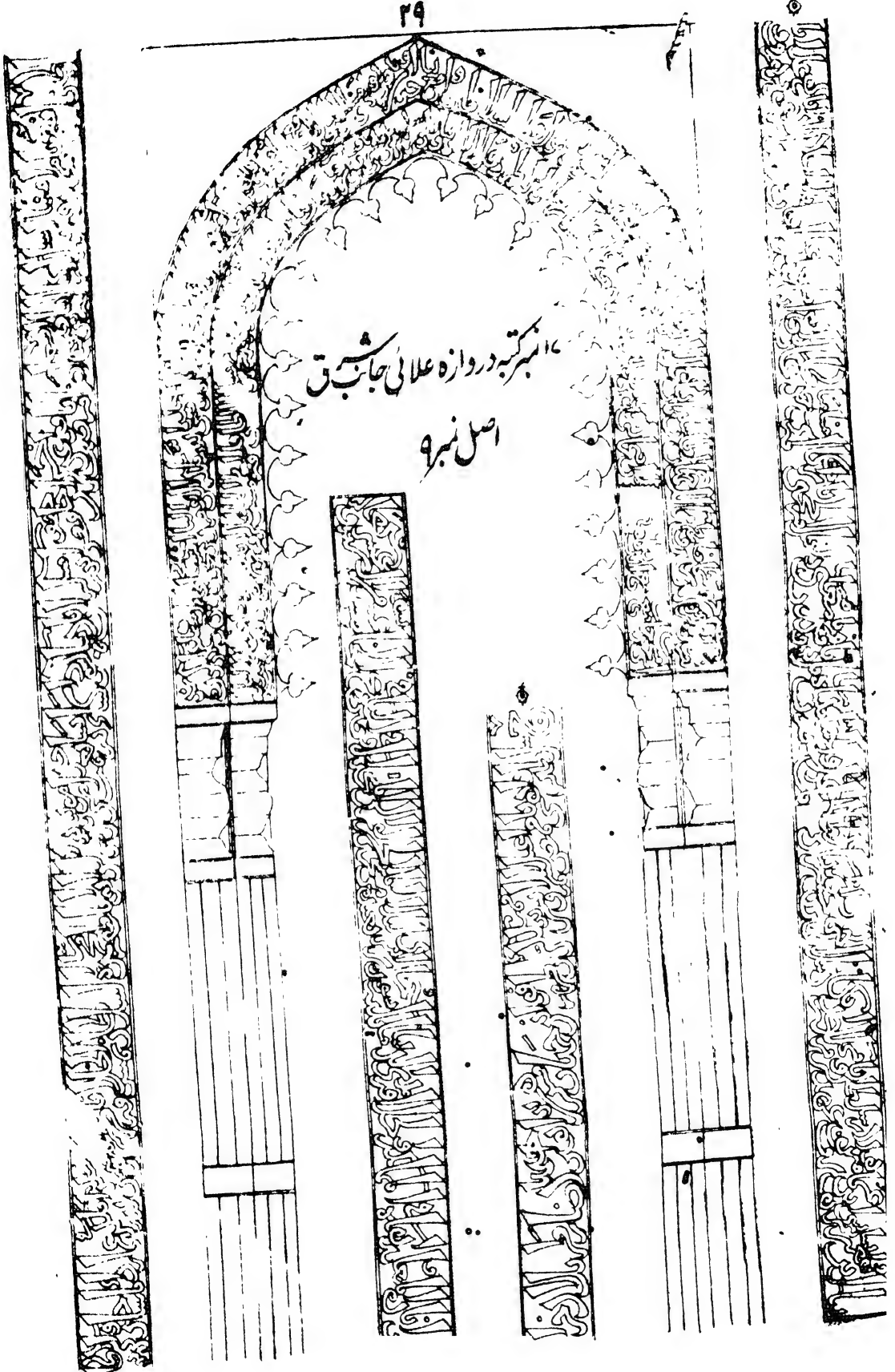


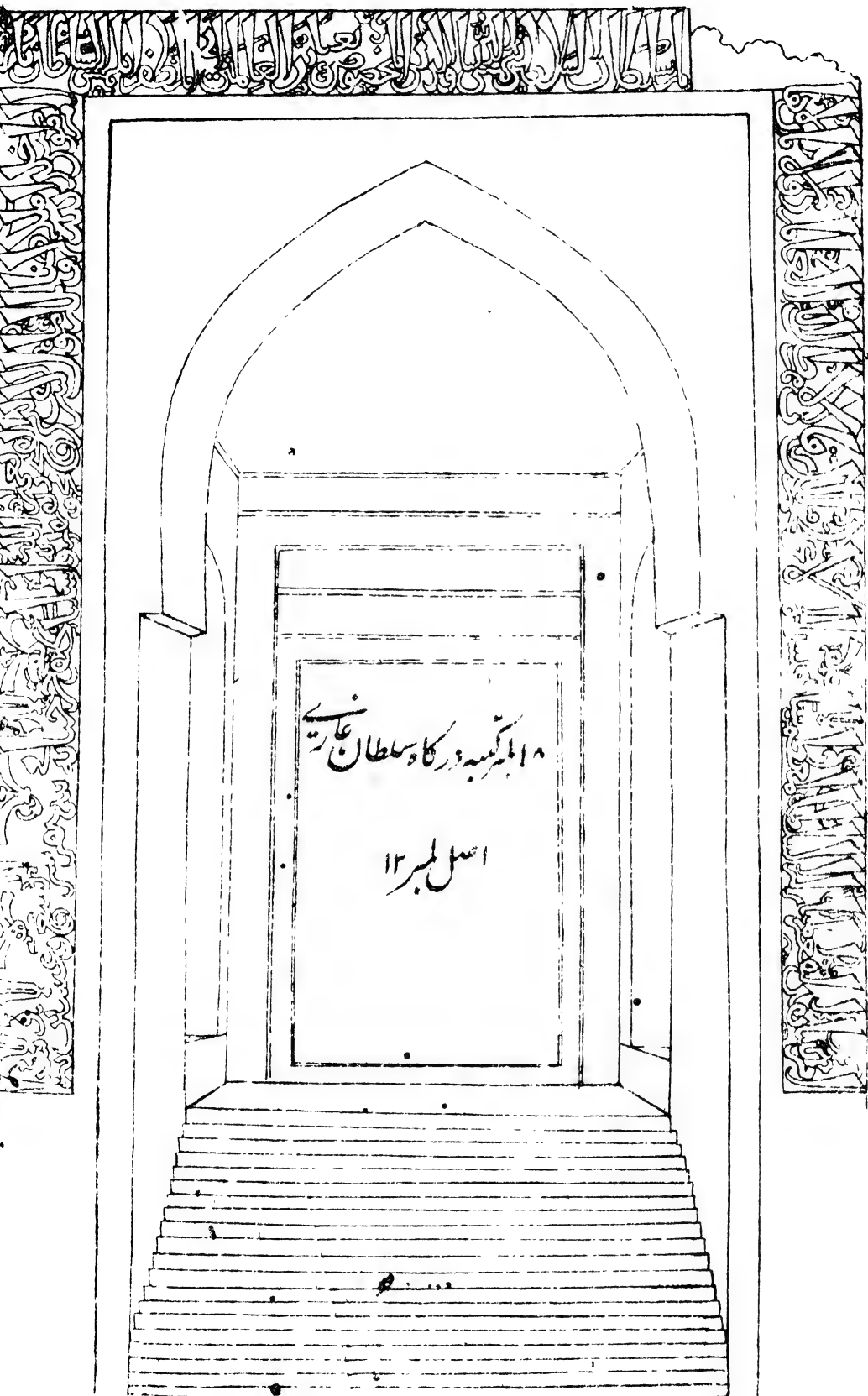
۱۵. نمبر کتبہ دروازہ علاء الجانب

اصل کتبہ



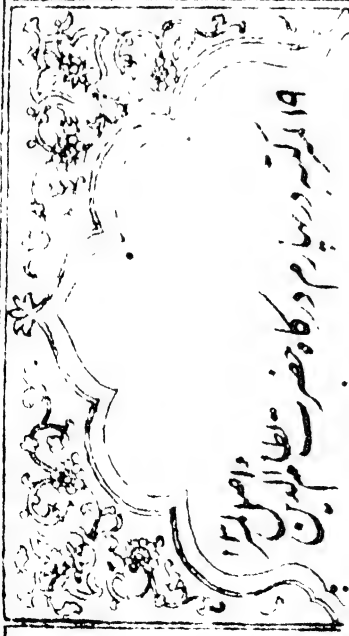
«انبر کتبه دروازه علانی جاش بق
اصل نمبر»





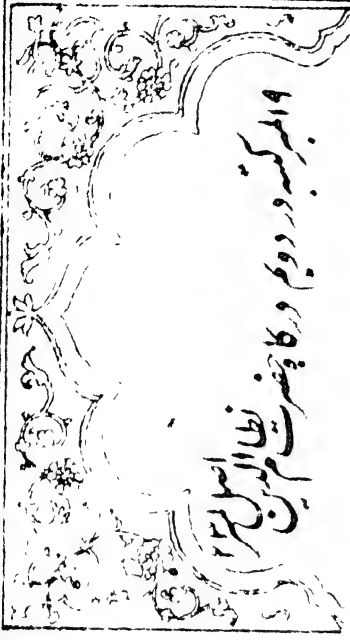
مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

که حکم شاه جهان آباد بود این او ابرار سرور و سر که مرز نمود



۱۹ لکنته در پیام درگاه حضرت مطهر الدین اصل

در مختصر بیان تباران همان حضرت خلدی خان ابرار الحسنی نعمت الله

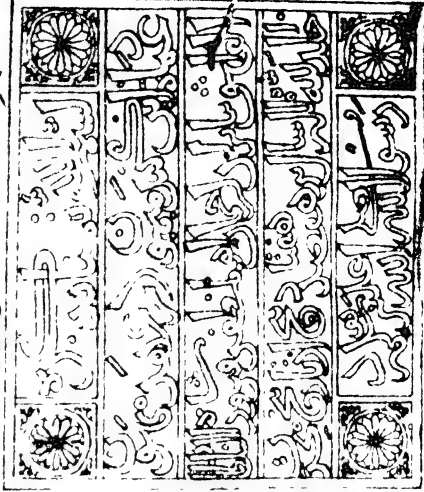


۱۹ لکنته در دویم درگاه حضرت نطا الدین اصل

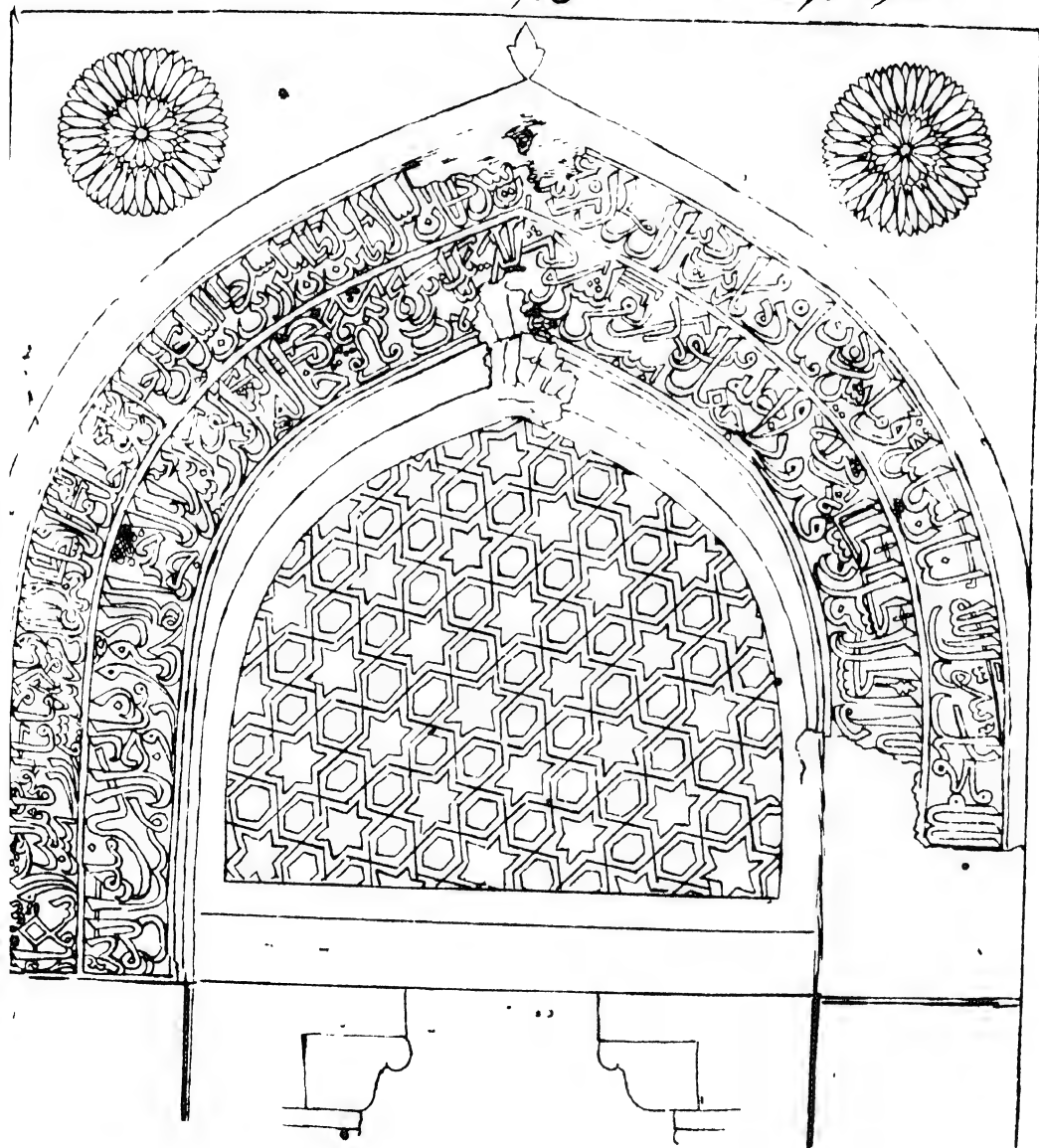
۲۰ لکنته کانی مسجد کوثر نطا مالدین اصل لبر ۳۰



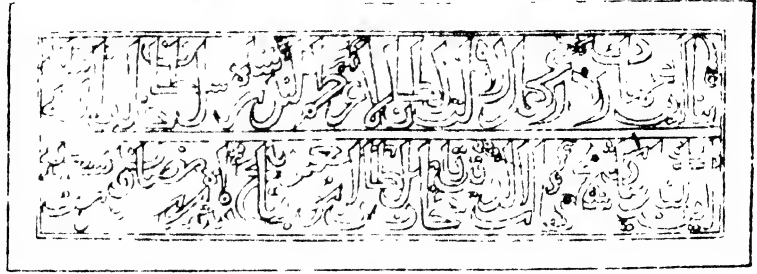
۲۱ لکنته در واز و شش بران دبی اصل لبر ۳۱



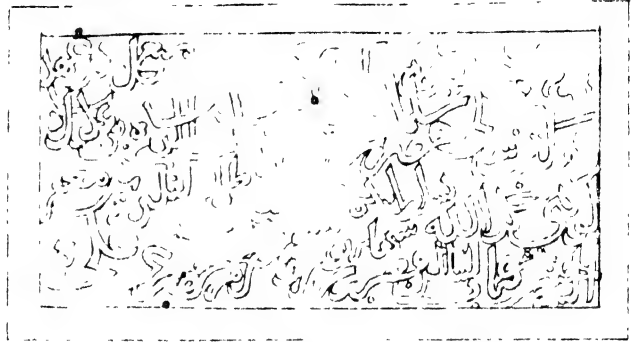
بسم الله الرحمن الرحيم بفضل و عنایہ فی ہر کار عہد و ولایت شادین دار
 الواقیہ بنید الرحمن ابو المظفر فیروز شاہ السلاطین علیہ السلام بنیدہ زادہ
 در کا جو نائشہ مقبول الخاٹہ خانجہ ان بن خانجہ خاٹہ ابرازندہ جنت کلمہ مسجد
 ببادین در عا حیدر شاہ مسلمانان و این بندہ فاتی و اخل و این دستہ حق تعالیٰ بنیدہ ایراد
 بحفظ النبی و الہ مسجد مرتب شد ہارخ دم ماہ جاما کالہ تسبیح و ثنائی و مستحبا



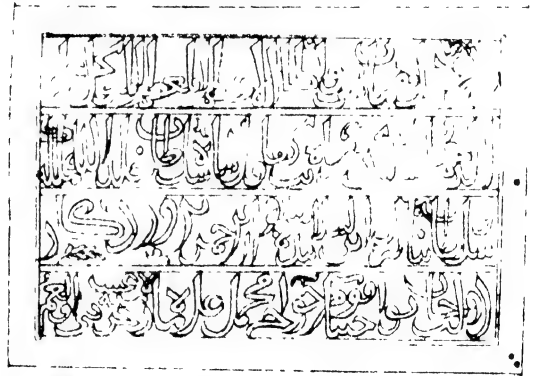
۲۳ به کتبه شهاب الدین باخان اصل لبر ۲۹



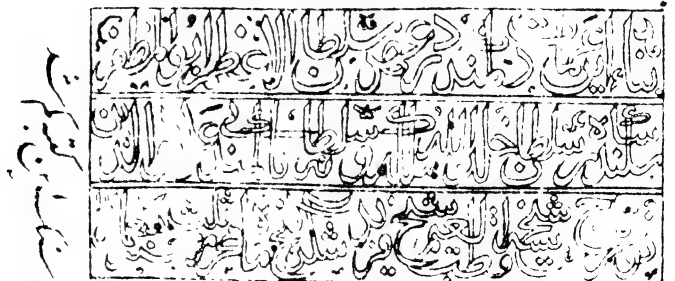
لبر ۲۵ کتبه حاجی سید هوتک اصل لبر ۴۴

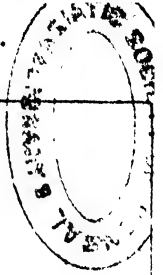


لبر ۲۶ کتبه راجون لی بائیک اصل لبر ۴۴



لبر ۲۷ کتبه دکان بوف قال اصل لبر ۵۱





۲۸ مبر کتبه های سیلی چتری اصل مبر ۵۴

السا کبر
 بدیه حضرت جهانگیر شاه اکبر
 عجب پرفیض جای قلم نیست
 شمع کا هفت شیانیت
 سلسله بدین جهانگیری موافق سنه ۲۸

یافت
 وقتی که بادشاهت کشور دین
 جهانگیر بادشاه غازی از دواخل
 اگر توجیه شیرینت نظیر بودند
 این مطلع را بر زبان الما جیان گزیدند

۲۹ مبر کتبه های سیلی چتری اصل مبر ۵۵

السا کبر
 بمان شاه ابن شاه بابر
 که اصل پاکش از صاحب قلم نیست
 سلسله جلوس مبارک
 جهانگیری موافق سنه ۲۹

یانا صبر
 چون ان شمشاد کتی پناه کشید و پذیرد
 محبت نمودند و باین کان فیض
 نزول احوال مرفرودند حکم کردند که
 این جس مطلع را نیز نقش نمایند

اصل لبر ۵۰

کتاب درگاه امام ضامن

لبر ۳۱



اصل لبر ۵۴

کتاب درواز قطب صاحب

لبر ۳۱

الله	محمد	ابوبکر	عمر	عثمان	علی	الله
از حکام و شاه جهان سپردانام			کرد و از خواجیه بن قطب فلیک			تیمیر شد محب زیبا و منتظم
فخ سیر شد آسمان غلام			کرد و بگرد و روضه و آدم و ملک			ماند قبله اشرف چون کعبه محرم

۲۲ لبر کتاب دروازه درگاه قطب صاحب اصل لبر ۵۴

الله	محمد	ابوبکر	عمر	عثمان	علی	الله
از سخی کترین غلامان شجره ماز			قدسیان و رشت عدن			بهمین
با اعتقاد و حق کامل العیار			تاریخ یافتند و رشت عدن			بهمین

إلى ربكم الرجاء

۳۰۴ لکھنؤ کی کتاب خانہ کی کتاب

This detail shows five horizontal bands of Arabic calligraphy, likely from the 'Risala' section of the manuscript. The script is a highly decorative cursive, with elaborate flourishes and ligatures. The text is arranged in five distinct horizontal rows, each separated by a thin line. The overall appearance is that of a high-quality, illuminated manuscript.

سنگ این کتبہ کم شد ۳۵ المبر کتبہ مقبرہ عیسیٰ خان اصل المبر ۴۱

سید محمد کاظم علی بن ابی طالب علیہ السلام

اصل لمبر ۶۵

کتابخانه خانہ کتبہ المذاہر

۲۹

[illegible]

باستقامت در ویش

قائمہ سائنس

۶۹
اصل امیر
مقبضہ خان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
 بَدَأَ خَلْقَ الْإِنسَانِ
 مِنْ طِينٍ

۲۶ لکھنؤ

لمبر ۳ کده کاہ طاق ایخسرو اصل لمبر ۴
لمبر ۳ کتبه بارہ پلہ اصل لمبر ۴

الکبر

نور الدین

بد و شهنشاه عالم شاه اکبر
بادشاه عادل جهانگیر
خليفة الله عليه وسلطانہ و قاضی
على العالمین برہ و احسن

لمبر ۴ کتبه بل سیم کده اصل لمبر ۴

الکبر

شہ جگم شہ نور الدین جهانگیر عظیم
سال و تاریخ مبارک از سلطنت عظمی
۱۰۵۹

الکبر	
ان جهانگیر شہ اکبر شہ	انکھ پور صہا پور
دکنہ انرا و ہر پور	دکنہ انرا و ہر پور
نور الدین اکبر	عظیمی نور الدین
نور الدین اکبر	نور الدین اکبر
نور الدین اکبر	نور الدین اکبر
نور الدین اکبر	نور الدین اکبر
نور الدین اکبر	نور الدین اکبر
نور الدین اکبر	نور الدین اکبر
نور الدین اکبر	نور الدین اکبر
نور الدین اکبر	نور الدین اکبر

لمبر ۴ کتبه بل سیم کده اصل لمبر ۴

الکبر	جگم بادشاهت کشور	جنابہ	شہنشاہ عبدالداؤد	یافق
یافق	جہانگیر شاہنشاہ اکبر	یافق	کہ شمشیر جہانگیر و شیر	یافق
یافق	جو این پل کشت دہلی مرت	یافق	کہ صفش انشا کرد تخریر	یافق
یافق	پتی رخ انامش خرقہ	یافق	پل شاہنشہ دہلی جہانگیر	یافق

بر ۲۲ کتب سجد جاح اصل لمبر ۸۰ در اول

بِقَرْمَاشِ بَنَشَاهُ جَمَانِ بَادِشَاهِ زَمِينِ وَ رَمَانِ کِمَانِ خَدِیو کُشورِ سِتَانِ کِیْتی خُدَا وَ نَدَا
کَر دُونِ نَوَانِ مُوَسِسِ قَوَانِیْنِ عَدَلِ وَ سِیَاسَتِ مُشِیدِ اَرْکَانِ عِلَکِ دَوْلَتِ
بِسَارِ دَانِ عَالِی فِطْرَتِ قَضَا فَرَمَانِ قَدَرِ قُدْرَتِ فَرخُنْدَه مَرَايِ نَجِیْسَتَه مَنْظَرِ
فَرُخ طَالِیْعِ بُلَنْدِ آخَرِ اَسْمَانِ حَشَمَتِ اَنْجُمِ سِیَآه خورشیدِ عَظَمَتِ فَلَکِ بَارِکَاہِ

در دوم

مُظْهِرِ قَدْرِ رَبِّ الْحَمْدِ مَوْرِدِ کَرَامَتِ نَامُتَنَاهِیْ مُظْهِرِ کَلِمَةِ اللَّهِ الْعُلِیَا مَرْجِ الْمِلَّةِ الْحَنِیْفَةِ الْبَیْضَا
مُلْجَا الْمُلُوکِ وَ السَّلَاطِیْنِ خَلِیْفَةُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِیْنِ الْحَاقَانِ الْأَعْدَلِ الْأَعْظَمُ الْقَائِلُ الْأَجَلِ الْأَكْمَرِ
أَبِی الْمَطْفَرِ شَهَابِ الدِّینِ مُحَمَّدِ مَا حَبِیْقُکَ تَأَشَاهُ جَمَانِ یَا دِشَاهُ عَاوِیْکَ لَا زَالَتْ رَا یَا دُ وَ لَکَیْهِ مَقْصُورُ
قَاعِدَا حَضَرَاتِهِ مَقْهُورَا کَدِیدَه بَصِیْرَتِ حَقِ بِلِیْسِ اَنْزِ شَعْسَعَدَا نَوَارِ مِیْدَانِ تَا بَعْمَرُ مَسَاجِدِ اللَّهِ

در سوم

مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ مُسْتَنِدٌ هَسْتِ قَوَائِیْنِ ضَمِیْرِ صَدَقِ کَرِیْمِشِ اَنْزِ اشْعَرِ مَشْکُورَةِ رِوَايَتِ
أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ مَسَاجِدُ مَا فَرُغَ یَدِیْرِ اِنْ مَسْجِدُ کُوهِ اَسَاسِ کَرَمُونِ مَاسِ کَرِیْمِیْدِ
لِلسَّجْدِ اُنْسِ عَلَى التَّقْوِیَا اَنْ بُنِیَانِ بَا یَدَارِ اَرْسَتْ وَ بَنِیْدِ وَ اَلْفِیْ فِی الْاَرْضِ وَ اَوْبِیْ اِنْ تَمِیْدِ بَکُمُ کِتَابِیْ اِنْ
اَسْتُرَا اَوْقَعْدِ وَ عِشْرَ فَلَکِ شَاکَشِ اَرْطَبَقَا اَسْمَانِ کُدُشْتَه وَ شَرْهَ طَاقِ سِیْهَرِ نَشَاکَشِ بَا رَجِ کَبِیْرَانِ سِیْهَرِ

در چهارم

کمر طاق قبده مقصوده اش جوئی نشان هیچ نتوان گفت غیر از که گشتان و اسمان

قره بودی قبتد کر کرده و نبودی نایش طاق طاق اگر جفتش نبودی که گشتان

فروع شمس پیش طاق جهان نمایش روشنی بخش مصایح سموات پر تو کس کسبد

عالم را رایش نور افزای قنادیل جنات منبر سناک مرش چون محضر مسجد اقصی مرقات

در پنجم

مقام قلاب قوسین او ادنی محراب فیض کشتی مانند صیقل کشاده پیشا بشارت رسان

ولقد جاء هُمر من ربه المهدی ابواب رحمت ایا بش صلاک و الله یدعو الی دار السلاعه

بسماع خاص و عام رسانیده منار سپهر مدارش ندای و تحریکی الذین احسنوا بالحسنی

از بند روانی کسبد فیروزه قاهر گذرانیده سقف رفیع با صفایش قاشاک و رحانیان کره افلاک

در ششم

صحن وسیع دل کُشایش سجده کاه بالک نزاد آن معموره خالک روح فضای فیض انما

وطیب هوای روح افزایش از روضه رضوان حکایت کره و وعدت ماء معین

حوض دلنشین نظافت امایش از حیمه سلسبیل خبر داده در هر روز جمعه هُمر شهر شال

ششست و هجری موافق سال چهارم هزاره و سی و جلوس میمنت مانوس بساعت عجمت

و طالع شایسته هر مایه ابتدا و بنایه تاسیس یافت و در عرض مدت شش سال بحسن بیع

کارپرد انرا کاره ان کارکنار و فرط اعتنا و اهتمام کار فرمایان صاحب اقتدار و بدل جد

و جهد استادان ماهر و دانشمندان و کوشش بیشتر کاران جابک دست صاحب هنر و انفاق

مبلغ ده لک و پتیه صورت انجام و طراز اختصار پذیرفت و مقارن اتمام هر و زرعید فطری

بقره و عراق قدس پادشاه ظل الله صافی بنیت خدا گاه نریب و زینت گرفت و باقامت نماز عید

و ادای وظایف اسلام چون مسجد الحرام و هر و زرعید اصحی مجمع طوایف انام گردید

و مبنای اسلام و ایمان را امتانت و رصانت گرامت فرمود سنیان رُبع مسکون

و مسالک نورده ان کوه و هامون را راسته عمارتی باین رفعت و حصانت در آیینده بقعه

و عرب خیال مرسم نکشته و حقایق کناران و قایع و هر و فکریت بر و انرا نظم و نشر را

که سواخ نگاران بدایع ارباب حُلت و دولت و صنایع شناسان اصحاب مکتب و قیدر تند

افراخته بنایان بشکوه و عظمت بر زبان قلم و قلمزبان نکدشته فرارنده کاخ هبسته

و طرازنده بلندی و پستی این بنیان فیع را که قرأ العین بیش و زینت بخش کارخانه افرینش است

پایدار داشته صدای تسبیح مستحاش را منکامه ابرائی ذاکر ان مجامیع ملکوت و نه من من

تخلیل مهلا لکس را نشاط افزای معتکفان جوامع جبروت و امراء و تراوس منابر معمره جهارزا

بخطبه دولت جاوید طرازی این یادشاد کردین بر که بمیان ذات مقدس مبارکش ابواب

امن و امان بر روی مروارید کار کُشاده است راسته داراد بخن التحی و عله ^ع _{من}

۲۳ لبر کتبه سجد اکبر ابادی اصل لبر ۸۸

این سجد فیض اینها و سرائی احت جاوید نظافت اما و جوی دلشاک عباد نگاه حق بر ستاین و کار

و رفح افزائی مژده القاد و نه متکده اسمائیه و آر النفع زمین یاد مر سعادت یادشاد اسلام کشف انا م

سایه و الایای بر دکار خلیفه کنیده کرد کار ترا عت ذی الجلال مظهر اتمه اداری همال

ابو المظفر شهنا الدین صاحبقران شاه جهان یا شاه غازی بن ستا باد شاه پی ستند با اخلاطل الملی

موقد خیر و مبرات محرم سعادت او حسنا اعز النسمه با کبریا و علی بقران معلی بنا کرد و تبعاء رضا الهی و

تواخر حاصل سکا محتق بر مسجد با و مر افق داخله و خارج له از هر شرعی نم و مقرر ساخت

که اگر بموت این ممکنه احتیاج افتد انچه از حاصل موقوف بعد الترمیم با ماند بجد من مسجد و حتامه

و طلبه علم را ساند و الا انما را جماعه مسطورید بندگان منازل منیع در غرض و در سال بصیرت

صد و پنجاه روز و نیمه اخر شهر رمضان المبارک سال هزار و شصتم هجری مطابق بیست و چهارم

سَالِ جُلُوسِ عَلَمِ اَرَا صُورَتِ انْجَامِ نَبِیْرِتِ اِنْزِیْرِتِ عَلٰی اَحْزَانِ خَیْرِ جَارِی وَ نَفْعِ بَاقِیِ بَرُوْزِ کُلِّ

قَرَحُتْدَه اَنَارِ پَادِشَاهِ دِیْنِ بَرُوْرِ حَقِّ کَزِیْنِ حَقِیْقَتِ کُسْرُوْ بَایْنِ دِیْنِ مَبَانِیْ

عَامِرَةُ اَبْنِ عَغَاوِی عَائِدْ کَرْدَ اَنْدَامِیْنِ یَا رَبِّ الْعَالَمِیْنِ

۲۲ لبر کتبه قبر جهان را بکیم اصل لبر ۹۲

۳۵ لبر کتبه قبر زریب الب بکیم اصل لبر ۹۵

مَوْلَى الْقِيَوْمِ

بِقِرْبَةِ نَبِیْرِتِ اَنْجَامِ

کَدِ قَبْرِیْنِ بَیْ اَهْمِیْنِ کُنْا بَرَسِ

الْفَقِیْرَةُ الْفَانِیَةِ هَمَانِ اَرَا حَرِیْدِ

خَوَاجَا چِسْتِ شَاهِ جِهَانِ

بَادِشَاهِ اَزِی اَنَارِ اِلَهِیِّ بَرَهَانِ

سَنَد ۱۰۹۳

Handwritten text in a rectangular frame, likely a continuation of the inscription or a separate record. The text is dense and written in a cursive script.

۵۰ لبر کتبه باغ گلستان اصل لبر ۱۱۰

بروز واره

خدا داد سدا روز و جهان	ناگشت افضل حقین
بی باغ نایخ کنعیمیان	فدای محمد محمدان
به نذر نب اکره و باغ جنا	غلام نبی ناصر محمدان

بروز واره

بفصیح زان و مول بان	چنان رسد باز و کویه	ز بافت ملا واده این	ز بافت ملا واده این
ناکر و ناصر محمدان	که نماند و لکن بی نشا	که باشت کتب تعلیم	که باشت کتب تعلیم

۱۱۱ لبر کتبه مسجد رشید الدوله واقع قاضی ۱۱۲

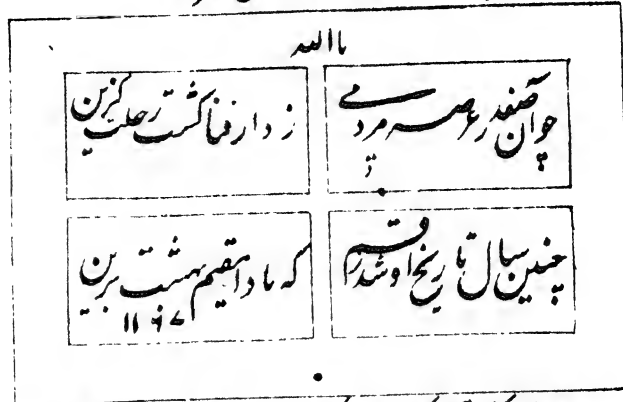
شکر حق ز کرمین عوان	شا به بیدار شکر و لایک	در زمان بیدار شکر و لایک	در زمان بیدار شکر و لایک
روشن الاله و نور جان	که نور طلای مسجد شکر و لایک	سجده کافضای حقین	سجده کافضای حقین
چون صفای شامان جمع کرم	که از انبیا و نور شکر و لایک	سال تحریک شکر و لایک	سال تحریک شکر و لایک

۵۲ لبر کتبه باغ ناصر اصل لبر ۱۱۳

بسم الرحمن الرحیم	نهر کجاست	عادل که بر شکر و لایک	بنای کشتی قطب	که کلماتش در جوانی	که کلماتش در جوانی
چون سرور و صا و دیناک	بی باغ شامان کرم	خدا باری بود و لایک	الاله جوی محمدان	الاله جوی محمدان	الاله جوی محمدان

۵۳ لبر کتبه مسجد رشید اصل لبر ۱۱۴

انگوشی محمد شاه غازی	سجده کرمین عوان	سجده کرمین عوان	سجده کرمین عوان	سجده کرمین عوان	سجده کرمین عوان
چون برورد و کرمین عوان	که نور طلای مسجد شکر و لایک	سجده کافضای حقین	سجده کافضای حقین	سجده کافضای حقین	سجده کافضای حقین



۵۲ لبر کتبه قبر مکن پور بر کنه شریفی جو پڑ پائین جان



واضح ہو کہ یہ سب کتبه بدستکاری میرزا شمس الدین صاحب ساکن حیدرآباد دکن ہیں

सृजति रक्षति संहरती हयस्त्रिरयति प्रनिबोधयति प्रजाः स भवता भवता पददो ह
 रो भवत्तु भवितु भावुक भावकः १

अभोजितो मरै राहौ चौहानो स द
 नंतरं हस्तिजनक भूरेषा शंके नैः प्राप्स्यते धुनां ३ आदौ सा हव दीनस्तनः परं छुद
 व दीन भूपा लः जातो यमस्म दीन खेरुज सा हि वं भव भूमि पतिः ४ पश्चात्त
 लाल दीनस्तन नन्म सजनि मौज दीन वृषः श्रीमान लावु दीनो जृ पति वरौ नमरा
 दीन पृथ्वीन्द्रः ५ आगौ डाङ्ग ज्ञाणा नं द्रविड जन पदात्से न व न्यास मता द न
 स्म नोष पृथो स कल जन पदे प्राञ्च सौ रा ज्य रा ज्ये यत्से वाय न या म दिति पति म
 कृदो व द न भूखर त्त जाला जाल प्रवा लौ व द निव स म नी व न्य वा स न्त्व ली ली म
 ६ मंगा सागर सङ्ग म म्प निदि नं प्राच्यां प्रती च्चा म पि स्त्रा तं सिंधु स म्मुद संग म म

होयसैत्यसाधयति होलान्दोलितपर्णिकंकणरहात्कारणवाङ्मनाः यान्त्राया
 निचनिभंयाः यदुपयाचि त्राम्बरदम्बराः ७ यस्मैनाग्रसरत्तरंगमाखुरप्रक्षोभ
 विक्षम्भिताः शृङ्गनत्रनिवारयन्ति पुरतोदरेणभूरेणवः सोयंसप्रसमुद्रसुद्वितम
 हीहायवलीनायकः श्रीहस्मीरगयासदीननृत्यतिः साम्बजनसुज्जम्भते ८ यथा
 दीवेगथावत्तरगाखुरमुटायातसंचूर्णमान होणीरेणच्छटाभिः कवलितककुभि
 व्योम्नि सच्छाद्यमनिं आदित्यस्यप्रतायः करतरविसरदीप्तिभिः साकमसं यानि
 प्रायेणराजप्रभृतिषुगणनाकाचरात्रौदिवावा ९ यस्मिन्निषिजयप्रयाणकपरे
 मौडानिराडम्बरा रथारंथपरायणः भयवशान्निखेलयः करलाः कर्णोदाग्रपिक
 न्दराश्रयपराभृष्टामहागष्ट्रका स्यक्तोर्ज्जोः किलगर्ज्जराः समभवन्लाटाकिराटा
 इव १० अस्मिन्नाजनिविभ्रतिद्वितितलंशेषोपिनिःशेषतो भूभारं समपास्यवैश्ववम
 हाशय्यापदं संश्रितः लक्ष्मीवक्षसि सोपि विस्रथुनाप्रक्षिप्यरक्षाविधौ चिंता संवति

मासदुःखजलाधिंविद्राव्यनिद्रायते ॥ अस्यानेकं महापुरीशतं पतेराज्ञो मनोद्दामि
 एणी ङिस्त्रीनाममहापुरीविजयते भस्त्रीविविहृषिणं याष्ट्यीवविचित्ररत्ननिल
 याद्यो रिवानेदिनी यामानलसुरीवदैत्यनिलयामायेवयामाहिनी ॥ श्रीयो
 गिनीपुरमितिप्रखिताभिधाने ङिस्त्रीपुरपुरमनिःसकृतीवभव श्रीमानंशेषगु
 णाणशिरयेतदोक्ते धीमानुदप्रमनिरुहरत्नामधेयः ॥ ३ वितप्राविपाशाशतद्रु
 ङ्गभिरभिर्मिलित्वामलाचन्द्रभागविभागा पुरस्तादुदसैस्तरंगैरंगै स्थितायत्रसिं
 धुःसंबंधः ॥ ४ सधामधुमधामसीधुमयादिविसभारसः येनसिंधुसुधापी
 तातस्यत्तानसथाप्यथः ॥ ५ तसिंधुदिव्यसुधयापरिधौतभूमि ह्यरस्थलेसकलपा
 यहरेयवित्रे उच्चैरुदच्चनिहसत्यमगनवतीमा मुच्चापुरीसरधुनीतटवासिनीसमा
 ॥ ६ तस्यामस्यपिताभृच्चरियालसलमितायशोसजः दुस्सहरसज्जनकः किपुरस्यपि
 तेतिपितृवंशः ॥ ७ उद्धरमात्तर्चदीएयुपुत्रीएयुमिताहरिचक्रनः उच्चाङ्गणेस्यज

नकः सह देवसुतः स तौ लसुतः १८ तौ लपितायाश्चरः सिंहसुतो गौरपुत्र इति वंशाव
 लीति प्रथिते प्रबंधे वंशद्वयं पूर्वं मभाणिसम्यक् अत्रापि तस्य स्मृतं यं प्रशस्तीनामा
 निकामं प्रतिपादयति १९ इच्छास्तान् क्रियाशक्तिस्त्वपास्ति स्तोस्य योषितः राज्ञश्चि
 यारत्नं देव्या जाजन्त्या ज्येष्ठगोहिनी २० तस्याश्च पुत्रो हरिराजनामा कायेन वाचा मन
 सा ययितः एवा तश्च तद्व्यष्टिकल्पनियानं प्रत्यक्षविष्णुर्भुवनैकजिह्व २१ अस्यान्
 जौ च स्थिरराज जैत्र संतौ समं वीरद्वयविभक्तः स्वस्त्राय रस्या अपि मध्यमायाः पुत्री
 पुराभूदुनवत्पुदारा गणराजभूपती अपि पुत्रौ द्वौ तदनु रत्नदेव्याश्च हरिदेवोत्तम
 इति ख्यातः पुत्रोऽपि कन्याया २२ उत्तमराजः पुत्रः साउलीपुत्रिकेत्यपत्ये च मूल
 लताशाखाफलकुटुम्बकं कल्पविटपितोऽस्येत्यम २३ स्थाने स्थाने धर्मशाला
 विशाला काकानेनाकारि सत्रादिकत्री किं त्वत्रापि आलयांशश्च मूर्ति क्वेत्रोदेत्रा
 वायिकाकाप्यकारि २४ पालं वगमपूर्वं च कुसुंभपुरपाश्चिमे कृतत्रकृतिना

बायीकस्त्रमोहापहारिणी २६ पीनोत्तंगपयोधरापरिलुवधारव्यलीविभ्रमा तष्टा
 भ्रम्यदनेकं कामुकजनविश्रामशान्तिप्रदा कुल्लन्मौलितरुप्रसूतपटलश्रेणीश्च
 यामोहिता बायीकापिमहामुददिश्रातवःकोतेवकांतादृशां मानससंयिदहसति
 सतांनिजप्रसादेनकलषमयि विनृषानि जविश्रांतविधात्रीविद्येवाध्यात्मवेदिनां
 भवति ६६ अलसस्त्रिसमस्तवल्लविषयाभोगोपभोगात्मभिः भोवैःसुत्रकलत्र
 मित्रजनतायुक्ताययुक्तात्मनो भक्तायोवरुढकृगयमहतेस्वर्गपवर्गोदया न
 न्दायेन्दुकलावतंसचरन् दृष्टैकनिष्ठात्मने २६ अलण्डप्रकाशोनयोगीश्वरेण
 प्रशस्तिः कृताप्येण्डुनेनप्रशस्ता समस्ताशिष्टामेकपात्रस्यवापी विविक्तंसवि
 स्मरयन्मुद्गरस्य ३० सम्बत्सरेस्मिन् श्रीनृपविक्रमार्कस्य १३ ३३

" ७१ किं मुसरी ॥ सवि ३ ॥ रहिडरी सु ॥ १० ३३ ॥ १० गकासठि
 ! ली स्त्रुद्गु पंथिधलंभयवेसउ ॥ ६० भंमि अटविमे मा उमरिदांउ

५ रिदरुड ७०: मैठुठिकि म्मुउकिठ ७०: मैमाउ मिक् ७०: कुसेमि
 डरि ५ अरि १० करुं ठं पै मरुडरु उउ म्मुगन्मरि ७ मैपविर ॥ च ७०
 कृष्णमंनमउ

ترجمہ

جوئیہ بگت کو رچی مائی ماری ٹلا دوی اور حب دوی جوئیہ مودما انجوتہ مبارکی تجھ ۱ یہ ہر ملک جوئیہ اند پرست کی مین کی اول اور راجہ جوئیہ
 بعدہ چوہان و حال میں این سلمان راج کرتی تھیں ۲ اون سلطان مین اول شاہاب الدین بن قطب الدین خاں پال یعنی راجہ مولی بعدہ سلسلہ میں مہر
 بہم سب یعنی راجہ جوئیہ ۳ بھی خدایا الدین بن عزیز الدین ۴ ویسے علاؤ الدین خاں مین شمس جوئیہ ۵ گورنگال اور درویش اور سب
 رائے سب سے نوٹ مین کہتا کہ یہ سب جوئیہ تھے جس کے صریح قول اور سب کی خدمت مین پانی مولی رجاؤن کی تاجون کی اور
 مولی جو اہرست کی برکشی مائی ہم مین شمس بنست رہ مکی جس کے فیج پورب کطرف عند علی مولی کہکا مین پچھ کو سندھ کے مکہ میں پور
 سنائی کہ جاتی مائی اور سب کی طوع مولی یعنی اور مکہ مین مائی مائی پیر لوک بی رکارا سب مائی رزید مہدی مولی بطور نص مائی تون کوا و مہائی اور مکہ
 کنڈون کی جینکار کر فی خطراتی جاتی تھیں جس کے فوجی اکی جانی والی کہوڑون کی ستم آوی مولی کر مہدی مائی جیسی شخصوں دور

جو یہ حالت سمجھ رہا ہو وہاں تو زمین ہی مثلاً ہمارے لئے لڑائی اور کس کا نام لگتی مالک میر خیاث الدین اجا بلج کرنا ہی چاہیے وہاں میں وہی بر
 مونی خواہے اور کی ہم کی گمراہ مکر مومنی جو زمین اس کی حدود اس کی اجماعی تہیط اطراف عالم کا نہیں رہتا اور جس سماں یا جگہ ای وہ سقوف
 روشنی مقابہت نہیں رہتی تو سر اور لجاہون کی کیا فربہ ۹ جیسے اطراف عالم کی مشیت کریمہ اور ان کی وقت کو ریشہ والی کی تہاویج
 اور نفع و سریش والی وہ طہانی کجا کی وہ سرائع زمین کس کی کرنی والی و سبب ہے کہ ہر ایشیائی کسب و معاش کی اور کزناست دیش کی ہمارے
 کھو مین رہی وہما شہر تہی ہر تہہ بہ تہہ یعنی بطریق حوی و کجرات کی لو کولنے انا ج جو دریا اور لالت لوک شکل کر ات یعنی مونی کے

۱۰

جو ہر قسم کا کسنی ہا م کو یہ زمین کل بار و تہا یا یعنی رویش اور نظام میں مصروف ہوا وہ سقوف کس کے مصالح فی سبب زمین کی ہا کھو ہر تہہ بہ
 وقت کے بستہ کو یکجہ کر کی مہیہ ہے اور دوشی بن بکوان بی چین کو ای سینہ میں لکھ دینا کی رویش کی تردد کو کھو کر سوتی حین ۱۱ اور صمد
 بری شہرے سر و کجا جو یہ تہہ ہر سی ای کی نام اکہ بیکے اور ہے یعنی ہر تہہ کے غالب ہو چکے کہ جو دشمن کے وہ طہ شل نیزہ کی اور صلیج زمین
 ہا ہم جو ہر اون سی ویسی یہ دہلی کا ان سب جو اسرات کی سی جو بہشت کی طرح خوشی والی اور پال کو یکے کی طرح دشمن کے رہتی کا مکان ہی اور
 قدرت کی طرح بھلائی والی ۱۲ اوس کی شہر میں جو حکمہ جو کئی پو یعنی جو کی لو پر کہلاتے وہاں بری یعنی زہرہ انیک تختہ دہندہ
 موصوف اور بی عیب محفل شہر اور در نام ہوا ۱۳ ہا اور یہ ہا شت یعنی ہیا اور شرت در مونی شیع اور چہ رہا کا یعنی چہا ان کے

[illegible]

عوف نامہ ایک کتاب الموالہ اکبر خیر اور سوسے اور او تم بلچ متا اور سادلی نام می ترن یو۔ کی اور عوی عوا اور نامی درخت طوبی کی اس طہریج اور شاخ
 اور ررک اور برکاسیہ^{۲۹} ایک و عسکہ کے کرنا والد اور ڈرے سبت کھد بری بر درم لانا ہیے اس کے سبکی سے سوسہ سوزنکی بنے دور کرنی والی اور طر
 سونی والی اور درے^{۳۰} سنی بلانی پالم کانو کی اور میں و کرینہ دور کے بحکم میں اس سخت نی باور و ہوائی سب و کر کے دور کرنی والی ۳۱ و جی و جی
 چور کے جس عود سوزی کھدانی کی کر سیکھی کھو کی اور کلش میں و زور می سونی دنا را و فی یعنی سوزنا مجھیب میں سوزی سے سونی بہت لو کو نکویا م
 ارام دینی الی سونی میں کہ سوزنی سوزنی لسی درخون کے سوزنکی مجھیب اس میں سوزنی سوزنی سوزنی سوزنی سوزنی سوزنی سوزنی سوزنی سوزنی سوزنی سوزنی
 سوزنی
 اور عا یا اور مال خیر انہ سمیت اس و در کی جس نے واسطہ شبت اور کٹنے لاسکا ٹکی واسطہ و دن شب سوزنی کے جیرون میں لکھا یا خیر عوی ۳۹
 السد رکاش نام جو کثہ زینبت فی بیہ شہ کو کر جسے تا با نام سے بنائی سبت عاون کے لایق ایک ظرف جو یہ اوشے اسکا جیہا شیب
 یعنی نیخامی کو یہ پاوڑے طا سرر و سرت ۳۲ اکبر حاجت

نقل بعض کتبها

نقل کتبہ نمبر ۴ این حصار را فتح کرد و این مسجد جامع را بساخت بنامش فی شہور سنہ سبع
و ثمانین و خمسۃ امیر اسفہارا اجل کبیر قطب الدولۃ والدين امير الامرا ای بک سلطان اعظم
انصاف و بخت و هفت الہ بتخانہ مرکبی در ہر بتخانہ دو یا ہزار بار ہزار دیوال ضرب شدہ ہوں
راہیں مسجد بکار بستہ شدہ است خدای عز و جل بران بندہ رحمت کند
مکہ بر نیت بانی خیر و عافایان کوید

نقل کتبہ نمبر ۵ الامیر الامرا الاسفہارا لار اجل کبیر الدولۃ قطب
نقل سطرہ ویم کتبہ نمبر ۶ السلطان المعظم شہنشاہ الاعظم مالک رقاب الامم مولی ملوک العرب
والعجم اعدل السلاطین فی العالم معز الدینا والدين غیاث الاسلام والمسلمین تاج الملوک السلاطین
باسط العدل والاحسان فی الثقلین ظل اللہ فی الخافقین الراعی بعباد اللہ الحامی البلاد اللہ
الموید من السماء المنصور علی الاعداء علاء الدولۃ القاہرۃ جلال الامۃ الباہرۃ فلت الملة الطاهرۃ
سلطان البر والبحر محمد مالک الدینا ومظہر کلمۃ اللہ العلیا اسکندر الثانی ابو المظفر محمد
بن سام ناصر امیر المومنین خلد ملکہ وسلطانہ وعلی امرہ شانہ

نقل سطرہ چہارم کتبہ نمبر ۷ السلطان المعظم شہنشاہ الاعظم مالک رقاب الامم مولی
ملوک العرب والعجم سلطان السلاطین فی العالم غیاث الدینا والدين معز الاسلام والمسلمین
عجی العدل فی العلمین علاء الدولۃ القاہرۃ فلت الملة الطاهرۃ جلال الامۃ الباہرۃ شہناب
الجلائرۃ باسط الاحسان والرافۃ فی الثقلین ظل اللہ فی الخافقین الراعی لبلاد اللہ الراعی بعباد
محمد مالک الدینا ومظہر کلمۃ اللہ العلیا ابو المظفر محمد بن سام قسیم امیر المومنین خلد اللہ ملکہ

نقل كتبه نمبر ١٢ متولي ابن مناره فضل ابن ابو المعالي بوده است
نقل كتبه نمبر ١١ امر باتمام هذه العمارة الملائكة المويدين من السماء شمس الحق والدين ايلتمش
السلطاني ناصر امير المؤمنين

نقل كتبه نمبر ١٢ السلطان الاعظم شهنشاه المعظم مالك قاب الامم مخبر ملوك العرب
والعجم ظل الله في العالم شمس الدين غياث الاسلام والمسلمين تاج الملوك والسلاطين
باسط العدل في العالمين علاء الدولة القاهرة جلال الملة الباهرة المويدين من السماء المظفر
على الاعداء شهاب سماء الخلافة ناصر العدل والرائه مخبر ملوك الدنيا ومظهر كلمة الله العليا
ابو المظفر ايلتمش السلطاني ناصر امير المؤمنين خلد الله ملكه وسلطانه واعلى امره وشانه

نقل كتبه بالاي دروازه كتبه نمبر ١٢ السلطان المعظم شهنشاه الاعظم مالك رقاب الامم
خاتم ملوك العرب والعجم المويدين من السماء المظفر على الاعداء سلطان ارض الله حافظ بلاد الله
ناصر عباد الله مخبر ملوك الدنيا ومظهر كلمة الله العليا جلال الدولة القاهرة نظام الملة الباهرة
شهاب الدنيا والدين غياث الاسلام والمسلمين ظل الله في العالمين التاج الامم والخلافة صاحب
العدل والرافة سلطان السلاطين

نقل كتبه بهلوي دروازه كتبه نمبر ١٢ تمت هذه العمارة في نوبت العبد المذنب محمد امير كوه

نقل سطر درجه سيوم كتبه نمبر ١٢ السلطان المعظم شهنشاه الاعظم مالك قاب الامم مول
ملوك العرب والعجم سلطان السلاطين في العالم حافظ بلاد الله ناصر عباد الله المظفر على الاعداء
المويدين من السماء تاج الاسلام والمسلمين غياث الملوك والسلاطين الحامي لبلاد الله الراعي لعباده
يمين الخلافة باسط العدل والرافة ابو المظفر القمش السلطاني ناصر امير المؤمنين خلد الله ملكه وسلطانه
ويعل امره وشانه

نقل سطر درجه چهارم كتبه نمبر ١٢ امر بهذه العمارة في ايام الدولة السلطان الاعظم شهنشاه المعظم

مالک رقاب الا هم مول ملوک الترت والعرب والعجم شمس الدنيا والدين مغز الاسلام والمسلمين
فوالامن والامان وارث ملک سليمان ابوالمظفر ايلتش السلطان ناصر امير المومنين

نقل کتبه نمبر ۱۲ عمارت مناره مبارک حضرت سلطان السلاطين شمس الدنيا والدين محمد
مغفر طاب ثراه وجعل الجنة مثواه شکست شده بود مناره مذکور در عهد دولت سلطان
الاعظم والمعظم والمکرم سکندر شاه بن بهلول شاه سلطان خدا لله ملکه و سلطانه واعلى امره
وشانه عمل خانزاد فتحخان بن مسند عالي خواصخان جونا ناکندي و در زبندی مرتبه بالا مومت
کرده مرتبه کنایند الفرقة من ماه ربيع الاخر سنة تسع وتسعمائة

نقل کتبه نمبر ۱۵ چون ایزد تعالی علا اعلاءه و سمي اسماءه براي احيای مراسم ملت اعلاء
معالم شریعت خدايگان جهان را برگزیده تاهر لحد اساس دين محمدی استحکام می پذیرد و هر لحظه
بناء شریعت احمدي توي میگرد از برای درام حکومت و نظام سلطنت عمارت مساجد طاعتا
بحکم کلام من لارب سواه که انما یعمر مساجد الله من امن بالله ابوالمظفر محمد شاه
السلطان عین الخلافة ناصر امیر المومنين خدا لله ملکه الی يوم القيام رفع فی بناء جوامع الاسلام
وابقاء مدي الزمان فی اشاعة الاحسان فی التارخ فی الخامس عشر من شوال سنة عشر و سبعمائة
حصرت علیا خدايگان سلاطين مصطفى جاء القوارع لامر الله المخصوص بعنايت اکرم اکرمین
علاء الدنيا والدين غوث الاسلام والمسلمين مغز الملوك والسلاطين القايم بتأييد الرحمن ابوالمظفر
محمد شاه السلطان سکندر ثاني عین الخلافة ناصر امیر المومنين خدا لله ملکه بناء این خیرات سنت
و جماعت است عمارت فرمود

ابن مسجد که چون بیت المعز و در افواه جهانیان مذکور است بخلوص عقیدت تضاطويع مجلس
اعلی خدايگان سلاطين زمان علاء الدنيا والدين سلطان البر و الرحمان المويد بتأييد الرحمن ابوالمظفر
محمد شاه السلطان عین الخلافة ناصر امیر المومنين خدا لله ملکه الی يوم الدين

نقل کتبه نمبر ۱۶ بتوفیق ایزدیهما و معاونت منشی نشر امثال المسجد اساس علی التقوی تعالی
امرہ و شانہ و توالی عدلہ و احسانہ بر مفضی خیر ما موردا فرول و جہک شطر المسجد الحرام محمد
رسول اللہ علیہ السلام کما قال من بنی مسجد اللہ بنی اللہ لہ بیتان الجنة مجلس اعلیٰ خدا یگان
سلاطین زمان شہنشاہ موسیٰ فرسلیمان مکان راعی شرایط شریعت محمدی حامی مراسم ملت
احمدی موکد منابر معالم و مساجد و موطن قواعد مدارس و معابد و مہذب بنیان رسوم مسلمانی
و مؤسستین مذهب نغمانی قانع اصول مردہ فحار و قاطع فرود قبدہ کفار و ہادم بناء صوامع اصنام
رافع اساس مجامع اسلام مظہرات قاهر کفرہ و دوت متین قانع فخرہ ردي زمین فاتح قلاع
ساح امکان ضابط بقاع راسخ بنیان المعتمد بجلال اللہ المنان ابو المظفر محمد شاہ السلطان
یمین الخلافہ تبیین دین اللہ ناصر امیر المومنین مدائنہ ظلال جلالہ علی درس العلین النور اللہ
بنا فرمود این مسجد کہ مستجد اولیا، و ملتئم ملت اتقیا و جمع ملایک کرام و محضر ارواح انبیاء عظام
است بتاریخ فی الخامس عشر من شوال سنہ عشر و سبعمائة

در عہد ہایون حضرت علیٰ ا خدا یگان سلاطین جہان علاء الدینا و الدین العالی بجنود الظفر
ابو المظفر محمد شاہ السلطان یمین الخلافہ ناصر امیر المومنین مدائنہ ظلال خلافت علی درس العلین
الی یوم الدین ابن مسجد کہ بوصف و من دخلہ کان امنًا موصوف است

این مسجدی کہ در فستحت و رفعت جون بیت المقدس مشہور بلکہ ثانی بیت المعمر است حضرت
۲ علی خدا یگان فیاض فضل شامل احسان المونید بتائید الملک المنان علاء الدینا و الدین العالی الظفر
ابو المظفر محمد شاہ السلطان یمین الخلافہ ناصر امیر المومنین مدائنہ ظلال عظمتہ الی یوم الدین
بصدق ینت و خلو من عقیدت بنا فرمود

نقل کتبه نمبر ۱۷ این بقعہ شریف و اساس ابن عمارت منیف بود در عہد سلطنت دایام
ملکت خدا یگان سلاطین جہان خسر و دارائشان سلطان کامل عدل و افر احسان شہنشاہ شامل

وأنفذ فرمان معل منابر اسلام محي آثار احكام باب منابر مساجد طاعات رافع اساس معابد عباد
 عامر بلاد هدايت غامر ديار غوايت سرير مملكت مظهر قوانين جهاد مبرهن برامين
 اجتهاد ضابط بلاد سلاطين رافع بناء محراب منابر اسلام كاسر اساس صوامع اصنام
 ناصب قواعد خيرات حانق حوائت مسكرات باد شاه كشور كشاي سايه رحمت خدائ
 مريد بتايد يزده ان ابو المظفر محمد شاه السلطان يمين الخلافت ناصر امير المومنين خلد الله ملكه
 في عمارت المساجد وايد سلطانه في انارت المعابد والبقاء في المملكت والخلافة مدى الدنيا
 سورة سبحان الذي استر بعبد له ليلا من المسجد الحرام الى المسجد الاقصي
 بفرمان بركز يده حضرت رحمان ضابط عمالك جهان سلطان سليمان نشان علاء الدنيا والدين
 غوث الاسلام والمسلمين معز الملوك والسلاطين جوامع بناء خيرات والمحدثين رافع اساس محراب
 ومنبر ابو المظفر محمد شاه السلطان يمين الخلافة ناصر امير المومنين خلد الله ملكه الى يوم التناوب ابن مساج
 علمت كرم شد ابن مسجد جامع سامع بفرمان بركز يده حضرت رحمان سكند العبد
 والزمان علاء الدنيا والدين حسر وحسره ان افاق قمر رفيق ابو المظفر محمد شاه السلطان
 يمين الخلافة مظهر العدل والرافة ناصر امير المومنين

نقل كتبه نمبر ١٨ امر به بنائ هذه البقعة المباركة السلطان المعظم شاه منشاء الاعظم
 مالك قباب الامم ظل الله في العالم ذو الامان سلطان السلاطين شمس الدنيا والدين
 المحضوص بعنايت رب العالمين ابى المظفر ايلتمش السلطان ناصر امير المومنين خلد الله ملكه
 ابى الفتح محمود نعمد الله بغفرانه واسكنه بجبوحته جنانه في شهر رسنه سبع وعشرين ومائة

نقل كتبه نمبر ٢٠ بكره مفضل حق سبحانه وتعالى در عهد دولت سلطان السلاطين الزمان
 الواثق بتايد الرحمن ابو المظفر فير محمد شاه السلطان خلد الله ملكه واعلى امره وشانه ابن مسج
 بنده زاده درگاه اسكان حاه عالم بناء جو ناشه مقبول الملقب بخان جهان ابن خان جهان رسال

مفتصد هفتاد و از جهت پیغامبر صلی الله علیه وسلم خدای بران بند رحمت کند هر که درین
مسجد نماز بگذارد این بنده را با فاحشه و عادیان یاد کند

نقل کتبه نمبر ۲۱. بسم الله یتنبد ذکره عمارت این کنبد میمون در عهد مهون الواق بنائید
الرحمن ابوالمظفر فیروز شاه السلطان خلد الله ملکه سال هفتاد پنج بر مفتصد از تاریخ هجرت
رسول صلی الله علیه وسلم

نقل کتبه نمبر ۲۲ لا اله الا الله محمد الرسول الله در عهد سلطان السلاطین
سلطان سکندر بن سلطان السلاطین سلطان بهلول خلد الله ملکه و سلطان و اعلی امره و شاه
در سنه ماه مبارک رمضان سنه ثلث عشر و تسعمائة

سلطان السلاطین سلطان فیروز شاه طاب تراه و جعل الجنة مثواه بسبب کشته بود
نقل کتبه نمبر ۲۳ بناء این عمارت در عهد دولت سلطان الاعظم سکندر شاه سلطان
خلد الله ملکه این کنبد میان شیخ شهاب الدین تاج خان سلطان ابوسعید بتاریخ لبسمه ماه رمضان
سنه ست و تسعمائة

نقل کتبه نمبر ۲۵ مسجد در عهد دولت بنده کی حضرت سلیمان سلطان سکندر شاه
بن بهلول شاه لودی خلد الله سلطانه شهاب ساکن قصبه سهار پور
نقل کتبه نمبر ۲۶ در عهد دولت هایون سلطان الاعظم المعظم المتوکل علی الرحمن سکندر شاه
بن بهلول شاه سلطان خلد الله ملکه و سلطان بنابر این کنبد بنده امیدوار رحمت بر درو کلا
دولت خان خواجه محمد غره ماه رجب سنه اتنی عشر و تسعمائة

نقل کتبه نمبر ۲۷ بناء این عمارت کنبد در عهد سلطان الاعظم ابوالمظفر سکندر شاه سلطان
خلد الله ملکه و سلطان بانی کنبد علاء الدین نور تاج تیج بسبب قطب عالم شیخ فرید شکر گنج ماه
محرم سنه ثلث تسعمائة

نقل کتبہ نمبر ۳۰ بسم الله الرحمن الرحيم وظیفہ حمد و دعائیکہ مجاورانِ حقینہ قدس و ساکنانِ
روضہ اشبانِ قیام نمایند تا خداوند که مقرر بان درگاه او دنیا و آخرت را فناء راه او نموده و نقد
جان و دل پیکر این کل را صفت بارگاه او فرموده و درود و افتخارات متکثره بمشهد معظم
و حضیره منور شفیع روز محشر و الی اصحاب اطهار و اصل و متواصل باد و بحضرت موفی الخیرات
و بمشیر البویات توفیق ازلی را رفیق حضرت هدایت مرتبت محمدت صفوت محمد علی حسنی مشرب حسی
عمده سادات عظام و ملائمت اقبیاء کرام عیسی عالم تجرید موسی کوه عزالت و تقوید المودین عند الله
الغنی قطب الملت و الطریقه سید حسنی الحینی کرم اند تا این بقعه شریف و منزل لطیف را احداث
نموده و وصیت فرمود که چون مدت حیاتش قیامت پیوندد بسراید و بتشریف ادخلوها
بسلام امنین مشرف کرمیده بسوی حقینہ قدس و در زمانش بر و از نماید مقبره فایض الانوار حضرت
این بقعه نامدار بان دکان اقامه هذه البقعة فی شهر رسنه اربع و اربعین و تسعمائة

نقل کتبہ نمبر ۳۱ بسم الله الرحمن الرحيم تمام شد این باوری و چاه در ماه رمضان
در سنه یفصد و چاه و هشت مجری بروح محمد مصطفی رسول درگاه حضرت اله در زمان عیاد
اسلام شاه بن شیر شاه بنا کرده کارکن دین از جمله پیشی خواجه عماد الملک عرف عبد الله لا ذر قر
بنده کارکن باوری امید و ارعنایت و حرمت کرده

بسم الله الرحمن الرحيم در عهد و زمان سلطان السلاطین ابوالمظفر اسلام شاه بن شیر شاه سلطنت
نشد الله ملکه و سلطان بنا کرد این چاه بتوفیق اله بروح رسول الله ملک عماد الملک عرف خواجه
عبد الله لا ذر قریشی بدار الملک حضرت دہلی فی سنه اثنی و خمسين و تسعمائة

engravings of Bells have been extracted and brought from elsewhere and put here.

From these grounds, it is proved satisfactorily, that (as it is known) the first compartment or Khund, of the Minaret was made by the Pethowrah—on their conquest, the Mahomedans, had their names engraved on the first compartment of the Minaret as they had done on the several other Hindoo Buildings. It is not surprising to think that the Mahomedans have extracted the stones containing the engravings of figures there, and had substituted there, their own stones with their own engravings. After this, Sooltan Shumsoodeen erected five compartments more, on the first original compartment—and then Feroze Shah during his time, erected one compartment more—out of which two compartments have fallen down—and five remain to this day.

Futteh Khan, son of Khuwas Khan, repaired the damage—in the Hijree year 909—corresponding with the year A. D. 1503.

From these inscriptions it is proveable that it has been erroneously mentioned in the History of Feroze Shah (composed by Shums Seeraj Ufeef) and in the History of Tuqveem Mool Booldan &c. as well as in the inscription of the door of the 1st compartment the Minaret—that the original Builder of this Minaret was Sooltan Shumssoodeen—for he only completed the work.*

Further—the Author also points out another error that it is erroneously stated in the History of “Futtoohaut Faezerhuh,” that the foundation of this Building was first laid by Sooltan Moouz-oodeen Mohomed, son of Saur. He shews this under the following grounds, viz.

1st. When Kootboodeen Abek, Commander-in-chief conquered the Fort, and the Runder—he had inscribed on the Eastern door, his achievement. There is no doubt, that in the first line of the first compartment was the same inscription of his achievement in the Arabic language. For the remains of the original letters of the inscriptions correspond with the first inscription—thence, if Moiz-oodeen was the founder, the achievement of his Commander-in-chief would not be inscribed there.

2nd. At the time of Moiz-oodeen only 5 entrances were made in the Musjid, at the place where the Iron Pillar stands. But that the Minaret stands beyond that place. Hence, if Moiz-oodeen had made the Minaret, he would have it erected by his Musjid, or at one end of it—and not in a quite separate place. It should be recollected however, that the Minaret now appearing within the compass of the Musjid, is this, that the Building of the Musjid was enlarged by Sooltan Shumssoodeen.

3rd. The first door of this Minaret faces Northward, as the Hindoos always have it—whereas the Mahomedans always have it Eastward. As it may be plainly seen, that when Sooltan Ala-oodeen commenced the second Minaret, he had his door facing Eastward.

4th. It is customary with the Hindoos, to commence such Buildings without any platform. But the Mahomedans first make a platform and then erect the Building, as shewn in the Building attempted by Sooltan Alla-oodeen.

5th. It is seen in all the Hindoo places of worship—at Kootub engravings of Bells hanging in chains—and the same are found, and seen on the first compartment of this Minaret. It is known that the Bells belong to the Hindoo worship. Hence, if Mahomedans were the Builder of this Minaret, they would never allow these engravings of Bells. But the other compartments built by Mahomedans do not contain these engravings—nor does it appear that the stones with the

* Vide—Inscription on the head of the door of the 2nd compartment.

A BRIEF ACCOUNT OF THE MINERET WHICH STANDS AT KOOTUB.

The Mineret contains inscriptions on it in Arabic letters. An abstract explanation of which is as follows—

First compartment.—The 1st Line. From decay, the letter in the first line had dropped off—and on repairing the parts, the decayed letters were merely imitated or forged. They therefore bore the false appearance only. But no letters—only so much of the original remains, viz.—Ameer-ul-oomrah Ispha Sahlar Ujjulleel Kubbeer.

2nd. Line contains the name and praise of Moozuffier Mooiz-ooden Mohamed Bin Sam.

3rd. Line—contains a verse from the Koran.

4th. Line—contains the name and praise of Mooiz-ooden Abool Moozuffier Mohamed Bin Sam.

5th. Line—contains 99 names of God Almighty, as are found in the Arabic language.

6th. Line of the first compartment—contains verses from the Koran.

On the side of the first Apartment or Khund, appears the name Fuzzeel, son of Abool Mooaly—Mutwully or High Priest there.

The head of the door or opening of the second compartment, contains this inscription—that Sooltan Shumsodeen has ordered to complete this Building.

Second compartment.—1st. Line—contains the name and praise of Sooltan Shumsodeen Altummis.

2nd. Line—contains verses from the Koran—respecting the summons to prayers on Friday.

Third compartment.—The head of the door—contains praises on Sooltan Shumsodeen. The inscription there of one line only, contains the name and praise of Sooltan Shumsodeen—at one side of this compartment contains the name of Mohamed Ameercho, Engineer.

Fourth compartment.—contains an inscription signifying, that during the time of Sooltan Shumsodeen, the building of this edifice was ordered.

Fifth compartment.—The head of the door contains an inscription in Arabic letters but Persian dialect—saying that this Minaret was broken by a thunderbolt, and repaired by Feroze Shah, in the Hijree year 770 corresponding with 1368 A D.

At the head of the door of the first compartment, the inscription is this, viz.—that this Minaret of Sooltan Shumsodeen was broken down—and that during the time of Secunder Shah, son of Bhylole,

6th. In the first Edition it was inserted from where the particulars were obtained or gathered. But on the margin of the present Edition—the Historical Books are quoted.

•7th. This new Edition contains another thing of great moment, viz.—The Inscriptions found on the Buildings, are copied and inserted in the new Edition in their very original form.

P R E F A C E .

That this work *Asar-oos-Sunnadeed*, was first composed by the Author, and published in the year 1816 and 1847, A. D. The reason for composing the 2nd Edition was this—

That the first Edition of this work was taken by Mr. A. A. Roberts, of England, and presented to the Royal Asiatic Society, and met the approbation of its members—and Colonel Saxson, a member of the Court of Directors, asked Mr. Roberts to translate the work into English. On that Gentleman's returning to his office in Delhi, made a Translation of the work with the aid of the Author—it then appeared necessary to render the work still better with additions and necessary corrections.

That the Author begs to offer respectfully, his humble gratitude, to Mr. Roberts and Colonel Saxson, who have patronised him, and he considers that it is through their kindness, that he has been able to complete this work, which he thinks will maintain his name for ages to come.

That the author also considers his duty to offer his gratitude to Mr. Edward Thomas, through whose aid and kindness he has been able to put the work in Type.

That the present Edition, contains the following additions and ameliorations.

1st. The first chapter of this Edition is a new addition altogether (which the first Edition did not contain), and contains a brief History of the first population of all India--and particulars respecting the Capital or Seat of Empire, during the old and new reigns.

2nd. The second chapter of the first Edition contained only an account of the Fort built by Shah Jehan. But the 2nd Edition, contains a full account of that Fort, as well as of all the Fortresses erected ever since the City of Delhi was first populated.

3rd. What the 1st and 3rd chapters of the 1st Edition contained—are to be found, in the 3rd chapter of the 2nd Edition, together with additional particulars respecting the old Buildings.

4th. In the 1st Edition, there were 2 faults, viz. one was this—that particulars respecting some of the old Buildings were not then satisfactorily ascertained—and 2ndly some errors existed in their description. The necessary corrections, &c. are however made in the 2nd Edition.

5th: In the first Edition, the description of the Buildings was given promiscuously; but in the new or 2nd Edition, the dates of the Buildings are regularly given.

THE FACTS CONNECTED WITH THE FAMILY OF THE AUTHOR OF THIS WORK.

The Native Place of the Ancestors of the Author, is Arabia. They removed afterwards to Herat—and during the reign of Emperor Akbar Julalooden, they came into India. Ever since that period, they have enjoyed Royal titles and dignity.

It is almost useless to advert to particulars of times immemorial, I shall therefore recite a few of recent date. That during the time of Azeez-ooden Alumgeer Sance, the grandfather of the Author received the title of Jawud-ood-Dowlah—Jawud Ally Khan Bahader, received the munsub of Hazareezat, and 500 horsemen—and that the brother of his grandfather received the same munsub with the title of Koobad Ally Khan Bahader. After the death of the Author's grandfather, the same degree of munsub at the time of Shah Allum, continued to Syud, Mohomed Mootke Khan Bahader, the father of the Author—and that after his demise, the same hereditary title was conferred on the Author.

That the maternal grandfather of the Author enjoyed the title of Nawab Dubbeer-ood-Dowlah Amcen-ool-Moolk Khwaja Furreed-ooden Ahmud Khan Bahader Moosleh Jung. That whilst the British were in Bengal, and their rule was not introduced in Upper India—when the Vakeel of the King of Persia was killed in Bombay in an affray—it became urgent for the British Government to send a Vakeel on deputation to Persia, and the Author's grandfather (abovenamed) was selected for this high office. On his return, after fully completing the trust, he was appointed a full Political Agent at Ava. After this, in latter times, he held the office of Prime-Minister to Akber Shah, the King of Delhi.

That the Author's maternal grandfather was so much respected, that General Sir David Ochterlony always visited him on friendly terms—and on his demise, Sir Edward Colebrooke, Bart. paid the family a visit of condolence.

ASAR-OOB-SUNNADEED,

A HISTORY OF OLD AND NEW RULES, OR GOVERNMENTS,

AND OF OLD AND NEW BUILDINGS,

IN THE DISTRICT OF

DELHI:

COMPOSED BY

SYUD AHMED KHAN,

MOONSIFF OF THE FIRST GRADE,

IN THE CITY OF DELHI,

IN THE YEAR A. D. 1852.

DELHI:

PRINTED AT THE INDIAN STANDARD PRESS, BY WILLIAM DEMONTE,

1854.

